عمران سیریز
ڈارک ہارٹ
مظہر کلیم ایم اے
ارسلان پبلی کیشنز ملتان

عمران سیریز
ڈارک ہارٹ
مظہر کلیم ایم اے
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام‘ مقام‘ کردار‘ واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں‘ بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز‘ مصنف‘ پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ----- شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ”ڈارک ہارٹ“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ملکی مفاد اور سلامتی کے تحفظ کے لئے ایک بین الاقوامی تنظیم کے خلاف دیوانہ وار جدوجہد کی اور ڈارک ہارٹ جو دنیا کی انتہائی طاقتور اور خوفناک تنظیم سمجھی جاتی تھی، کے خلاف مسلسل اور ناقابل یقین انداز میں کامیابی حاصل کر کے اس تنظیم کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ سابقہ ناولوں کی طرح مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار اور ذوق کے عین مطابق ثابت ہوگا۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈارک ہارٹ کے خلاف کیا گل کھلائے اور انہیں کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا یہ سب تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہوگا البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط کا مطالعہ بھی کر لیں جو دلچسپی میں کسی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

جڑانوالہ سے عاصم شہزاد لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کے تمام ناول ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھے ہیں اور ان ناولوں کو جتنی بار بھی پڑھتا ہوں ان میں کھو جاتا ہوں اور ناول پڑھتے ہوئے اس بات کا معمولی سا بھی احساس نہیں ہوتا ہے کہ میں کوئی سابقہ ناول پڑھ رہا ہوں۔ ہر بار ناول پڑھ کر نئی تازگی اور ایسی حقیقت کا گمان ہوتا ہے جیسے یہ ناول پہلی بار پڑھ رہا ہوں۔ آپ واقعی مایہ

ناز مصنف ہیں۔ ہمارے لئے اس قدر منفرد اور دلچسپ ناول لکھنے پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

محترم عاصم شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ جیسے قارئین کے ایسے بے شمار خطوط مجھے ملتے ہیں جنہیں پڑھنے کے بعد اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ میری تحریروں کے چاہنے والوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور یہ میرے لئے انتہائی طمانیت کا باعث ہے۔آپ میرے ناولوں کو اس قدر ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اس کے لئے ایک بار پھر میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور اپنے ان تمام قارئین کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے ناولوں کو اسی ذوق و شوق اور دلچسپی سے تسلسل کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

پشاور سے محمد حامد خان لکھتے ہیں۔ میں بہت چھوٹا تھا کہ آپ کے ناولوں کو پڑھنا شروع کر دیا تھا اور اب میں گریجوایٹ ہو چکا ہوں لیکن اس کے باوجود آپ کے ناول انتہائی شوق سے پڑھتا ہوں جس سے آپ کو میری آپ کے لکھے ہوئے ناولوں کے پڑھنے کی پسندیدگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔آپ واقعی لاجواب صلاحیتوں کے مالک ہیں جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہو گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ سپیشل نمبروں کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے بلیک تھنڈر کے سلسلے کے ناول بھی لکھیں۔ امید ہے آپ میری اس چھوٹی سے درخواست پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم محمد حامد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ آپ مسلسل میرے ناولوں کا مطالعہ کر رہے ہیں اور میری تحریروں کو پسند کرتے ہیں۔آپ نے سپیشل نمبر اور بلیک تھنڈر کے سلسلے پر ناول لکھنے کا کہا ہے تو آپ کی خواہش سر آنکھوں پر، میں کوشش کروں گا کہ آپ کو ان دونوں موضوعات کے حامل ناول جلد سے جلد پڑھنے کو مل سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے نثار احمد بلوچ لکھتے ہیں کہ میں آپ کے تمام ناولوں کو پسندیدگی سے پڑھتا ہوں۔ خاص طور پر آپ کے بیرون ملک مشنز سے متعلق ناول انتہائی دلچسپ اور متاثر کن ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ایسے ہی ناول لکھتے رہیں گے۔ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے سیکرٹ سروس کے بیشتر ارکان کو بالکل ہی فارغ کر دیا ہے کیونکہ جب بھی کوئی مشن ہوتا ہے تو عام طور پر جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ہی سامنے آتے ہیں یا پھر عمران کے ساتھ ٹائیگر کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جبکہ باقی ارکان کا ناول اور کہانی سے کوئی تعلق ہی ظاہر نہیں کیا جاتا جیسے ان کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ اگر باقی ارکان کی کارکردگی ناولوں میں اجاگر کی جاتی رہے تو اس سے ملک و قوم کو بھی فائدہ ہوگا اور ان کی صلاحیتیں بھی نکھر کر سامنے آتی رہیں گی۔ امید ہے میری اس گزارش پر آپ ضرور دھیان دیں گے۔

محترم نثار احمد بلوچ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کے لئے میں آپ کا دل سے مشکور ہوں۔ آپ نے اپنے خط میں جو تجویز پیش کی ہے اس کے لئے اتنا عرض کروں گا کہ سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر فارغ نہیں ہے۔ انہیں الگ الگ ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مخصوص ٹیم ملک کو درپیش اندرونی اور بیرونی خطرات سے نپٹنے کے ساتھ ساتھ بیرون ملک مشنز مکمل کرتی ہے جبکہ فور سٹارز اور سنیک کلرز اپنے فارغ اوقات میں ملک میں پھیلی ہوئی سماجی برائیوں کے خلاف نبرد آزما رہتے ہیں اور ان کے خلاف بھرپور انداز میں جدوجہد کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرے بے شمار ناول ہیں جو شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزرے۔ آپ فور سٹارز اور سنیک کلرز کے سلسلے کے ناولوں کا مطالعہ کر لیں۔ آپ کی شکایت دور ہو جائے گی اور آپ کا یہ گلہ بھی ختم ہو جائے گا کہ مخصوص ممبران کام کرتے ہیں اور باقی سب فارغ البال رہتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھا نے چونک کر اخبار چہرے کے سامنے سے ہٹایا اور فون کی طرف دیکھنے لگا۔

''سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب''...... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

''فرمائیں۔ کیوں چیخ رہے ہیں''...... کچن سے سلیمان کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بھائی۔ آ کر دیکھنا یہ صبح صبح کس کے پیٹ میں درد اٹھ رہا ہے جو میرے ناشتہ کرنے سے پہلے ہی فون کرنا شروع ہو گیا ہے۔ اب بھلا میں بغیر ناشتہ کئے خالی پیٹ فون کیسے سن سکتا ہوں''۔ عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

''فون آپ کے سامنے پڑا ہے صاحب۔ زحمت گوارا کریں اور خود ہی سن لیں۔ اگر میں فون سننے آیا تو پھر آپ کے لئے ناشتہ

تیار نہیں کر سکوں گا اور آپ آج ناشتے سے محروم ہو جائیں گے اور آپ کا پیٹ خالی کا خالی رہ جائے گا۔ اگر آپ کو یہ منظور ہے تو پھر میں آ جاتا ہوں فون سننے“...... سلیمان کی کچن سے آواز سنائی دی۔

”ارے باپ رے۔ تم تو کھلم کھلا دھمکی دے رہے ہو۔ ٹھیک ہے تم کچن میں کام کرو اور میرے لئے تگڑا سا ناشتہ بناؤ تب تک میں ہی خالی پیٹ فون سن لیتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”آپ نے فون کانوں سے سننا ہے پیٹ سے نہیں“...... جواباً سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”پیٹ خالی ہو تو کان، ناک، آنکھیں سب بند ہو جاتے ہیں۔ نہ کچھ دکھائی دیتا ہے اور نہ سنائی دیتا ہے“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بے دھیان خود بلکہ خالی پیٹ بول رہا ہوں“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”داور بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

”داور۔ آپ کا مطلب ہے سر کے بغیر داور۔ آپ نے ظاہر ہے ناشتہ کیا ہو گا اور آپ کے پیٹ میں چوہے بلیاں نہیں دوڑ رہے ہوں گے اس لئے آپ دھیان سے بول بھی سکتے ہیں اور سن

بھی سکتے ہیں۔ مگر آپ نے دھیان سے میری بات نہیں سنی کہ میں خالی پیٹ یعنی بغیر ناشتہ بول رہا ہوں اور آپ جیسے ہی بڑے بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ خالی پیٹ نہ کچھ بولا جا سکتا ہے نہ سنا جا سکتا ہے اور نہ کچھ دیکھا جا سکتا ہے“...... عمران کی زبان چل پڑی۔

”عمران میری بات دھیان سے سنو“...... دوسری طرف سے سر داور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہی تو کہہ رہا ہوں۔ دھیان سے کیسے سنوں۔ اس وقت تو سارا دھیان ناشتہ کرنے پر لگا ہوا ہے۔ صبح صبح اٹھ کر سلیمان تو اپنے لئے مقوی ناشتہ تیار کر لیتا ہے لیکن جب میرے باری آتی ہے تو اس کا دھیان نجانے کہاں ہوتا ہے کہ میرے لئے ہلکا سا ناشتہ بناتے ہوئے بھی اسے گھنٹوں لگ جاتے ہیں۔ جب تک ناشتہ میرے سامنے ٹیبل پر نہیں آ جاتا میرے پیٹ میں چوہے بلیاں اور خرگوش دوڑتے رہتے ہیں“...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تم میری بات سنو گے یا میں فون رکھ دوں“...... سر داور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”رکھ دیں جناب۔ آپ کا فون ہے۔ جہاں مرضی رکھیں میں آپ کو روکنے والا کون ہوتا ہوں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر داور نے واقعی فون بند کر دیا۔

”ارے۔ یہ تو صبح صبح ناراض ہو گئے۔ خیر کوئی بات نہیں ناشتہ کر لوں پیٹ بھر جائے گا تو پھر میں پورے دھیان کے ساتھ انہیں

فون کروں گا اور وہ جو کہیں گے وہ میں دھیان سے سن لوں گا“۔
عمران نے بار بار دھیان کی گردان کرتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں سلیمان اس کے لئے ٹرالی میں ناشتہ لے کر اندر آ گیا۔

”کس کا فون تھا صاحب“...... سلیمان نے ٹرالی آگے لا کر ناشتہ اس کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے دھیان نہیں دیا“..... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”دھیان نہیں دیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے فون پر بات نہیں کی“...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کی تھی۔ کوئی سر تھے اور خود کو داور بھی کہہ رہے تھے۔ وہ نجانے کیا کہہ رہے تھے۔ مگر میرا دھیان ناشتے پر تھا کہ اگر میں اسی طرح دھیان لگا کر ان کی باتیں سنتا رہ گیا تو تمہیں موقع مل جائے گا اور تم میرے حصے کا بھی ناشتہ کر لو گے اس لئے وہ سر تھے یا پاؤں میں نے ان پر اور ان کی باتوں پر دھیان ہی نہیں دیا اور انہوں نے غصے میں فون بند کر دیا“...... عمران نے کہا۔

”ان کا پہلے بھی فون آیا تھا۔ وہ کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے“...... سلیمان نے کہا۔

”حیرت ہے۔ کیا جدید زمانہ آ گیا ہے کہ فون پر آواز کے ساتھ بات کرنے والا دکھائی بھی دیتا ہے وہ بھی لینڈ لائن فون پر“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا مطلب ہے ان کے لہجے سے پریشانی ٹپک رہی تھی“۔ سلیمان نے اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

”اب ٹپک رہی تھی یا لٹک رہی تھی۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ ناشتہ کئے بغیر میں کسی سے بات نہیں کرتا۔ چاہے وہ پاکیشیا کے صدر مملکت یا پھر پرائم منسٹر ہی کیوں نہ ہوں اور پھر یہ تو کوئی سر تھے داور۔ ویسے اگر ان کا فون آیا تھا تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا“...... عمران نے کہا۔

”انہوں نے کہا تھا کہ وہ آپ کو دوبارہ فون کر لیں گے“۔ سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ابھی انہوں نے ایک بار ہی فون کیا ہے۔ دوبارہ کریں گے تو سن لوں گا“...... عمران نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلایا اور خالی ٹرالی لے کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ناشتہ کیا اور پھر وہ اطمینان سے ایک بار پھر اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ڈور بیل بج اٹھی۔

”ارے۔ میں تو سر داور کے دوبارہ فون کرنے کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ فون کریں گے تو یہاں گھنٹی بج اٹھے گی۔ گھنٹی تو بج اٹھی ہے لیکن فون کی بجائے کال بیل کی۔ کہیں غلطی سے فون کی گھنٹی باہر ڈور بیل میں تو ٹرانسفر نہیں ہو گئی“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے سلیمان کے باہر جاتے قدموں کی آوازیں

سنائی دیں۔

''آپ یہاں۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ''...... اچانک سلیمان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ سلیمان کے ادب و آداب سے سلام کرنے کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ باہر یا تو سر سلطان یا سر عبدالرحمٰن آئے ہیں یا پھر اماں بی کیونکہ سلیمان ہمیشہ انہیں ہی اس طرح تکریم اور شرافت سے پورا سلام کرتا تھا۔

''وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ۔ عمران کہاں ہے''...... باہر سے سر داور کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے سر داور کی فون پر بات نہ سنی تھی اس لئے وہ خود ہی اس کے فلیٹ میں آ گئے تھے۔ قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے سر داور کو اندر آتے دیکھا۔ وہ انہیں دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے باپ رے۔ آپ اس طرح اچانک بغیر کوئی تار لکھے اور بغیر فون کئے میرے غریب خانے بلکہ ٹوٹے پھوٹے سے فلیٹ میں۔ بہرحال السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ''...... عمران نے کہا۔

''وعلیکم والسلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ۔ شکر ہے کہ تم یہاں پر موجود ہو ورنہ مجھے فکر تھی کہ تم ناشتہ کر کے باہر نہ چلے گئے ہو''...... سر داور نے کہا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر عمران سے مصافحہ کیا اور پھر اس کے سامنے ڈائننگ ٹیبل کے پاس پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئے۔

''میرے خیال میں آپ نے یہاں آ کر بہت بڑی حماقت کی ہے''...... عمران نے بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو سر داور چونک پڑے۔

''حماقت۔ کیسی حماقت۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب''۔ سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ آنے والے ہیں تو میں آپ کو فوراً یہاں آنے سے روک دیتا۔ آپ یہاں ناشتہ کرنے کے لئے آئے ہیں نا تو آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سلیمان اپنے حصے کا اور میں اپنے حصے کا سوکھا سڑا ناشتہ کر چکا ہوں۔ اب تو شاید آپ کو کچھ بھی نہ مل سکے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں ناشتہ کرنے نہیں آیا''...... سر داور نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر کیا اپنی نئی شادی کا کارڈ دینے کے لئے آئے ہیں۔ آنٹی کو پتہ ہے اس بات کا''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو سر داور ہنس پڑے۔

''اس عمر میں بھلا میں نے کیا شادی کرنی ہے۔ اگر تمہارا ارادہ ہے تو بتاؤ۔ میں ابھی جا کر سر سلطان یا پھر تمہارے ڈیڈی اور تمہاری اماں بی سے بات کر لیتا ہوں۔ شادی کے کارڈ چھپوانے اور تمہاری شادی کے تمام اخراجات میرے ذمہ۔ یہ خوشخبری سن کر تو وہ دونوں بے حد خوش ہو جائیں گے''...... سر داور نے مسکراتے ہوئے

کہا۔
''ارے باپ رے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر اماں بی اور ڈیڈی نے
ہاتھ پاؤں دھو کر میرے پیچھے پڑ جانا ہے اور پھر جب تک واقعی وہ
میری شادی نہ کرا دیں اس وقت تک انہوں نے چین نہیں لینا۔
میں نے انکار کیا تو پھر اماں بی کی جوتیاں ہوں گی اور میرا سر ہو
گا۔ پھر سمجھ لیں کہ یا تو سر ٹوٹے گا یا سر سے سارے بال ہی جھڑ
جائیں گے''...... عمران نے کہا اور سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔
''اچھا اب فضول باتیں چھوڑو''...... سر داور نے مصنوعی غصے
سے کہا۔
''میں نے پکڑی ہی کب تھیں''...... عمران نے کہا تو سر داور
ایک بار پھر ہنس پڑے۔
''تم فون پر احمقانہ باتیں کر رہے تھے اور میں جانتا تھا کہ فون
پر دوبارہ بات کی تو تم نے میری باتیں ایسے ہی اُڑاتے رہنا ہے
اور مجھے زچ کر کے رکھ دینا ہے اس لئے میں تمہیں دوبارہ فون
کرنے کی بجائے خود ہی یہاں آ گیا ہوں''...... سر داور نے کہا۔
''اچھا کیا ہے جو آپ یہاں آ گئے ہیں۔ میں اور سلیمان کئی
روز سے بھوکے ہیں۔ بس صبح کا ناشتہ ہمسایوں سے مانگ تانگ کر
مل جاتا ہے لیکن لنچ کیا ہوتا ہے اور ڈنر کیا ہوتا ہے یہ تو جیسے ہم
بھول ہی گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو ہماری مفلسی اور تنگ دستی
کا علم ہو گیا ہو اور آپ ہمدردی کے طور پر ہمیں اتنی رقم دینا چاہتے

ہوں کہ ہم دو چار سال کا اکٹھا راشن لا سکیں۔ کیوں ایسا ہی ہے
نا''...... عمران نے کہا۔
''میں تمہاری ایسی احمقانہ باتوں میں آنے والا نہیں ہوں۔ میں
خوب جانتا ہوں کہ تم کتنے مفلس اور کتنے تنگ دست ہو''...... سر
داور نے منہ بنا کر کہا۔
''سب کچھ جانتے ہیں پھر بھی ایسا کہہ رہے ہیں''...... عمران
نے منہ بسور کر کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔
''ارے ارے۔ ابھی تو میں ناشتہ کر کے آیا ہوں اور تم کافی
لے کر آ گئے ہو''..... سر داور نے چونک کر کہا۔
''کافی بھی کافی ساری لایا ہے۔ میں مانگوں تو مجھے کافی کے
چند قطرے بھی نہیں دیتا۔ بلکہ سونگھنے بھی نہیں دیتا کہ اس فلیٹ میں
کافی نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔
''آپ کی خدمت کر کے مجھے انتہائی سکون ملتا ہے جناب۔
آپ تو آتے بھی تو بہت کم ہیں۔ اس لئے میں بھلا اس موقع کو
کیسے جانے دے سکتا ہوں''...... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا اور کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔
''سر داور کی خدمت کر کے تمہیں سکون مل رہا ہے کیا مجھ سے
کچھ نہیں ملتا تمہیں''...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔
''کچھ ملتا ہو تو بتاؤں۔ بس ملنے کی حسرت ہی دل میں لئے
ابھی تک زندہ ہوں اور جیسے تیسے ہی وقت گزار رہا ہوں''۔ سلیمان

نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس مڑ گیا اور سر داور اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے سلیمان نے اس کے حلق میں کونین کا پورا پیکٹ الٹ دیا ہو۔

''اچھا سنو عمران میں نے واپس بھی جانا ہے۔ میں تمہارے پاس ایک ذاتی کام کے لئے آیا ہوں''...... اچانک سر داور نے انتہائی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا۔ کیا آنٹی ناراض ہوگئی ہیں''...... عمران نے چونک کر کہا تو سر داور کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''آنٹی ناراض ہوگئی۔ کیا مطلب۔ یہ آنٹی کا ذکر کہاں سے آ گیا۔ اس عمر میں اس نے بھلا مجھ سے کیا ناراض ہونا ہے۔ اور میں نے ذاتی کام کا کہا ہے یہ نہیں کہا کہ تم میری باتوں کا الٹا مطلب نکالتے پھرو۔ میں پہلے ہی پریشان ہوں اور اگر تم نے بھی پریشان کیا تو میں بات کئے بغیر واپس چلا جاؤں گا''...... سر داور نے غصیلے اور سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ معاملہ واقعی سنجیدہ ہے کیونکہ سر داور کے چہرے پر اس نے سنجیدگی کے ساتھ ساتھ تفکرات اور پریشانی کے تاثرات بھی دیکھ لئے تھے۔

''پریشانی تو واقعی آپ کے چہرے پر لٹک۔ مم مم میرا مطلب ہے ٹپک رہی ہے۔ ہوا کیا ہے''...... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مسئلہ انتہائی حساس اور اہم ہے اسی لئے میں ذاتی طور پر یہاں آیا ہوں اور وہ بھی خفیہ طور پر اپنی ذاتی کار میں تاکہ میرے تمہارے پاس آنے کی کسی کو خبر تک نہ ہو سکے''...... سر داور نے کہا۔

''اوہ۔ ایسا کیا ہوگیا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے عمران''...... سر داور نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''بتائیں تو سہی آخر مسئلہ ہے کیا''...... عمران نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''عمران ایک انتہائی اہم فائل جس کا تعلق شوگران سے تھا میرے پاس آئی۔ اس فائل میں ایک انتہائی خفیہ فارمولے کے پیپرز موجود تھے۔ یہ فارمولا بارہ صفحات پر مشتمل تھا لیکن یہ معاہدہ ایک نئے اور خصوصی کوڈ میں تھا تاکہ اسے خفیہ رکھا جا سکے۔ اس کوڈ کے بارے میں مجھے خصوصی طور پر پہلے ہی بریف کر دیا گیا تھا۔ مجھے یہ فائل ملی تو میں نے اسے اپنے سپیشل آفس کے خفیہ سیف میں رکھ دیا اور سیف لاکڈ کر کے اس آدمی کے ساتھ باہر چلا گیا۔ وہ آدمی اپنے راستے پر چلا گیا اور میں چونکہ خصوصی طور پر اس کے لئے لیبارٹری سے آیا تھا اور میرا لیبارٹری جانا ضروری تھا اس لئے میں وہاں چلا گیا۔ فائل چونکہ کوڈ میں تھی اور کوڈڈ فائلیں پڑھنے میں خاصا وقت لگتا ہے اس لئے میں نے سوچا تھا کہ اس فائل کو اسی

آفس میں آ کر اطمینان سے پڑھوں گا۔ اگلے روز میں آفس پہنچا اور خفیہ سیف سے فائل پڑھنے کے نکالنا چاہی تو میں چونک پڑا۔ فائل سیف میں موجود نہ تھی۔ یہ ایک دفاعی فارمولا ہے جس پر پاکیشیا کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اگر اس فارمولے کے بارے میں سپر پاورز یا ہمارے کسی دشمن ملک کو علم ہو گیا تو اس فارمولے پر عمل در آمد نہ ہو سکے گا جو پاکیشیا اور شوگرانی سائنس دانوں کا مشترکہ ایجاد کردہ ہے۔ فارمولا چوری ہونے کی صورت میں ظاہر ہے پاکیشیا کے ساتھ ساتھ شوگران کے دفاع اور سلامتی کو شدید نقصان پہنچے گا اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ فائل اڑا لی گئی ہے اور اگر اس کے بارے میں فوراً معلوم نہ ہو سکا یا اس فائل کو سپر پاورز یا دشمن کے ہاتھوں میں جانے سے نہ روکا گیا تو نتیجہ یہی ہو گا کہ ہمارے دفاعی نظام کے بارے میں دشمنوں تک معلومات پہنچ جائیں گی جو ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہو گا''...... سر داور نے انتہائی سنجیدگی سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ اس آفس میں آپ عام روٹین کی فائلوں کا مطالعہ کرتے ہیں جن کا تعلق کسی فارمولے سے نہیں ہوتا۔ کسی بھی فارمولے کی فائل آپ اس آفس میں نہیں منگواتے۔ ایسی فائلیں ڈائریکٹ لیبارٹری بھیجی جاتی ہیں پھر اگر یہ اتنا ہی اہم اور خاص فارمولا تھا تو پھر آپ نے اسے آفس میں کیوں منگوایا اور پھر آپ اس فارمولے کو خفیہ سیف میں رکھ کر چلے

گئے۔ کیوں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ یہ فارمولا پاکیشیا اور شوگرانی سائنس دانوں کا مشترکہ ایجاد ہے اور اسے خصوصی طور پر شوگرانی سائنس دان ایچی ہان کے ہاتھ مجھے بھیجا گیا تھا۔ اب اس سائنس دان کو میں لیبارٹری تو نہ لے جا سکتا تھا اس لئے میں نے اسے خاص طور پر اپنے خفیہ آفس میں بلا لیا تھا تاکہ وہ مجھے فائل دے جائے اور پھر فارمولا مخصوص کوڈ میں تھا۔ لیبارٹری میں مجھے بہت سے کام ہوتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اطمینان سے آفس میں بیٹھ کر اس فارمولے کو ڈی کوڈ کر کے دیکھ لوں گا اور پھر اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو میں اسے واپس شوگرانی سائنس دان کے حوالے کر دوں گا۔ صرف ایک رات کی بات تھی۔ اگر فارمولا اوکے ہوتا تو میں اسے لیبارٹری لے جاتا لیکن......'' سر داور نے کہا اور پھر کہتے کہتے خاموش ہو گئے۔

''فائل وہاں چھوڑ کر آپ نے واقعی غلطی کی تھی اور جس آفس کو آپ خفیہ کہہ رہے ہیں وہاں آپ کا پرسنل اسٹاف بھی موجود ہے جن کی موجودگی میں وہ آفس سیکرٹ نہیں رہ سکتا۔ آپ نے جس سیف میں فائل رکھی تھی اسے کسی چابی سے کھولا جاتا ہے یا کسی کوڈ پینل سے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس پر نمبرنگ لاک لگا ہوا ہے''...... سر داور نے جواب دیا۔

''نمبرنگ لاک۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا کوڈ آپ کو ہی

معلوم ہوگا کسی اور کو نہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سیف میری رہائش گاہ کے آفس روم میں ہے اور انتہائی خفیہ جگہ پر ہے جس کے بارے میں اسٹاف کو علم نہیں ہے۔ جب ان میں سے کوئی سیف کے بارے میں نہیں جانتا تو بھلا اسے نمبرنگ کوڈ کا کیسے علم ہو سکتا ہے''...... سرداور نے جواب دیا۔

''آپ اپنی رہائش گاہ کے آفس میں کب تک بیٹھے رہے اور یہ بتائیں کہ کون کون آپ کے آفس میں آ سکتا ہے اور آپ کو شبہ کس پر ہے۔ جو کچھ بتا سکتے ہیں خود ہی بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''چونکہ مجھے شوگرانی سائنس دان سے فائل وصول کر کے ضروری کام کے سلسلے میں لیبارٹری واپس جانا تھا اس لئے میں زیادہ دیر وہاں نہیں رکا تھا۔ اس کے علاوہ میرا وہاں کوئی ملاقاتی نہیں آیا تھا۔ رہی بات کوڈ کی تو وہ مجھے معلوم ہے کسی اور کو نہیں۔ وہ میرا اسپیشل آفس ہے۔ وہاں میری پرسنل سیکرٹری صفیہ ہی آتی جاتی ہے لیکن وہ بھی میری موجودگی میں کیونکہ جب میں وہاں سے جاتا ہوں تو آفس کا دروازہ بھی لاکڈ کر کے جاتا ہوں۔ واپسی پر دروازہ لاکڈ تھا''...... سرداور نے کہا تو عمران کے چہرے پر واقعی انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا سیف اسی طرح لاک تھا یا کھلا ہوا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''سیف لاک تھا اور اسے اسی طرح کوڈ لگا کر ہی بند کیا جاتا

ہے جس طرح کوڈ سے کھولا جاتا ہے''...... سرداور نے جواب دیا۔

''پھر یہ کیسے ہو گیا۔ کوئی تو آپ کے آفس میں داخل ہوا ہے جس نے باقاعدہ آپ کا خفیہ سیف کھولا اور فائل لے کر چلا گیا ہے۔ واپسی پر اس نے سیف بھی لاک کیا اور دروازہ بھی''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے''...... سرداور نے کہا۔

''کیا اس سیف میں اور بھی فائلیں پڑی رہتی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن اس روز صرف یہی فائل تھی۔ سیف میں اس کے علاوہ دوسری کوئی فائل موجود نہ تھی''...... سرداور نے جواب دیا۔

''آپ شاید مجھ سے مذاق کرنے کے موڈ میں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مذاق۔ کیا۔ کیا مطلب''...... سرداور نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''جب کمرے کا دروازہ آپ کے سوا کوئی نہیں کھول سکتا۔ خفیہ سیف کے بارے میں بھی صرف آپ ہی جانتے ہیں اس کے علاوہ یہ سیف خفیہ کوڈ سے کھلتا ہے جس کا کوڈ آپ کو ہی معلوم ہے۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی آپ کے سپیشل آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہو۔ اس نے خفیہ سیف تلاش کیا ہو اور اسے کوڈ لگا کر کھولا ہو۔ اس میں سے فائل نکالی ہو اور پھر سیف کو وہ دوبارہ

لاک لگا کر کمرے سے نکل گیا ہو اور اس نے دروازہ بھی لاک کر دیا ہو۔ اس سے تو دو باتیں ہی سمجھ میں آ رہی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کون سی دو باتیں''...... سر داور نے چونک کر کہا۔

''یہ کہ آپ فائل کہیں اور رکھ کر بھول گئے ہیں۔ آپ چونکہ اب بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے یقیناً آپ کی یادداشت بھی بڑھاپے نے متاثر کرنی شروع کر دی ہے۔ یاد کریں کہ فائل آپ نے واقعی خفیہ سیف میں ہی رکھی تھی یا کہیں اور''...... عمران نے کہا۔

''میں بوڑھا ضرور ہوا ہوں لیکن میری یادداشت کمزور نہیں ہے نانسنس۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ وہ فائل میں نے خفیہ سیف میں ہی رکھی تھی''...... سر داور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آپ نے یہ سارا کیس صرف مجھے ذہنی طور پر زچ کرنے کے لئے بنایا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر داور نے بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''ٹھیک ہے۔ رہنے دو تم۔ اگر تم یہی سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے۔ اب جو ہو گا میں بھگت لوں گا''...... سر داور نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ آپ ناراض ہو گئے ہیں میں تو مذاق کر رہا تھا۔ بیٹھیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں اب جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس پر سنجیدگی سے کام نہیں کرو گے''...... سر داور نے کہا۔

''آپ ابھی تک غصے میں ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ صرف آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ پورے پاکیشیا کیس سلامتی کا مسئلہ ہے اس لئے میں اس پر ضرور کام کروں گا البتہ مجھے آپ کے سپیشل آفس اور خفیہ سیف کا جائزہ لینا پڑے گا۔ اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں خود وہاں جا کر جائزہ لے لیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یہ اہم معاملہ ہے اسے میں پس پشت نہیں ڈال سکتا۔ اس لئے چلو۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں''...... سر داور نے کہا۔

''ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب آپ بے فکر رہیں جس کسی نے بھی یہ کام کیا ہے وہ اب بچ کر یہاں سے نہ جا سکے گا۔ میں فائل چوری کرنے والے کو ہر صورت میں ڈھونڈ نکالوں گا''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو سر داور کے چہرے پر پہلی بار اطمینان اور سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''شکریہ۔ اب میں مطمئن ہوں ورنہ یقین کرو مجھے ساری رات نیند نہیں آئی اور آج میں لیبارٹری میں بھی جم کر کام نہیں کر سکا اور میں سوچ سوچ کر بے حال ہو رہا تھا کہ میں کیا کروں اور اس معاملے پر کس سے بات کروں پھر تمہارا خیال آیا تو میں سیدھا

یہاں چلا آیا''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو ہوا ہے اچھا نہیں ہوا ہے۔ یہ بتائیں کہ آپ نے فائل واپس کب کرنی تھی''...... عمران نے کہا تو سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں چونکہ مصروف تھا اس لئے میں نے فائل پڑھنے کے لئے دو ہفتوں کا وقت مانگا تھا۔ دو ہفتوں تک مجھے فائل ہر صورت میں ڈی کوڈ کر کے اسے پڑھنا ہے اور اس کی رپورٹ بھجوانی ہے''۔ سرداور نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس ایک ڈیڑھ ہفتے کا وقت ہے کہ ہم فائل تلاش کر کے آپ کو لا کر دے دیں تو آپ دو چار روز میں اسے ڈی کوڈ کر کے پڑھ کر اس کی رپورٹ مرتب کر سکتے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر مجھے دو روز بھی مل جائیں تو بہت ہیں۔ میں آسانی سے فائل ڈی کوڈ کر کے چیک کر سکتا ہوں اور اس کی رپورٹ تیار کر سکتا ہوں''...... سرداور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ رکیں۔ میں لباس بدل کر آتا ہوں''۔ عمران نے کہا تو سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں سرداور کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پہنچ گیا۔ سرداور اسے رہائش گاہ کے عقب میں موجود ایک الگ

کمرے میں لے آئے جہاں انہوں نے اپنا سپیشل آفس بنایا ہوا تھا۔ وہ اندر داخل ہوئے اور پھر عمران نے نہایت باریک بینی سے کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ ایک ایک چیز کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس نے سیف اور سیف کی خانوں کا بھی مکمل جائزہ لیا تھا لیکن سیف کے ساتھ کوئی چھیڑ خانی نہیں ہوئی تھی۔ اسے کم از کم زبردستی نہیں کھولا گیا تھا۔ سیف کھولنے والے نے باقاعدہ نمبرنگ کوڈ لگا کر سیف کھولا تھا اور اس میں رکھی ہوئی فائل نکالی تھی اور فائل نکال کر اس نے دوبارہ سیف لاک کیا تھا اور واپس چلا گیا تھا۔ عمران نے دو گھنٹے تک جائزہ لیا اور پھر وہ سرداور کی پرسنل سیکرٹری صفیہ کے کمرے میں آ گیا۔ وہاں جائزہ لینے کے بعد اس نے کوٹھی کے ہر حصے کی چیکنگ کرنی شروع کر دی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ انتہائی الجھن کے تاثرات بھی دکھائی دے رہے تھے۔ انتہائی کوششوں کے باوجود اس کے ہاتھ کوئی ثبوت نہ لگا تھا کہ کون سرداور کے آفس میں داخل ہوا تھا اور اس نے خفیہ سیف کھول کر فائل نکال لی تھی۔ عمران کو سرداور کی پرسنل سیکرٹری صفیہ کی میز کی دراز سے ایک کارڈ ملا تھا۔ اس کارڈ پر جم مارک کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس نام کے سوا کارڈ پر نہ تو کوئی پتہ لکھا تھا اور نہ ہی کوئی فون نمبر البتہ اس کارڈ کے کنارے پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ بنا ہوا تھا اور اس دائرے میں سبز رنگ کے سانپ کا ایک پھن بنا ہوا تھا۔ سانپ کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کی زبان اور

منہ کے اندر کا حصہ گہرا سرخ دکھائی دے رہا تھا۔ سانپ کی آنکھیں سرخ، گول اور بڑی تھیں جن میں عجیب اور خوفناک چمک دکھائی دے رہی تھی۔

اس کارڈ اور کارڈ پر بنے ہوئے نشان کو دیکھ کر عمران کے ذہن میں کھٹکا سا ہونے لگا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ نشان وہ پہلے بھی دیکھ چکا ہو۔ وہ کافی دیر تک ذہن دوڑاتا رہا لیکن اسے کسی جم مارک کا نام اور اس سبز سانپ والے نشان کے بارے میں کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔

پاکیشیا کے دارالحکومت کی فراخ سڑکوں پر سیاہ رنگ کی ایک کار تیزی سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو شکل و صورت سے انگریزی فلموں کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ڈارک بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ جس میں وہ انتہائی جاذب نظر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا اور اس نے بال بھی بڑے اسٹائلش انداز میں سیٹ کر رکھے تھے جو اخروٹی رنگ کے تھے اور اس پر بے حد جچ رہے تھے۔ اس کی آنکھوں پر تاریک شیشے کی عینک تھی۔ کار میں ہلکی آواز میں مغربی میوزک چل رہا تھا جس کی دھن میں وہ سر مخصوص انداز میں سر ہلا رہا تھا جیسے وہ اس دھن میں محو ہو۔

کار دو تین موڑ مڑ کر ایک کمرشل ایریا میں داخل ہوئی جہاں کئی ہوٹلز موجود تھے۔ وہ کار دوڑاتا ہوا ہوٹل سن لائٹ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوا اور پھر اس کی کار تیزی سے ہوٹل سن لائٹ کی پارکنگ

میں جا کر رکی اور پھر وہ کار سے باہر آ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ لاک کیا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر اسے ٹوکن دیا تو اس نے اسے ادائیگی کی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے ہال میں داخل ہوا اور پھر سیدھا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لفٹ جب چوتھی منزل پر رکی تو وہ باہر آیا اور ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ سب سے آخری دروازے پر رک کر اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا لیکن راہداری خالی دیکھ کر اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"ڈاشر ہوں"......نوجوان نے آہستہ سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نہ چاہتا ہو کہ اردگرد رہنے والوں کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک ایکریمین نوجوان لڑکی دکھائی دی۔ وہ انتہائی حسین لڑکی تھی۔ ڈاشر تیزی سے اندر داخل ہونے لگا تو لڑکی ایک طرف ہٹ گئی۔ لڑکی نے اس کے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔ ڈاشر کمرے میں داخل ہوا اور پھر اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ لڑکی واپس آئی اور وہ بھی اس کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں ڈاشر اب بولو۔ کیا رہا"...... نوجوان لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کیا ڈاشر کبھی ناکام ہو سکتا ہے ڈکشا"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ کیا واقعی تم سچ بول رہے ہو۔ کیا واقعی تم نے کامیابی حاصل کر لی ہے"...... ڈکشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور تم جانتی ہو کہ ڈاشر ہمیشہ اسی طرح اور اسی انداز میں کام کرتا ہے کہ اسے ہمیشہ کامیابی ہی ملتی ہے"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک ڈبیہ نکال کر ڈکشا کی طرف بڑھا دیا۔ ڈکشا نے ڈبیہ ایک لحاظ سے اس کے ہاتھ سے جھپٹی۔ اسے کھولا تو ڈبیہ میں ایک مائیکرو فلم تھی۔ اس نے مائیکرو فلم اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے لگی۔

"کیا اس میں ساری فائل کی فوٹوز ہیں"...... ڈکشا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے خود چیک کیا ہے۔ ساری فائل تصویروں کی شکل میں اس مائیکرو فلم میں ہے۔ تم چاہو تو اسے دیکھ سکتی ہو"۔ ڈاشر نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم یہاں رکو۔ میں جا کر اسے چیک کر کے آتی ہوں"...... ڈکشا نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے ملحقہ کمرے میں چلی گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔

"ہوگئی تسلی"...... ڈاشر نے اس کی دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہوگئی"...... اس نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا لفافہ تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے لفافہ کھول کر اس میں ہاتھ ڈالا اور اس میں موجود بھاری مالیت کے ڈالروں کی دس گڈیاں نکالیں اور انہیں لا کر ڈاشر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ لو اپنا معاوضہ اور گن لو"...... ڈکشا نے کہا۔ ڈاشر نے نوٹوں کی گڈیاں گنیں اور پھر انہیں چیک کرنے لگا کہ وہ نقلی نہ ہوں۔ پھر اس نے مطمئن ہو کر گڈیاں اپنے کوٹ کی مختلف جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔

"او کے ڈیئر۔ میرا خیال ہے کہ اب میرا کام ختم ہو گیا ہے اس لئے مجھے یہاں سے چل دینا چاہئے"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے اتنی جلدی۔ بیٹھو۔ ڈیل تو ہوگئی اب میرے ساتھ بیٹھ کر ایک جام تو پیتے جاؤ پھر شاید تم سے ملاقات ہو سکے یا نہیں"...... ڈکشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ شراب کی تو میں بھی واقعی بے حد طلب محسوس کر رہا ہوں لیکن تم جانتی ہو کہ میں ڈارک واٹر پیتا ہوں"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈکشا مسکرا دی اور وہ اٹھ کر ایک طرف موجود الماری کھول کر اس نے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس نکالے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے بوتل کھولی

اور دونوں گلاس آدھے آدھے بھر دیئے۔

"ہماری کامیابی کے نام"...... ان دونوں نے گلاس اٹھا کر انہیں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہی ہنس پڑے۔

"یہ بتاؤ تم نے یہ سب کیسے کیا۔ یقین کرو مجھے اس بات کا یقین نہ تھا کہ تم یہ کام کر سکو گے"...... ڈکشا نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اس میں یقین نہ کرنے والی کون سی بات ہے۔ میں نے اپنا طریقہ آزمایا اور کامیاب ہو کر واپس آ گیا اور بس"...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن بظاہر تو یہ ناممکن تھا اور اصل مسئلہ یہی تھا کہ کسی کو شک نہ پڑ سکے اور کام پورا بھی ہو جائے"...... ڈکشا نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ایسا ہی ہوگا۔ کسی کو معمولی سا شک بھی نہیں ہوا ہے"...... ڈاشر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات پر یقین کر لیتی ہوں۔ تم نے میرا کام تو کر دیا ہے لیکن جب تک باس تفصیل نہ سن لے گا وہ مطمئن نہیں ہوگا اس لئے تم مجھے بتاؤ کہ تم نے یہ سب کیسے کیا ہے تاکہ میں باس کو مطمئن کر سکوں"...... ڈکشا نے کہا۔

"اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ اسی لئے تم نے مجھے شراب پلانے کے بہانے یہاں روکا ہے۔ چلو کوئی بات نہیں اور یہ بات بھی ٹھیک

ہے۔ تمہارے باس کو اتنی بڑی رقم دینے کے بعد مطمئن ہونے کا
واقعی حق حاصل ہے“...... ڈاشر نے کہا تو ڈکشا کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”تھینک یو۔ تم نے میری بات مان لی میرے لئے یہی بہت
ہے۔ اب بتاؤ کیا تفصیل ہے“...... ڈکشا نے کہا۔

”سب سے پہلے تو میں نے دو روز تک وہاں سارے آفسز کا
بغور جائزہ لیا تھا اور سیکرٹری سرداور کی لیڈی سیکرٹری صفیہ سے دوستی
کی۔ اسے میں نے ایک ہوٹل میں دعوت دی اور اسے ایک مشروب
میں مخصوص دوا ٹمراسک پلا دی جس سے صفیہ کا شعور میرے کنٹرول
میں آ گیا اور میں نے اسے ٹرانس میں لا کر اس سے سرداور کے
کام کرنے کے بارے میں پوری تفصیل پوچھ لی۔ اس کے ساتھ ہی
کارروائی والے دن کی ان کی ملاقاتیں بھی معلوم کیں تو پتہ چلا کہ
اس روز کوئی ملاقات نہیں ہے۔ میرے علم میں آیا تھا کہ سرداور جو
بھی ملاقاتیں کرتے ہیں وہ لیبارٹری سے ہٹ کر اپنی ذاتی رہائش گاہ
کے سپیشل آفس میں کرتے ہیں چاہے وہ کسی ملک کا سائنس دان ہو
یا کوئی اور۔ اس رہائش گاہ میں ان کے دفتر کا پورا اسٹاف موجود ہوتا
ہے جن میں ایک لڑکی صفیہ ان کی پرسنل سیکرٹری کے طور پر فرض
انجام دیتی ہے۔ انہیں سرکاری طور پر جو بھی فائلیں وزارت سائنس
کی طرف سے لیبارٹری کے لئے بھیجی جاتی ہیں وہ زیادہ تر فائلیں
اسی دفتر میں وصول کرتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کرتے ہیں اگر اس

میں کوئی کمی بیشی کرنی ہو تو وہیں کر کے فائل واپس متعلقہ آفس
میں بھیج دیتے ہیں اور جو فائل انہیں لیبارٹری لے جانی ہوتی ہے
اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ صفیہ نے مجھے یہ بھی بتایا کہ سر
داور اہم ترین فائلیں آفس کے کسی خفیہ سیف میں رکھتے ہیں جو
لاکڈ ہوتا ہے اور اس کا نمبرنگ کوڈ صرف ان کے پاس ہی تھا۔
میرے لئے یہ ساری باتیں خوشگوار نہ تھیں کیونکہ اس طرح میں کام
نہ کر سکتا تھا۔ بہرحال میں نے صفیہ کو چونکہ اپنی ٹرانس میں لے رکھا
تھا اس لئے وہ وہی کرتی رہی جو میں اس سے کرانا چاہتا تھا۔ میں
نے اس سے سرداور کے آفس کی ایک پین میں موجود کیمرے سے
چند تصویریں منگوائیں اور پھر اس کے آفس کا جائزہ لے کر اس کے
ذریعے سرداور کے آفس میں جگہ جگہ چند سائنسی آلات لگوا دیئے
جن کی مدد سے میں دور اپنے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھ کر سرداور کو
دیکھ بھی سکتا تھا اور ان کی باتیں بھی سن سکتا تھا۔ بہرحال ایک دن
وہ آفس میں بیٹھے تھے تو ان سے ایک آدمی ملنے کے لئے پہنچا۔
آدمی بظاہر مقامی معلوم ہو رہا تھا لیکن اسے دیکھتے ہی میں پہچان گیا
کہ وہ میک اپ میں ہے۔ میں نے وہاں سپیشل کیمرے لگا رکھے
تھے جن کی مدد سے میں میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصل
چہرے بھی دیکھ سکتا تھا۔ میں نے اس کا چہرہ اسکین کیا تو اس آدمی
کا اصل چہرہ میرے سامنے آ گیا۔ وہ ایک شوگرانی تھا۔ اس شوگرانی
کی ملاقات سرداور سے کرائی گئی۔ وہ کافی دیر تک سرداور کے ہمراہ

رہا اور ان سے سائنسی موضوع پر بات کرتا رہا پھر اس نے سرداور کو ایک فائل دی۔ سرداور نے ایک نظر اس فائل کو دیکھا اور پھر اس نے شوگرانی سے کہا کہ وہ اس فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد اسے بتا دے گا۔ پھر سرداور نے فائل لا کر اپنے آفس کی میز کے خفیہ سیف میں رکھ دی۔ کیمرے سے میں پہلے ہی ان کے لگائے ہوئے نمبرنگ کوڈ چیک کر چکا تھا۔ بہرحال وہ دو گھنٹوں تک اپنے آفس میں رہے اور پھر شوگرانی کے ہمراہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ان کے جاتے ہی میں نے میک اپ کیا اور صفیہ سے ملنے وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ میں ایک دو بار پہلے بھی اس کے ہمراہ اس کوٹھی میں جا چکا تھا اس لئے سب مجھے صفیہ کا منگیتر سمجھتے تھے۔ میں بھی ان سے ان کے انداز میں ہی بات کرتا تھا۔ صفیہ سے ملنے میں مجھے کوئی مسئلہ نہ ہوا۔ میں اس کے آفس میں گیا اور پھر میں نے اس سے کافی منگوائی۔ ہم دونوں نے مل کر کافی پی۔ میں نے موقع دیکھ کر اس کی کافی میں ٹمراسک ملا دیا تھا جس سے وہ آسانی سے میری ٹرانس میں آ جاتی تھی۔ میں نے اسے فوراً ٹرانس میں لے لیا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اب سرداور کل ہی واپس آئیں گے۔ میرے پاس وقت تھا اس لئے میں نے صفیہ کو سردار کے آفس میں بھیج دیا۔ کیونکہ سوائے اس کے اور دوسرا کوئی آفس میں نہیں جا سکتا تھا۔ صفیہ نے دفتر جا کر اس دراز سے فائل نکالی اور میرے پاس لے آئی۔ میں نے اس سے کیمرہ لیا اور پھر میں نے وہاں سے تمام

کیمرے اور مشینی سائنسی آلات ہٹا دیئے جن سے میں سرداور کی نگرانی کرتا تھا اور پھر میں وہاں سے نکل آیا اور خاموشی سے اپنے ہوٹل پہنچا۔ کمرے میں جا کر میں نے فائل کی مائیکروفلم بنائی اور پھر اصل فائل کو جلا کر فلیش میں بہا دیا اور وہاں میں نے لباس اور میک اپ بدلا اور پھر تمہیں فون کیا اور اب تمہارے پاس موجود ہوں“...... ڈاشر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ گڈ شو۔ باس نے تمہارا انتخاب کر کے واقعی جوہر شناسی کا ثبوت دیا ہے اور تم اس بھاری رقم کی حقدار بھی ہو لیکن کیا اب تم یہاں رکو گے یا واپس چلے جاؤ گے“...... ڈکشا نے گلاس دوبارہ شراب سے بھرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ میں پہلی فلائٹ سے ہی ایکریمیا واپس چلا جاؤں گا۔ یہاں رکنا میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ صفیہ مجھے میرے اصل چہرے میں بھی دیکھ چکی ہے۔ گو کہ میں نے اس کا مائنڈ مکمل طور پر واش کر دیا تھا۔ وہ شاید ہی مجھے پہچان سکے لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا“...... ڈاشر نے جواب دیا اور ڈکشا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈاشر نے شراب ختم کی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

”اوکے۔ ڈکشا گڈ بائی“...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"گڈ بائی ڈیئر ڈاشر"...... ڈکشا نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دروازہ کھولا تو ڈاشر باہر نکلا اور تیزی سے راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ ڈکشا نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر اس نے الماری سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈکشا کالنگ۔ ہیلو ہیلو اوور"...... ڈکشا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ ڈاشر کامیاب ہو گیا ہے۔ وہ فائل کی مائیکرو فلم بنا کر دے گیا ہے اور اپنی رقم لے گیا ہے۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ کیا تم نے اس سے تفصیل معلوم کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں مسرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"یس باس۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا اور پھر اس نے ڈاشر سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ ڈاشر واقعی انتہائی ذہین اور ہر فن مولا ہے۔ سر داور تو کیا کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ فارمولا کہاں اور کیسے غائب ہو گیا ہے۔ گڈ شو۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ اس مائیکرو فلم کو مجھے کہاں پہنچانا ہے۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا۔

"تم یہ مائیکرو فلم کو فوراً سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری مارک ٹیلر کو پہنچا دو۔ وہ اسے سفارتی بیگ میں ڈال کر مجھے بھجوا دے گا۔ اوور"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ڈکشا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... ڈکشا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو ڈکشا نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ اٹھی اور ڈریسنگ روم میں چلی گئی تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ سفارت خانے جائے اور کام مکمل کر کے پھر اطمینان سے واپس آئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ تیار ہو کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس نے مائیکرو فلم والی ڈبیہ اپنی لیڈیز جیکٹ کی جیب میں ڈال لی تھی اور اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عمران صاحب آپ۔ کیا بات ہے آپ کے چہرے پر الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے ہیں۔ خیریت"...... بلیک زیرو نے سلام و دعا کے بعد عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں میری آمد تمہیں بری لگی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کافی دنوں بعد آئے ہیں اس لئے حیرت بھی ہو رہی ہے اور خوشی بھی"...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

"حیرت کس بات کی اور خوشی کس خوشی میں"...... عمران نے اپنے مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"خوشی اس بات کی کہ آپ آئے ہیں اور ظاہر ہے حیرت آپ کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات دیکھ کر ہو رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سر داور کی ایک غلطی کی وجہ سے ایک اہم فارمولا چوری ہو گیا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"چوری۔ سر داور کی غلطی کی وجہ سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"انتہائی حیرت انگیز انداز میں واردات کی گئی ہے۔ سر داور کے سپیشل آفس کے دروازے اور خفیہ سیف کے ساتھ زور زبردستی نہیں کی گئی ہے اور اس کے باوجود ان کے آفس کو اور خفیہ سیف کو کھول کر فائل نکال لی گئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ سب ہوا کیسے ہے لیکن ایک بات ضرور ہے"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی کہ اس واردات میں یقیناً اندر کا ہی کوئی آدمی ملوث ہو سکتا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اندر کا آدمی۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"سر داور کے آفس کا اسٹاف۔ اس کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں

کیا جا سکتا ہے۔ کسی نے تو اس چور کی مدد کی ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ کے خیال میں کون ہو سکتا ہے وہ اندر کا آدمی۔ کیا آپ نے اسٹاف سے پوچھ گچھ کی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے وہاں صرف سرچنگ ہی کی ہے۔ ابھی کسی سے بات نہیں کی البتہ ٹائیگر کو میں نے بھیج دیا ہے۔ وہ ایک بار خود بھی سرچنگ کرے گا اور سرداور کے آفس کے اسٹاف سے پوچھ گچھ بھی کر لے گا۔ مجھے وہاں سے اور کوئی کلیو نہیں ملا ہے لیکن ایک کارڈ ضرور ملا ہے جو مجھے کھٹک رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون سا کارڈ اور اس کارڈ میں ایسا کیا ہے جو آپ کو کھٹک رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ایک کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جو اسے سرداور کی پرسنل اسسٹنٹ صفیہ کے آفس ٹیبل کی دراز سے ملا تھا۔ بلیک زیرو نے کارڈ دیکھا یہ ایک عام سا وزیٹنگ کارڈ تھا جس پر صرف جم مارک کا نام لکھا ہوا تھا۔ کارڈ پر نہ تو کوئی پتہ لکھا تھا اور نہ کوئی فون نمبر البتہ اس کارڈ کے کنارے پر سرخ رنگ سے ایک دائرہ بنا ہوا تھا اور اس دائرے میں سبز رنگ کے سانپ کا ایک پھن بنا ہوا تھا جس کی آنکھیں سرخ اور بڑی بڑی تھیں۔ سانپ کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کی زبان اور منہ کے اندر کا حصہ گہرا سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

''اس سانپ کے نشان کو دیکھ کر کچھ ذہن میں آیا ہے''۔ عمران

نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے تو پہلے ایسا کوئی نشان نہیں دیکھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھا کارڈ مجھے دو اور کافی بنا لاؤ۔ میں ذہن دوڑاتا ہوں شاید کچھ یاد آ جائے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور کارڈ عمران کو دے کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ کافی کے کپ اٹھائے واپس گیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرا کپ لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یاد آیا اس نشان کے بارے میں کچھ''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ تم مجھے وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا''...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے ڈائری میز کی دراز سے نکالی اور عمران کو دے دی۔ عمران نے ڈائری کھول کر اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ کافی بھی پی رہا تھا پھر وہ ایک ورق کو غور سے دیکھنے کے بعد اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھ اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہاک کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ٹارزن یہاں ہو گا۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اس سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ٹارزسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ یس پرنس۔ آپ نے کیسے کال کیا۔ میرے لائق کوئی خدمت''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''تم نے عجیب سا نام رکھا ہوا ہے۔ ٹارزسن۔ اس سے بہتر ہوتا کہ اپنے نام سے ایس اُڑا دیتے تو ایک خوبصورت نام بن جاتا اور جنگلوں کی ساری بلیک بیوٹیاں تمہاری دیوانی ہو جاتیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایس اُڑانے سے خوبصورت نام بن جاتا۔ میں کچھ سمجھا نہیں اور یہ جنگل کی بلیک بیوٹیاں میری دیوانی ہو جاتیں اس سے آپ کی کیا مراد ہے''...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''دنیا بھر کی لڑکیاں جنگل مین جس کا نام ٹارزن تھا کی دیوانی تھیں خاص طور پر جنگلوں کی بلیک بیوٹیاں۔ تم بھی اپنے نام سے ایس ہٹا دو تو تمہارا نام بھی ٹارزن ہی بنتا ہے اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو ٹارز کے بعد این لگا دو اور اگلے نام کا حصہ سن الگ کر دو اس طرح تم ٹارزن تو نہیں ٹارزن سن تو کہلا سکتے ہو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن چند لمحے خاموش رہا اور پھر جیسے ہی اسے عمران کی بات سمجھ آئی وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''میں دبلا پتلا اور کمزور سا آدمی ہوں پرنس اور میری عمر بھی ڈھل گئی ہے۔ ایسے میں مجھے کون ٹارزن یا اس کا بیٹا سمجھ سکتا ہے''...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر اپنے بیٹے کے بیٹے کا نام ٹارزن رکھ دو اور کچھ نہیں تو ٹارزن کے دادا تو بن ہی جاؤ گے''...... عمران نے کہا تو ٹارزسن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ بلیک زیرو بھی مسکرا رہا تھا۔

''بہرحال فرمائیں۔ کیسے فون کیا ہے۔ آپ بغیر کسی مقصد کے فون نہیں کرتے''...... ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہاں پاکیشیا کے ایک غیر سرکاری آفس سے ایک فائل کی کاپی چوری ہوئی ہے۔ جائے واردات سے کوئی ثبوت تو نہیں ملا ہے لیکن ایک کارڈ ملا ہے جس پر جم مارک کا نام لکھا ہوا ہے۔ کارڈ پر کوئی پتہ درج نہیں ہے اور نہ کوئی فون نمبر لکھا ہوا ہے لیکن کارڈ کے ایک کونے پر ایک نشان ضرور بنا ہوا ہے۔ ایک سرخ رنگ کا دائرہ ہے جس میں سبز رنگ کے سانپ کا ایک پھن بنا ہوا ہے۔ سانپ کی بڑی بڑی گول آنکھیں ہیں جو سرخ رنگ کی ہیں اور اس سانپ کا منہ کھلا ہوا ہے اور اس کی زبان اور منہ کے اندر کا حصہ گہرا سرخ دکھائی دے رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''واردات کس انداز میں ہوئی ہے۔ کوئی تفصیل بتا دیں''۔ ٹارزسن نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''آپ مجھے کارڈ کا پرنٹ میل کر دیں اور پھر ایک گھنٹے بعد

دوبارہ فون کریں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو اہم باتیں بتا سکوں گا''...... ٹارزسن نے کہا۔

''میں نے کارڈ کا پرنٹ پہلے ہی تمہیں میل کر دیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ ایک گھنٹے بعد فون کریں''...... ٹارزسن نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''سرداور کے آفس سے مجھے کچھ ایسے نشان ضرور ملے ہیں جیسے وہاں خفیہ کیمرے لگائے گئے تھے لیکن بعد میں انہیں اتار لیا گیا تھا۔ میں نے ہر جگہ تلاش کیا لیکن نہ مجھے کوئی بگ ملا ہے اور نہ ہی کوئی کیمرہ۔ جس نے بھی واردات کی ہے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے کی ہے اور اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑا ہے کہ اس تک پہنچا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اور یہ کارڈ آپ کو کہاں سے ملا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سرداور کی پرسنل اسسٹنٹ صفیہ کی میز کی دراز سے''۔ عمران نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ یہ سرداور کے کسی جاننے والے کا ہو جسے انہوں نے صفیہ کو سنبھالنے کے لئے دیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہوسکتا ہے لیکن کارڈ عجیب سا ہے جس پر صرف نام لکھا ہے۔ اس پر نہ تو کوئی پتہ ہے اور نہ کوئی فون نمبر اور پھر یہ نشان۔ مجھے اس نشان نے الجھن میں ڈال رکھا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے اس

سانپ کے نشان کو میں جانتا ہوں لیکن کوشش کے باوجود مجھے یاد نہیں آ رہا ہے کہ یہ نشان میں نے کہاں اور کب دیکھا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کے خیال ایسا کون کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہ کام صفیہ کا ہوسکتا ہے۔ وہی آزادی سے جب چاہے اور جتنی دیر کے لئے چاہے سرداور کی غیر موجودگی میں ان کے آفس میں آ سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''اوہ۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ سرداور کے آفس اور خفیہ سیف کا کوڈ صرف سرداور ہی جانتے ہیں پھر صفیہ آفس اور خفیہ سیف کے لاک کیسے کھول سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بھی تو ممکن ہے کہ صفیہ کو باقاعدہ اس کام کے لئے ان کوڈز کی معلومات مہیا کی گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ واقعی یہ ہوسکتا ہے۔ آپ کو فوراً اس صفیہ سے جا کر ملنا چاہئے۔ اسے ٹٹولیں گے تو ہوسکتا ہے کہ کوئی سراغ ہاتھ لگ جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پہلے اس کارڈ کے نشان کی الجھن تو مٹا لوں اس کے بعد میں صفیہ سے بھی جا کر ملوں گا''...... عمران نے کہا۔

''جب آپ سرداور کے آفس میں گئے تھے تو کیا وہاں آپ کو

صفیہ نہیں ملی تھی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں صرف گارڈز موجود تھے۔ سرداور کبھی کبھار ہی اس آفس میں آتے ہیں۔ جب آتے ہیں تو وہ صفیہ کو کال کر کے بلا لیتے ہیں ورنہ صفیہ معمول سے نہیں آتی"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ نے اس کا پتہ لیا ہے سرداور سے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا میں کسی کو بھیجوں اس کے فلیٹ پر"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود جا کر اسے چیک کروں گا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور دوبارہ تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہاک کلب"...... رابطہ ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ٹارزن سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ٹارزن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹارزن کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پرنس۔ آپ نے جس کارڈ کا پرنٹ بھیجا ہے اس کا پتہ چل گیا ہے کہ وہ کس کا ہے"...... دوسری طرف سے ٹارزن نے کہا تو عمران کے ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"کس کا ہے۔ بتاؤ"...... عمران نے بے اختیار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ نشان جاراگ کلب کے مالک ڈاشر کا ہے اور ڈاشر کے بارے میں پورا ناراک جانتا ہے کہ ڈاشر انتہائی ماہر مجرم ہے اور انتہائی پیچیدہ مشن بھاری قیمت پر بک کرتا ہے۔ اس کا اصل کام انتہائی قیمتی راز اور فائلیں چرانا ہے۔ اس کا کوڈ نام جم مارک ہے۔ اور وہ ایسے ہی نشان والے کارڈز رکھتا ہے اور یہ نشان اس کی پہچان ہے۔ یہ کارڈ وہ ایسے افراد کو دیتا ہے جو اسے اصل نام سے جانتے ہیں اور اس کے لئے کام کرتے ہیں اور ڈاشر پچھلے دنوں پاکیشیا گیا ہوا تھا۔ آج ہی اس کی واپسی ہوئی ہے"۔ ٹارزن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ ڈاشر کی پاکیشیا میں بکنگ کس نے کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مگر......" ٹارزن جواب دیتے دیتے رک گیا۔

"تم معاوضے کی فکر مت کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ پرنس منہ مانگے سے بھی زیادہ معاوضہ دیتا ہے"...... عمران نے اس کی ہچکچاہٹ کو سمجھتے ہوئے کہا۔

”اوکے پرنس۔ آپ ایک گھنٹے بعد کال کریں پھر میں آپ کو تفصیل بتا سکوں گا“...... ٹارزن نے کہا۔

”اوکے“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تو یہ کام ڈاشر نے کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا وہ جان بوجھ کر وہ کارڈ صفیہ کے پاس چھوڑ گیا تھا“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ نکالتے ہوئے اس کا کارڈ گر گیا ہو جسے صفیہ نے اٹھا کر اپنے پرس میں رکھ لیا ہو اور پھر اس نے وہ کارڈ لا کر اپنے آفس کی میز کی دراز میں رکھ لیا ہو“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”لیکن عمران صاحب فارمولے کی فائل کا مجرم کیا کریں گے۔ آپ بتا رہے ہیں کہ سرداور کے کہنے کے مطابق فارمولا کوڈ میں تھا۔ وہ اسے ڈی کوڈ کیسے کریں گے“...... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”دنیا میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایسے افراد موجود ہیں جو کوڈ بناتے بھی ہیں اور ڈی کوڈ کرنا بھی جانتے ہیں۔ اگر ایسے کسی ایکسپرٹ کی خدمات حاصل کی گئیں تو پھر کیا مشکل باقی رہ جائے گی“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلے والی بات ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اب یہ ٹارزن ہی کچھ پتہ کرے تو بات آگے بڑھ سکتی ہے

کہ ڈاشر کے ذریعے فارمولا کس نے حاصل کیا ہے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک گھنٹے بعد عمران نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر ٹارزن کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”کچھ پتہ چلا ٹارزن“...... عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

”پرنس، ڈاشر نے یہ کام ایکریمیا کی خفیہ سرکاری تنظیم ڈارک ہارٹ کے لئے سرانجام دیا ہے۔ ڈارک ہارٹ نے اسے یہاں ناراک میں بک کیا البتہ اسے مشن پاکیشیا جا کر بتایا گیا اور اس نے مشن مکمل کر دیا اور اس نے وہ مائیکرو فلم لا کر ڈارک ہارٹ کے چیف کے حوالے بھی کر دی ہے“...... ٹارزن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ڈارک ہارٹ تو سرکاری تنظیم ہے پھر اس نے اس کام کے لئے اپنے ایجنٹوں کی بجائے ایک عام سے مجرم ڈاشر کو کیوں بک کیا ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس بارے میں میں کیا کہہ سکتا ہوں پرنس۔ یہ تو ڈارک ہارٹ جانیں یا وہ مجرم ڈاشر“...... ٹارزن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ ڈاشر کو یہ کام کس نے دیا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ یہ بات ضرور پوچھیں گے اس لئے میں نے معلوم کر لیا ہے“...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

”تو بتاؤ۔ کون ہے وہ“...... عمران نے کہا۔

”یہ کام کنگ فشر کا ہے۔ وہ کنگ کلب کا مالک ہے۔ میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں اور آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ کنگ فشر کا تعلق ڈارک ہارٹ سے ہی ہے اور وہ ڈارک ہارٹ کا اہم آدمی ہے۔ اسی نے ڈاشر کو اس کام کے لئے ہائر کیا تھا“...... ٹارزسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے کنگ فشر کا حلیہ بتاؤ“...... عمران نے کہا تو ٹارزسن نے تفصیل سے ڈاشر کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

”اور ڈاشر کا حلیہ کیا ہے“...... عمران نے پوچھا تو ٹارزسن نے اسے ڈاشر کا بھی حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

”گڈ شو۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بتا دو اور ساتھ ہی معاوضہ بھی۔ تم نے واقعی کام کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”شکریہ پرنس“...... ٹارزسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس اپنے بینک کا نام، اکاؤنٹ نمبر اور معاوضہ بتا دیا۔

”...کے۔ پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تفصیل نوٹ کر لی ہے تم نے۔ اسے آج ہی معاوضہ پہنچا دینا

یہ بہت کام کا آدمی ہے“...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا اور اس کی اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ اسکرین پر ٹائیگر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے سیل فون کان سے لگا کر سننے کی بجائے کال رسیو کی اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”کتنی بار کہا ہے ٹائیگر بولا نہیں کرتے۔ دہاڑا کرتے ہیں۔ تم نے دہاڑنا چھوڑ کر بولنا شروع کر دیا ہے تو کیا خاک کسی پر تمہارے نام کا رعب پڑے گا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکرا دیا۔

”ہنٹر والے استاد کے سامنے دہاڑنا تو کیا بولنا بھی مشکل ہوتا ہے“...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اچھا جس کام کے لئے بھیجا تھا۔ اس کا کیا ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں نے بھرپور انداز میں سرچنگ کی ہے باس اور اسٹاف کو بھی ٹٹولا ہے لیکن کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے البتہ سردار کی پرسنل

سیکرٹری صفیہ کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے اسے باقاعدہ ڈرگ دیا
گیا ہو اور ڈرگ دے کر اسے کسی نے اپنی ٹرانس میں لیا ہو۔ مجھے
وہی اس معاملے میں مشکوک معلوم ہو رہی ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تم نے اس سے پوچھا“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”یس باس۔ پچھلے دنوں ایک غیر ملکی نوجوان اس سے ملتا رہا تھا
اس کا نام ڈاشر تھا“...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔

”تفصیل بتاؤ“...... عمران نے کہا۔

”صفیہ کے کہنے کے مطابق وہ ایک سیاح تھا وہ لنچ کرنے ایک
ریسٹورنٹ میں گئی تھی۔ وہ جس میز پر موجود تھی وہاں ایک کرسی خالی
تھی جبکہ ہال میں شاید اور کوئی میز خالی نہ تھی اس لئے ڈاشر وہاں
آ گیا اور پھر اس نے اپنا تعارف کرایا اور بیٹھنے کی اجازت مانگی۔
اس نے اسے بیٹھنے کی اجازت دے دی۔ وہ حسین نوجوان تھا۔ جو
صفیہ کو اچھا لگا تھا۔ وہیں دونوں میں دوستی ہوئی اور پھر وہ ایک
دوسرے سے ملنے لگے۔ میرے پوچھنے پر صفیہ نے بتایا کہ باتوں
باتوں اس نے ڈاشر بتایا کہ میں کہاں ملازمت کرتی ہوں۔ پھر اس
نے اسے اپنے کمرے میں چلنے کی دعوت دی تو وہ وہاں چلی گئی۔
وہاں بھی باتیں ہوتی رہی۔ ڈاشر نے بتایا کہ وہ خود ایکریمین
سفارت خانے میں فرسٹ سیکرٹری کا اسسٹنٹ ہے وہ اپنے باس
کے بارے میں باتیں کرتا رہا اور صفیہ، سر داور صاحب کے بارے

میں پھر وہ واپس آ گئی۔ ایک بار وہ اسے سر داور کے آفس میں بھی
لے گئی تھی۔ کل وہ اس کے فلیٹ میں پہنچا تھا۔ صفیہ نے بتایا کہ
ڈاشر نے کچن میں جا کر اپنے ہاتھوں سے اسے کافی بنا کر پلائی
تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہیں ہے۔ وہ شاید ساری
رات اور سارا دن سوتی رہی تھی۔ جب جاگی تو اس کا سر بوجھل
تھا۔ میری معلومات کے مطابق ڈاشر نامی شخص نے صفیہ کو ٹمراسک
نامی ڈرگ کی ڈوز دی تھی اور پھر اسے ٹرانس میں لے لیا تھا اور پھر
صفیہ اس کی ٹرانس میں ہی سر داور کے آفس میں پہنچی تھی اور پھر
اس نے یہ سارا کام انجام دیا لیکن اس بارے میں اسے کچھ بھی یاد
نہیں ہے“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”تو صفیہ کی معصومیت سے فائدہ اٹھایا گیا ہے“...... عمران نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں نے اس ڈاشر کا پتہ چلا لیا ہے۔ تم اپنے
فلیٹ میں جاؤ۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں پھر کال کر لوں گا“۔
عمران نے کہا اور پھر اس نے فون آف کر دیا۔

”واقعی یہ ڈاشر ضرورت سے زیادہ چالاک ہے۔ اس نے صفیہ
کی معصومیت کا ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ اس نے صفیہ کو اپنی ٹرانس میں
لیا اور پھر اس کے ذریعے فائل حاصل کر کے یہاں سے نکل
گیا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ فارمولا تھا کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سرداور سے میری بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سائنس دان ڈاکٹر نہال ہاشم اور شوگرانی سائنس دان چی ہائی نے مل کر ایک ایسے میزائل کا فارمولا ترتیب دیا ہے جس سے کسی بھی ملک کے طاقتور سے طاقتور میزائلوں کو راستے میں ہی روکا اور بلاسٹ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اینٹی میزائل سسٹم ہے۔ دونوں ممالک کے سائنس دانوں نے اسے مل کر بنایا ہے اور ڈاکٹر نہال ہاشم چونکہ شوگران کی اہم دفاعی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور کسی زمانے میں وہ سرداور کے شاگرد رہ چکے ہیں اس لئے انہوں نے اس اینٹی میزائل سسٹم کی فائل بنا کر سرداور کو بھیجی تاکہ ایک بار وہ اس فارمولے کی چیکنگ کر لیں اور اس میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اسے پوری کر دیں۔ انہوں نے ایک خصوصی کوڈ میں فائل بنائی تھی اور کوڈ کے بارے میں سرداور کو دوسرے ذریعے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ سرداور نے چونکہ اس فائل کا مطالعہ کرنا تھا اس لئے وہ اس فارمولے کی فائل اپنے ساتھ لیبارٹری نہ لے جانا چاہتے تھے اور اس کا مطالعہ اپنے سیکرٹ آفس میں ہی کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے ڈاکٹر نہال ہاشم نے ایک شوگرانی سائنس دان کے ہاتھ فارمولے کی فائل سرداور کو بھیج دی جو اتفاق سے کسی ذاتی کام کے لئے پاکیشیا جا رہا تھا اور سرداور نے اسے اپنے سیکرٹ آفس میں بلا لیا اور

فائل کو اپنے آفس کے خفیہ سیف میں رکھ کر شوگرانی سائنس دان کو ان کے ہوٹل تک چھوڑنے کے بعد لیبارٹری میں واپس چلے گئے۔ ہو سکتا ہے کہ اس فارمولے کی بھنک ایکریمیا کو مل گئی ہو اور انہیں یہ بھی پتہ چل گیا ہو کہ فائل کس طرح سے سرداور تک پہنچائی جانی ہے۔ یہ کام ظاہر ہے فون اور ٹرانسمیٹر رابطے کی چیکنگ سے ہی ہو سکتا ہے۔ شاید ان کی کال چیک اور پھر ٹریس کی گئی ہو گی۔ اس کے بعد کا سارا کام ان کے لئے آسان ہو گیا ہو گا۔ ڈارک ہارٹ نے خود سامنے آنے کی بجائے ایکریمیا کے ایک کرمنل کا سہارا لیا اور اسے پاکیشیا بھیج دیا۔ جس نے یہاں آ کر سرداور کے بارے میں معلومات حاصل کیں صفیہ کا پتہ چلایا اور پھر اسے اپنے جال میں پھنسا لیا اس کے بعد اس نے صفیہ کو ٹرانس میں لیا اور پھر اس کے ذریعے فائل حاصل کی اور یہاں سے نکل گیا"...... عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسی بات تھی تو پھر انہیں اس خفیہ انداز میں فائل حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لازمی بات ہے کہ انہیں اس بات کا علم تھا کہ فائل سرداور تک کب پہنچ رہی ہے اور کون پہنچا رہا ہے۔ وہ راستے میں ہی اصل فائل غائب کر دیتے اور اس طرح سرداور تک فائل پہنچ ہی نہ سکتی اور ان کا مقصد پورا ہو جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں

یہ بات موجود ہو کہ ہمیں اس بارے میں اطلاع مل چکی ہے کہ ڈارک ہارٹ اس فائل کے پیچھے ہے اس لئے وہ خود سامنے نہ آنا چاہتے ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ فائل اصل تھی‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ہاں۔ یہ اصل فائل تھی‘‘...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

’’اب ایک ہی صورت ہے کہ وہ اس فائل کو ڈی کوڈ نہ کر سکیں۔ اسی طرح فارمولا محفوظ رہ سکتا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

’’ہاں۔ ایسا ہی ہے‘‘...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اس سے پہلے کہ وہ فارمولے کو ڈی کوڈ کر لیں ہمیں ان سے یہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہوگا۔ اگر انہوں نے فائل ڈی کوڈ کر لی تو پھر وہ یقیناً اس فارمولے کا توڑ کر لیں گے اور پھر ہمارے اور شوگران کے بنائے ہوئے اینٹی میزائل کسی کام کے نہیں رہیں گے‘‘۔ بلیک زیرو نے کہا۔

’’میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ فارمولا اب تک ڈارک ہارٹ تک پہنچ گیا ہوگا اور ہمیں اس ایجنسی کے خلاف کام کرنا ہے جو ایکریمیا کی انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی ہے‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

’’ہاک کلب‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ہاک کلب کے ٹارزن کی

پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

’’پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ٹارزن سے بات کراؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ہیلو ٹارزن بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد ٹارزن کی آواز سنائی دی۔

’’پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’یس پرنس‘‘...... ٹارزن نے کہا۔

’’یہ بتاؤ کہ کیا اس ڈاشر نے مائیکرو فلم، ڈارک ہارٹ کے حوالے کر دی ہے اور اب وہ ڈاشر ہے کہاں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اچھا کیا ہے پرنس کہ آپ نے مجھے دوبارہ کال کر لیا ہے۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک اور اہم اطلاع ہے‘‘...... عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹارزن نے کہا تو عمران کے ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔ عمران نے فون کا لاؤڈر آن کر لیا تھا اس لئے بلیک زیرو بھی ٹارزن کی آواز سن رہا تھا۔

’’کیا اطلاع ہے۔ بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ درست ہے کہ پاکیشیا سے مائیکرو فلم بنا کر ڈاشر ہی ایکریمیا لایا تھا اور وہ کنگ فشر سے ملا بھی تھا۔ لیکن اس نے فلم کنگ فشر کے حوالے نہ کی تھی۔ فلم کے حوالے سے اسے شک تھا کہ فلم میں ضرور اہم فارمولا ہے اس لئے وہ کنگ فشر سے اس سلسلے میں

بارگیننگ کرنا چاہتا تھا۔ کنگ فشر نے اسے اس کام کے لئے جو معاوضہ دیا تھا وہ اس سے دس گنا زیادہ مانگ رہا تھا۔ اس نے فلم کہیں لے جا کر چھپا دی تھی۔ کنگ فشر کو اس کی بلیک میلنگ پر بے حد غصہ آیا۔ اس نے ہر ممکن طریقے سے ڈاشر سے فلم حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ڈاشر اسے کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ اس کا یہی اصرار تھا کہ اس کے اکاؤنٹ میں دس گنا معاوضہ ٹرانسفر کیا جائے تب وہ فلم اسے دے گا ورنہ نہیں۔ چونکہ فلم اس کے پاس تھی اس لئے کنگ فشر نے اسے کچھ نہیں کہا تھا اور اسے جانے دیا تھا لیکن اس نے اپنے آدمی ڈاشر کی نگرانی پر لگا دیئے تھے تاکہ وہ اسے باہر قابو کر کے اس سے فلم حاصل کر سکیں لیکن شاید ڈاشر کو اس بات کا پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ کنگ فشر اس سے زبردستی فلم حاصل کر سکتا ہے اس لئے وہ اس کے آدمیوں کو ڈاج دے کر نکل گیا۔ وہ کہاں گیا ہے اور کس حلیئے میں گیا ہے اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔ اب کنگ فشر کے آدمی اسے ہر طرف تلاش کرتے پھر رہے ہیں لیکن تاحال انہیں ڈاشر کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے''...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھر آئے۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ڈاشر لالچ میں آ گیا ہے اور وہ فلم کے بدلے ڈارک ہارٹ سے دولت حاصل کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ فارمولے کی فلم لے کر غائب ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ یہی بات ہے۔ ڈارک ہارٹ کے لوگ پوری شدت سے اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں لیکن ڈاشر یوں غائب ہو گیا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ''...... ٹارزسن نے کہا۔

''کیا تم پتہ چلا سکتے ہو کہ ڈاشر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں کوشش تو کر سکتا ہوں لیکن جب اسے ڈارک ہارٹ ایجنسی ہی تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے تو بھلا مجھے اس کا کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ایکریمیا سے ہی نکل گیا ہو۔ وہ سیٹلائٹ فون سے کنگ فشر سے بات کرتا تھا اور اس سے معاوضہ اپنے سوئس اکاؤنٹ میں جمع کرانے کا کہتا ہے لیکن اس بار اس نے بہت زیادہ معاوضہ مانگا تھا جو ڈارک ہارٹ ایجنسی اسے نہیں دینا چاہتی ہے''...... ٹارزسن نے کہا۔

''کتنا معاوضہ مانگ رہا ہے وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''پچاس کروڑ ڈالر''...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بڑی رقم ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ڈارک ہارٹ اسے یہ رقم دے سکتی ہے لیکن اسے خدشہ ہے کہ معاوضہ حاصل کرنے کے باوجود وہ انہیں فلم مہیا نہیں کرے گا اور اس سلسلے میں انہیں مزید بلیک میل کر سکتا ہے اس لئے وہ اس سے پہلے فلم حاصل کرنا چاہتے ہیں ہر صورت میں''۔ ٹارزسن نے کہا۔

''یہ ڈاشر واقعی چالاک ہے۔ وہ جانتا ہے کہ بغیر معاوضہ حاصل

کیے اس نے فلم ان کے حوالے کر دی تو ڈارک ہارٹ ایجنسی اسے کسی صورت میں زندہ نہیں چھوڑے گی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اسی لئے وہ فلم سمیت کہیں جا کر چھپ گیا ہے۔ اب وہ ایکریمیا میں ہے یا ایکریمیا سے نکل گیا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں ہے اور ڈارک ہارٹ ایجنسی بھی لاعلم ہے''...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

''ڈارک ہارٹ ایجنسی انتہائی پاورفل اور فعال ایجنسی ہے اور وہ ایک عام سے مجرم کا سراغ نہیں لگا سکی ہے۔ حیرت ہے''۔ عمران نے کہا۔

''وہ بے حد چالاک اور ذہین آدمی ہے عمران صاحب۔ اگر وہ عام سا مجرم ہوتا تو ڈارک ہارٹ اس کی خدمات کیوں حاصل کرتی اور اسے پاکیشیا مشن پر کیوں بھیجتی''...... ٹارزسن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ اچھا ہوا ہے کہ ڈاشر نے فائل ابھی ڈارک ہارٹ کے حوالے نہیں کی ہے۔ تم کوشش کرو کہ اسے تلاش کر سکو۔ تب تک میں کوئی پروگرام بناتا ہوں اور اسے خود بھی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہ فارمولا پاکیشیا کی امانت ہے اسے پاکیشیا میں ہی ہونا چاہئے اسے کسی بھی صورت میں ایکریمین ایجنسیوں کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے پرنس۔ میں کوشش کرتا رہوں گا''۔ ٹارزسن نے کہا۔

''میں تم سے رابطہ کرتا رہوں گا اور اس سلسلے میں تمہارے جتنے

بھی اخراجات ہوں گے وہ تمہیں دے دیئے جائیں گے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تو واقعی اچھا ہو گیا ہے کہ فلم ابھی تک ڈارک ہارٹ تک نہیں پہنچی ہے لیکن ڈاشر اسے لے کر جا کہاں سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ جہاں بھی ہے۔ زیادہ عرصہ تک ڈارک ہارٹ ایجنسی سے بچ نہیں سکے گا۔ ڈارک ہارٹ کے افراد اسے ہر صورت میں ڈھونڈ نکالیں گے اور فلم ان کے پاس پہنچ جائے گی''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے اسے خود جا کر تلاش کرنا ہو گا۔ اس سے پہلے کہ ڈارک ہارٹ کے افراد اس تک پہنچیں مجھے جا کر ڈاشر کو تلاش کرنا ہے اور اس سے فلم حاصل کرنی ہے۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں''۔ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''تو کیا آپ ایکریمیا جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ڈاشر ایکریمیا کا شہری ہے اور وہ وہاں جانے کے بعد غائب ہوا ہے۔ جب تک میں اس کے بارے میں وہاں جا کر تحقیقات نہیں کروں گا مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ وہ ایکریمیا میں کہاں ہے یا ایکریمیا سے نکل کر کہاں چلا گیا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وسیع و عریض کمرے کو نہایت خوبصورت فرنیچر سے کسی آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک جہازی سائز کی میز رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کے جسم پر قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔

اس آدمی کا سر گنجا تھا لیکن اس کی بڑی بڑی مونچھیں گہرے سیاہ رنگ کی تھیں۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے بڑا اور بھاری تھا اور چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات بھی موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسے دیکھ کر آدمی خواہ مخواہ سہم سا جاتا تھا۔ اس آدمی کے سامنے ایک فائل رکھی ہوئی تھی اور وہ فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون اور سیاہ رنگ کا ایک انٹر کام موجود تھا۔ یہ کرنل رچرڈسن تھا ڈارک ہارٹ کا چیف ڈارک ہارٹ ایک خفیہ ایجنسی تھی جس کا کام ایکریمیا کی اہم دفاعی لیبارٹریوں کی

حفاظت تھا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل رچرڈسن نے سر اٹھا کر ایک لمحے کے لئے فون کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... کرنل رچرڈسن نے باوقار لہجے میں کہا۔

”گولفن بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے“...... کرنل رچرڈسن نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

”چیف ڈاشر کے بارے میں رپورٹ دینی ہے لیکن میں خود حاضر ہونا چاہتا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے آجاؤ“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”گولفن آ رہا ہے اسے میرے آفس پہنچا دو“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک بار پھر فائل میں گم ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھری تو اس نے سر اٹھایا۔ فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو گولفن اور مجھے بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ کچھ پتہ چلا ہے اس ڈاشر کا"...... کرنل رچرڈسن نے سر کے اشارے سے گولفن کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا"۔ گولفن نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے تم سے ڈاشر کا پوچھا ہے۔ کچھ پتہ چلا اس کا کہ وہ کہاں پر ہے"...... کرنل رچرڈسن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نو چیف لیکن اس کا ہمیں ایک سراغ ملا ہے اور ہمارے ایجنٹ اس کی تلاش کر رہے ہیں"...... گولفن نے جواب دیا تو کرنل رچرڈسن نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا سراغ ملا ہے اس کا"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"ہمارے ایجنٹوں نے اس کے کنگ فشر سے ملنے کے بعد سے لے کر غائب ہونے تک ایک ایک جگہ کی چیکنگ کی تھی۔ انہیں کچھ ایسے سی سی کیمروں کی فوٹیج مل گئی تھی جن سے پتہ چلا کہ ڈاشر کہاں کہاں گیا ہے اور کن کن سے ملا ہے۔ ڈاشر کی بہت سی گرل فرینڈز ہیں۔ ہم نے ان کا سراغ لگایا تو پتہ چلا کہ ڈاشر کی ایک نئی گرل فرینڈ ہے جو مشی گن میں رہتی ہے۔ ہم نے اس کی معلومات حاصل کیں اور پھر اس کے فون ٹیپ کئے تو ڈاشر کی ایک کال ٹیپ

کی گئی۔ ڈاشر نے اسے نئے نمبر سے کال کیا تھا۔ اس سیل فون کو ہم نے فوری طور پر ٹریکنگ پر لگا دیا۔ کال کرنے کے بعد ڈاشر نے سیل فون آف کر دیا تھا لیکن ہمارے پاس چونکہ نمبر آ چکا تھا اس لئے جب ہم نے اس کی ٹریکنگ کی تو پتہ چلا کہ اس کی لوکیشن شمالی بحرالکاہل کے جزیرے انگانا کے ایک قدیم معبد کی ہے۔ مجھے اس پر یقین نہیں آیا کیونکہ ڈاشر کا یہاں سے اتنی دور جانا ممکن نہیں تھا۔ میرے خیال کے مطابق اسے یہیں کہیں ایکریمیا میں ہی ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اس کی کال چونکہ اس علاقے سے چیک کی گئی تھی اس لئے میں نے فوری طور پر ایجنٹوں کو وہاں بھیج دیا۔ ڈارک ہارٹ کے ایجنٹوں نے وہاں چیکنگ کی ہے۔ وہاں واقعی معبد بھی موجود ہے۔ وہ کافی بڑی آبادی والا علاقہ ہے۔ ہر جگہ اسے تلاش کیا جا رہا ہے لیکن وہ وہاں نہیں مل سکا ہے لیکن یہ کنفرم ہے کہ وہ انگانا جزیرے پر ہی کہیں موجود ہے اور وہیں سے وہ نمبر بدل بدل کر اور سیٹلائٹ فون سے کال کو باؤنس کر کے کال کرتا رہتا ہے تاکہ اس کی لوکیشن کا پتہ نہ لگایا جا سکے۔ اس نے اپنی نئی گرل فرینڈ کو کال بغیر باؤنس کئے کی تھی اس لئے اس کی ٹریکنگ ممکن ہو سکی۔ انگانا جزیرے پر ہمارے آدمی مسلسل اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں اور ہم اس کی نئی گرل فرینڈ سمیت اس کے تمام ملنے جلنے والوں کی کالز بھی ٹیپ اور ٹریک کر رہے ہیں۔ جلد ہی اس کا پتہ چل جائے گا۔ ایک بار وہ ہاتھ آ گیا تو پھر اس کا ہمارے ہاتھوں

سے بچ نکلنا ناممکن ہو گا''...... گولفن نے کہا تو کرنل رچرڈسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہمیں ہر قیمت پر وہ فارمولا چاہئے گولفن۔ اسے کہیں سے بھی ڈھونڈو۔ وہ ہمیں اس طرح سے بلیک میل نہیں کر سکتا ہے''۔ کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف''...... گولفن نے کہا۔

''جب سے فارمولا پاکیشیا سے غائب کیا گیا ہے میں پاکیشیائی ایجنٹوں پر مسلسل نظر رکھوا رہا ہوں اور میرے علم کے مطابق اس معاملے کی بھنک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لگ چکی ہے۔ سر داور، علی عمران سے ملے تھے۔ انہوں نے اسے فائل غائب ہونے کے بارے میں بتا دیا ہے اور عمران نے بھی اس بات کا سراغ لگا لیا ہے کہ فارمولے کی فلم ڈاشر نے کیسے اور کس طریقے سے بنوائی تھی اور عمران نے اس بات کا بھی سراغ لگا لیا ہے کہ ڈاشر نے یہ کام کنگ فشر کے کہنے پر کیا تھا اور کنگ فشر کا تعلق ڈارک ہارٹ ایجنسی سے ہے''...... کرنل رچرڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو لامحالہ عمران کو یہ بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ وہ فلم ہم تک نہیں پہنچی ہے اور ڈاشر فلم سمیت غائب ہو گیا ہے''۔ گولفن نے کہا۔

''ہاں۔ اب وہ ہماری طرح اس ڈاشر کو تلاش کرے گا اور اس سے فلم حاصل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ

ڈاشر تک پہنچے ہمیں اس تک پہنچنا ہے اور اس سے ہر صورت میں وہ فلم حاصل کرنی ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ عمران کی ذہانت کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ عمران ڈاشر کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اس لئے میری ایک تجویز ہے''۔ گولفن نے کہا۔

''کیا تجویز ہے''...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر کہا۔

''ہمارے آدمی ڈاشر کی تلاش میں ہیں۔ لیکن اگر عمران نے اس کی تلاش شروع کی تو وہ شاید ہم سے پہلے اس تک پہنچ جائے اس لئے ہمیں اس کی نگرانی کرنی چاہئے اور پھر جیسے ہی وہ ڈاشر تک پہنچے یا اس سے مائیکرو فلم حاصل کرے اس سے یہ مائیکرو فلم حاصل کر لی جائے''...... گولفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ضروری تو نہیں کہ عمران خود یہاں آ کر ڈاشر کو تلاش کرے اور اس سے مائیکرو فلم حاصل کرے۔ وہ یہاں کسی بھی آدمی کے ذریعے یہ کام آسانی سے کرا سکتا ہے۔ اس طرح تو ہم یہاں انتظار کرتے رہ جائیں گے اور فارمولا واپس اس تک پہنچ جائے گا''...... کرنل رچرڈسن نے جواب دیا۔

''آپ کی بات درست ہے۔ لیکن ابھی تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ عمران بھی اس ڈاشر کو تلاش کر سکے گا یا نہیں''...... گولفن نے کہا۔

''پھر اس کی نگرانی سے کام نہیں چلے گا۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ پاکیشیا میں کسی کے ذریعے اسے اغوا کراؤ اور پھر اس سے معلومات حاصل کرو''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''وہ انتہائی چالاک اور شاطر آدمی ہے چیف۔ ہوسکتا ہے کہ وہ صحیح بات نہ بتائے۔ ہمارے پاس اس کی بات کو پرکھنے کا بھی تو کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ صرف اس کی نگرانی کی جائے۔ ڈاشر یقیناً کسی ایسی جگہ چھپا ہوا ہے جہاں اس تک کوئی بھی آدمی آسانی سے نہیں پہنچ سکتا ورنہ وہ اس قدر پیچیدہ اور پراسرار انداز نہ اختیار کرتا''...... گولفن نے کہا۔

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس نے یہ فارمولا کسی دوست کے پاس رکھوا دیا ہو اور خود انگانا آئی لینڈ میں جا کر چھپ گیا ہو۔ اگر عمران اس سے کوئی نتیجہ نکال سکتا ہے تو ہم بھی تو اسے تلاش کر سکتے ہیں''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''ہم اس سلسلے میں جو کر سکتے تھے وہ ہم نے کر لیا ہے لیکن سوائے اس بات کے کچھ علم نہیں ہوا ہے کہ وہ انگانا آئی لینڈ میں ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اب تک وہ وہاں سے بھی نکل گیا ہو''۔ گولفن نے جواب دیا۔

''جو بھی ہے مجھے ہر صورت میں فارمولا چاہئے۔ تم اس ڈاشر کو تلاش کرو اور بس''...... کرنل رچرڈسن نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ اب اجازت دیں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو جلد ہی خوشخبری سناؤں گا''...... گولفن نے کہا اور کرنل رچرڈسن کے اثبات میں سر ہلانے وہ اٹھ کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کرنل رچرڈسن کے چہرے پر انتہائی تشویش اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا اور پھر وہ تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

عمران اپنے فلیٹ میں ایک صوفے میں دھنسا ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ سلیمان سودا سلف لینے کے لئے باہر گیا ہوا تھا اس لئے وہ فون سیٹ عمران کے پاس رکھ گیا تھا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مصروف مطالعہ کتاب بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا بات ہے ٹائیگر کیوں فون کیا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''باس میں آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے وہاں ایک آدمی کو آپ کے فلیٹ کی نگرانی کرتے ہوئے

دیکھا۔ یہ غیر ملکی تھا۔ میں اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آیا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ غیر ملکی واقعی میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس وہ واقعی نگرانی کر رہا تھا۔ میں نے اسے یہاں رانا ہاؤس میں لا کر اس سے پر پوچھ گچھ کی ہے تاکہ میں آپ کو فون کرنے سے پہلے کنفرم ہوسکوں تو اس نے بتایا ہے کہ وہ ایکریمیا کی کسی خفیہ ایجنسی ڈارک ہارٹ کا آدمی ہے اور اس کے باس نے اس کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ آپ کی نگرانی کی جائے تاکہ آپ کو اغوا کر کے آپ کو کسی مشین کے ذریعے ٹرانس میں لے کر آپ سے کوئی کام کرایا جا سکے۔ میں نے اس سے اس کے باس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس نے بتایا کہ اس کا باس یہاں بزنس کرتا ہے۔ اس کا نام جیکب ہے۔ چنانچہ میں نے جوزف سے کہا ہے کہ میں آپ کو کال کرتا ہوں وہ جا کر اس جیکب کو اٹھا لائے۔ وہ وہیں گیا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''او کے جب وہ آ جائے تو پھر مجھے اطلاع دینا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا ڈارک ہارٹ میری نگرانی کیوں کرا رہی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آئی

تھی پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''یس ٹائیگر۔ کیا وہ جیکب پہنچ گیا ہے رانا ہاؤس''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ جوزف اسے لے آیا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں۔ ویسے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے فلیٹ کی نگرانی کرنے والے کے پاس ایسی کیا چیز نظر آ گئی تھی جس کی وجہ سے تم فوری حرکت میں آ گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اس کی کار آپ کے فلیٹ کے سامنے کھڑی تھی باس اور وہ ایس ڈی ڈیجیٹل کیمرے سے مسلسل آپ کے فلیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ میں اس کیمرے کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کیمرے کی مدد سے وہ فلیٹ کے اندر کے ماحول کو بھی آسانی سے چیک کر سکتا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ وہ کتاب رکھ کر اٹھا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ لباس بدل کر فلیٹ سے نکلا اور پھر اپنی سرخ رنگ کی

ٹوسیٹر کار میں سوار ہو کر رانا ہاؤس کی جانب روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔

''جوزف۔ اس جیکب کو اغوا کرنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے جوزف سے پوچھا۔ جوانا بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھا۔

''نو باس۔ یہ اپنے آفس میں موجود تھا۔ میں نے اسے بے ہوش کیا اور آفس کے عقبی راستے سے اسے نکال کر لے آیا۔ ویسٹرن پلازا میں اس کا آفس تھا اور مجھے معلوم ہے کہ وہاں پر آفس کے ساتھ خصوصی طور پر ایسے عقبی راستے بنائے گئے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنے ملنے والوں سے بچ کر باہر جانا چاہے تو آسانی سے جا سکے''...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک روم میں کرسیوں پر دو ایکریمی آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڈز جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا جبکہ دوسرا بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی کا تھا۔

''یہ جیکب ہے ماسٹر''...... ٹائیگر نے بھاری جسم والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ٹھیک ہے اس دوسرے آدمی کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھا اور اس نے نوجوان ایکریمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار

ہونے لگے تو ٹائیگر ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ چند لمحوں تک تو سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھتا رہا پھر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑی اور پھر جب اس کی نظریں ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے جیکب پر پڑیں تو اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام ایرک ہے۔ میں تمہارے اس ساتھی کو بتا چکا ہوں"...... اس نوجوان نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق ڈارک ہارٹ سے ہے لیکن اس کے باوجود تم نے آسانی سے اپنے متعلق سب کچھ بتا دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ ایکریمی ایجنٹ تو انتہائی سخت جان واقع ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں دو دو دیو جیسے آدمیوں کو دیکھنے کے بعد میں سمجھ گیا تھا کہ اگر میں نے چوں چرا کی تو میرے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی اور پھر میں نے کوئی جرم نہیں کیا اس لئے میں بتا دیا لیکن تم جیکب کو کیسے لے آئے ہو۔ یہ تو انتہائی محتاط آدمی ہے"...... ایرک نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ کام اس دیو نے سرانجام دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں تمہارے ساتھی کے ہاتھ لگ گیا

ورنہ میں تو بڑے محتاط انداز میں تمہارے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا"...... ایرک نے کہا۔

"کیا تم صرف میری نگرانی ہی کرنا چاہتے تھے یا تمہارا کوئی اور بھی ارادہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے جیکب نے کہا تھا کہ تمہارے فلیٹ کی نگرانی کروں اور جب تم فلیٹ سے باہر نکلو تو میں ٹرانسمیٹر پر اسے اطلاع دوں۔ اس نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا کہ تم فلیٹ پر موجود ہیں ہو۔ جیکب تمہیں اغوا کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر لے جانا چاہتا تھا تاکہ تمہیں ٹرانس میں لے کر اپنا کوئی کام کرا سکے"...... ایرک نے جواب دیا۔

"کون سا کام"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ میں نہیں جانتا"...... ایرک نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی عقلمند آدمی ہو اس لئے تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ درست بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں جانتا ہوں عمران اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم سے جھوٹ بول کر میں خود ہی نقصان اٹھاؤں گا"...... ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر جو اس کے قریب موجود تھا اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ ایرک کی چیخ سے گونج اٹھا۔ کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب اسے بے ہوش کر دینے کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی۔

"اب اس جیکب کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جیکب کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ گیس سے بے ہوش ہوا ہے میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر جیکب کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور پھر شیشی جیکب کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جیکب ہوش میں آ گیا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ دیر تک دھندسی چھائی رہی پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم تن گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک کک کیا مطلب۔ تم علی عمران۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ یہ۔ یہ ایرک"...... جیکب نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پہلے عمران اور پھر سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ایرک کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن ایرک کا لفظ کہہ کر وہ یکلخت خاموش ہو گیا۔

"ایرک نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے مسٹر جیکب اس لئے اب کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ ڈارک ہارٹ مجھ سے کیا کیا کام لینا چاہتی ہے جس کے لئے اسے مجھے اغوا کرنے کی ضرورت پڑ گئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیکب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں نے گولفن کو بہت سمجھایا تھا کہ تمہیں نہ چھیڑا جائے لیکن وہ بضد تھا اس لئے مجبوراً مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔ تم جانتے ہو کہ ڈاشر نے کس طریقے سے سرداور کے آفس سے ایک فارمولے کی فائل چوری کی تھی اور اسے لے کر یہاں سے نکل گیا تھا۔ وہ فلم لے کر غائب ہو گیا ہے اور ڈارک ہارٹ سے اس فلم کے بدلے میں بھاری معاوضہ مانگ رہا ہے جو ڈارک ہارٹ اسے نہیں دینا چاہتی اس لئے ڈاشر سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ فلم دے دے تو اسے معاوضہ مل جائے گا لیکن ڈاشر اس بات پر بضد ہے کہ پہلے اس کے سوئس اکاؤنٹ میں پچاس کروڑ ڈالر ٹرانسفر کئے جائیں گے تو وہ مائیکرو فلم دے گا جبکہ ڈارک ہارٹ کو خدشہ ہے کہ وہ معاوضہ لے کر مائیکرو فلم نہ دے گا یا اس کی کاپی بنا کر کسی اور ملک کو فروخت کر دے گا اس لئے ڈارک ہارٹ اس کی بات تسلیم نہیں کر رہی ہے۔ چونکہ ایکریمیا کے لئے اس فارمولے کا حصول ضروری ہے اس لئے ڈارک ہارٹ کے چیف کرنل رچرڈسن نے گولفن کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہیں اغوا کرے اور تمہیں اپنی ٹرانس میں لے لے تاکہ تمہارے ذریعے اس ڈاشر کو تلاش کرایا جا سکے۔ گولفن کو یقین تھا کہ ڈاشر کو تمہارے سوا کوئی تلاش نہیں کر سکتا ہے اس لئے یہ کام گولفن نے مجھے سونپا تھا اور میں چونکہ ڈارک ہارٹ کا ادنیٰ سا ورکر ہوں اس لئے ان کے احکامات پر عمل کرنا میری ذمہ

داری بھی ہے اور مجبوری بھی''...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چونکہ تم نے میرے خلاف کوئی عملی کارروائی نہیں کی اس لئے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ اپنے چیف کا کیا نام بتایا تھا تم نے گولفن۔ اسے خود ہی سمجھا دینا کہ میں اس کی کسی بھی صورت میں کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ ڈاشر کو اگر میں نے تلاش کرنے کا کام کیا تو یہ میں اپنے ملک کے مفاد کے لئے ہی کروں گا اور اسے تلاش کر کے اس سے ہر صورت میں وہ مائیکروفلم حاصل کروں گا۔ دوبارہ تم نے یا ڈارک ہارٹ نے میرے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی کی تو پھر نتیجہ تم خود سمجھ سکتے ہو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں چیف سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں نہ چھیڑیں اور اپنے طور پر ڈاشر کی تلاش جاری رکھیں۔ اب یہ ان کی قسمت کہ مائیکروفلم انہیں ملتی ہے یا تمہیں''...... جیکب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر۔ جیکب کو ہاف آف کر دو اور پھر ان دونوں کو یہاں سے اٹھا کر باہر کسی جگہ چھوڑ آؤ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ رانا ہاؤس سے نکل کر وہ دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

''یہ ڈارک ہارٹ تو ہاتھ دھو کر اس فارمولے کے پیچھے پڑ گئی ہے عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ڈاشر واقعی معمہ بن گیا ہے۔ نجانے کہاں جا چھپا ہے۔ اسے تلاش کرنا اب ضروری ہو گیا ہے۔ اسے کسی حال میں ڈارک ہارٹ ایجنسی کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے''...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ وہ ٹارزن سے رابطہ کر رہا تھا۔

''یس پرنس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹارزن نے کہا۔

''کچھ پتہ چلا اس ڈاشر کا''...... عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ اس کے ایک دوست کا پتہ چلا ہے۔ اس کا نام راڈرک ہے۔ کسی زمانے میں وہ دونوں ایک ساتھ کام کیا کرتے تھے لیکن پھر وہ الگ الگ ہو گئے۔ ڈاشر ناراک میں شفٹ ہو گیا جبکہ راڈرک کارمن چلا گیا۔ الگ ہونے کے باوجود دونوں ایک دوسرے سے رابطے میں رہتے تھے۔ ان کا یہ رابطہ سیٹلائٹ فون سے ہوتا تھا تاکہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے۔ مجھے اس راڈرک کے بارے میں ڈاشر کے کلب کے ایک ویٹر نے بتایا ہے جو ڈاشر کے بہت قریب تھا لیکن ایک ایکسیڈنٹ کے بعد وہ بیڈ پر چلا گیا۔ اس کے باوجود ڈاشر اس کا خیال رکھتا تھا اور ہر ماہ اسے خود گھر جا کر معقول معاوضہ دیتا تھا۔ راڈرک زیادہ تر اسی ویٹر جس کا نام ڈارمن ہے کو فون کر کے بتاتا تھا کہ اسے ڈاشر سے بات کرنی ہے

تو ڈارمن، ڈاشر کو وہاں بلاتا اور وہ اسی کے گھر کے لینڈ لائن سے راڈرک کو کال کرتا تھا یا اس کی کال وصول کرتا تھا۔ میرے ایک آدمی کا بھی اس ڈارمن دوست ہے۔ میرا یہ آدمی بھی اس کی مدد کرتا ہے اس لئے اس نے ہی راڈرک کا کلیو دیا ہے''...... ٹارزن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہ راڈرک جانتا ہوگا کہ ڈاشر کہاں چھپا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ڈاشر کو چھپنے میں اسی راڈرک نے ہی مدد کی ہو کیونکہ کارمن میں وہ ایک بہت بڑا گینگسٹر ہے اور اس کا نیٹ ورک آدھی دنیا میں پھیلا ہوا ہے''...... ٹارزن نے جواب دیا۔

''کہاں ملے گا یہ راڈرک''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں معلومات ملی ہیں کہ وہ کارمن کے شہر جاسکا میں رہتا ہے وہاں اس کا ایک کلب ہے۔ کلب کا نام راڈرک کلب ہی ہے۔ وہ زیادہ تر وہیں ہوتا ہے''...... ٹارزن نے جواب دیا۔

''تم نے اچھا کلیو تلاش کرایا ہے۔ گڈ شو۔ امید ہے اس سے صحیح معلومات مل جائیں گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس تعریف کا شکریہ''...... ٹارزن نے کہا۔ عمران نے اس سے چند مزید باتیں کیں اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اگر راڈرک کو ٹٹولا جائے تو اس سے ڈاشر کا پتہ معلوم کیا جاسکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ڈاشر اس کے پاس کارمن ہی پہنچ گیا ہو۔ وہ ڈارک ہارٹ ایجنسی سے ایکریمیا سے زیادہ کارمن میں ہی محفوظ رہ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ اب اس راڈرک کو چیک کریں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس کے سوا اب کوئی چارہ نہیں ہے۔ اگر وہ ڈاشر کی مدد کر رہا ہے اور ڈاشر اس کے پاس چھپا ہوا ہے تو وہ ظاہر ہے فون پر تو اس کے بارے میں کچھ بتائے گا نہیں۔ اس سے ڈاشر کا پتہ معلوم کرنے کے لئے مجھے جاسکا جانا پڑے گا اور اب یہ راڈرک ہی بتائے گا کہ ڈاشر کہاں چھپا ہوا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گولفن اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ سیل فون سامنے میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور پھر اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ اسکرین پر ایک نیا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"یس گولفن بول رہا ہوں"...... گولفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے"...... گولفن نے پوچھا۔

"باس۔ ڈاشر کا پتہ چل گیا ہے"...... دوسری طرف سے ریمنڈ کی آواز سنائی دی تو گولفن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ۔ کیسے پتہ چلا اس کا"...... گولفن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ ناراک میں ہی ہے باس۔ ایک خصوصی میک اپ میں جس کی وجہ سے ہم اسے تلاش نہیں کر سکے تھے۔ ہم نے اس کے میک اپ میں ہونے کے پیش نظر جگہ جگہ ایم ایم ون کیمرے لگا دیئے تھے خاص طور پر ان تمام جگہوں پر ہم نے خفیہ کیمرے لگائے تھے جہاں ڈاشر کا آنا جانا زیادہ ہوتا تھا۔ ایم ایم ون کیمرے ہر قسم کے میک اپ کو چیک کر سکتے ہیں اور اصل چہرہ سامنے لے آتے ہیں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر ان کیمروں سے ناراک کی مانیٹرنگ کر رہے تھے۔ آج ہم نے جیسے ہی ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں کی چیکنگ شروع کی تو ہمیں ہوٹل کلاوٹ کی لابی میں ایک آدمی دکھائی دیا۔ وہ آدمی میک اپ میں ہے اور جب ہم نے اسے چیک کیا تو خصوصی کیمرے نے اس کا اصل چہرہ واضح کر دیا۔ وہ ڈاشر ہی ہے باس"...... ریمنڈ نے کہا تو گولفن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تم کو سو فیصد یقین ہے کہ وہ ڈاشر ہی ہے"...... گولفن نے پوچھا۔

"یس باس۔ اس کا اصل چہرہ ہمارے سامنے ہے۔ میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ وہ اسی ہوٹل میں ڈراسر کے نام سے ٹھہرا ہوا ہے اور وہ ابھی دو روز قبل ہی انگانا جزیرے سے آیا ہے"...... گولفن نے کہا۔

"تم کہاں سے کال کر رہے ہو"...... گولفن نے پوچھا۔

"ہوٹل کلاوٹ کی لابی سے باس"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"وہ وہاں کیا کر رہا ہے"...... گولفن نے کہا۔

"میں نے ڈاشر کے ایک قریبی دوست جوکیو سے معلومات حاصل کی ہیں باس۔ اس نے بھی یہی بتا دیا ہے کہ یہ ڈاشر ہی ہے جو انگانا گیا تھا اور دو روز قبل واپس آیا ہے۔ ڈاشر کے دوست جوکیو نے بتایا ہے کہ ڈاشر کسی یورپی سائنس دان سے اس ہوٹل میں ملنے کے لئے آیا ہے اور وہ سائنس دان ڈاشر کے ذریعے کوئی چیز حاصل کرانا چاہتا ہے جس کا وہ بھاری معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے"۔ ریمنڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو کیا ڈاشر وہ فارمولا اس یورپی سائنس دان کو فروخت کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے"...... گولفن نے چونک کر کہا۔

"معلوم تو یہی ہوا ہے باس"...... ریمنڈ نے کہا۔

"تو اب یہ ڈاشر غداری پر اتر آیا ہے۔ اسے اس غداری کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا"...... گولفن نے غرا کر کہا۔

"یس باس۔اب کیا حکم ہے۔ اسے اٹھا لیا جائے"...... ریمنڈ نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک لمحے کی بھی دیر نہیں ہونی چاہئے۔ اس بار اسے کسی صورت میں تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکلنا چاہئے۔ وہ ڈیلنگ کرنے آیا ہے اس کا مطلب ہے کہ فارمولا اس کے پاس ہی ہے۔ اسے اٹھاؤ اور فوری طور پر بلیک ہاؤس پہنچا دو۔ اس سے میں

خود بات کروں گا اور دیکھتا ہوں کہ وہ فارمولا ہمیں کیسے نہیں دیتا ہے"...... گولفن نے پوچھا۔

"یس باس"...... ریمنڈ نے جواب دیا۔

"تم فوری طور پر اپنے آدمیوں کو لے کر اس ہوٹل کو گھیر لو اور اس کے فرار ہونے کے تمام راستے بند کر دو اور جب وہ یورپی سائنس دان آئے تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دینا"۔ گولفن نے پوچھا۔

"اوکے۔ باس آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ کام ہوتے ہی مجھے رپورٹ کرنا میں فوراً بلیک ہاؤس پہنچ جاؤں گا"...... گولفن نے کہا اور پھر اسے مزید چند ہدایات دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے چیف کو خوشخبری دے دینی چاہئے"...... گولفن نے کہا اور اس نے کرنل رچرڈسن کو کال کرنے کے لئے رسیور اٹھایا لیکن پھر کچھ سوچ کر رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"نہیں۔ پہلے یہ ڈاشر ہاتھ آ جائے اور اس سے میں فارمولا حاصل کر لوں اس کے بعد میں فارمولا لے کر ہی چیف کے پاس جاؤں گا"...... گولفن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"گولفن بول رہا ہوں"...... گولفن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ریمنڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس ریمنڈ۔ کیا رپورٹ ہے"...... گولفن نے پوچھا۔

"کام ہو گیا ہے باس۔ ہم نے ہوٹل کو گھیر لیا تھا اور پھر ہم لابی میں داخل ہوئے اور ڈاشر کو گھیر لیا۔ ڈاشر نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن وہ ہمارے گھیرے سے نہ نکل سکا۔ وہ فوراً ہی ہماری گرفت میں آ گیا۔ میں نے احتیاطاً اس پر ڈاٹ فائر کر دیا تھا تاکہ وہ بے ہوش ہو جائے۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی ہم اسے اٹھا کر بلیک ہاؤس لے آئے ہیں اور اب وہ بلیک ہاؤس کے ڈارک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے"...... ریمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا۔

"اور اس یورپی سائنس دان کا کیا ہوا ہے"...... گولفن نے پوچھا۔

"وہ ڈاشر سے ملنے آیا تھا لیکن اسے دیکھتے ہی گولی مار دی گئی تھی"...... ریمنڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بلیک ہاؤس پہنچ رہا ہوں۔ میرے آنے تک ڈاشر کو ہوش نہیں آنا چاہئے"...... گولفن نے کہا۔

"یس باس"...... ریمنڈ نے کہا تو گولفن نے رسیور رکھا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ تیز رفتار کار میں سوار

ناراک کی فراخ سڑکوں پر اُڑا جا رہا تھا پھر ایک رہائشی کالونی کی طرف مڑ گیا۔ اس کالونی میں ڈارک ہارٹ کا خصوصی پوائنٹ بلیک ہاؤس موجود تھا۔ اس نے کار ایک کوٹھی کی پورچ میں لے جا کر روکی اور پھر وہ رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر میں وہ اپنے ساتھی ریمنڈ کے ساتھ بلیک روم میں داخل ہوا جہاں ریمنڈ نے اس آدمی کو ایک راڈز والی کرسی پر جکڑ رکھا تھا جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ ڈاشر ہے۔ اس آدمی کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ شاید وہ بے ہوش تھا۔ گولفن چند لمحے اس آدمی کو دیکھتا رہا پھر وہ اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کمرے میں اس کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ ریمنڈ سائیڈ کی ایک دیوار کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"اسے ہوش میں لاؤ"...... گولفن نے ریمنڈ کو حکم دیا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے سائیڈ دیوار کے پاس رکھی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور پھر ایک خانے میں پڑا ہوا ایک باکس اٹھا لیا۔ اس نے باکس کھول کر اس میں رکھی ہوئی ایک سرنج نکالی اور باکس بند کر کے واپس الماری کے خانے میں رکھ دیا۔ سرنج میں ہلکے زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ وہ سرنج لے کر بے ہوش ڈاشر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سرنج سے کیپ اتاری اور پھر وہ ڈاشر کے بازو پر انجکشن لگانے میں مصروف ہو گیا۔ اسے انجکشن لگا کر وہ ہٹا اور اس نے

خالی سرنج سائیڈ دیوار کے پاس پڑی ہوئی ڈسٹ بن میں اچھال دی۔ چند لمحوں بعد ڈاشر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم اور مجھے یہاں لا کر کیوں جکڑا گیا ہے“...... ڈاشر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ گولفن اور اس کے ساتھی چونکہ میک اپ میں تھے اس لئے وہ انہیں نہ پہچان سکا تھا۔

”تم نے شاید مجھے پہچانا نہیں ہے ڈاشر“...... گولفن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈاشر بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ تمہاری آواز۔ تم۔ تم گولفن“۔ ڈاشر نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”گڈ شو۔ تو تم نے پہچان ہی لیا مجھے“...... گولفن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لل لل۔ لیکن۔ میں یہاں۔ میں یہاں کیسے پہنچ گیا اور تم“...... ڈاشر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال تھا۔ تم ڈارک ہارٹ کو دھوکہ دے کر بھاگتے اور چھپتے رہو گے اور ہم تم تک نہ پہنچ سکیں گے“...... گولفن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”میں نے کوئی دھوکہ نہیں کیا ہے“...... ڈاشر نے منہ بنا کر کہا۔

”تو فارمولا لے کر کہاں غائب ہو گئے تھے تم“...... گولفن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”میں غائب نہیں ہوا تھا بلکہ مجھے غائب کیا گیا تھا“...... ڈاشر نے کہا تو گولفن بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو“...... گولفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تمہیں اکیلے میں سب کچھ بتاؤں گا“...... ڈاشر نے ایک طرف کھڑے ریمنڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ گولفن چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔

”ریمنڈ“...... گولفن نے ریمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس“...... ریمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”باہر چلے جاؤ“...... گولفن نے کہا۔

”اوکے باس“...... ریمنڈ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اب کمرے میں گولفن اور راڈز والی کرسی میں جکڑے ہوئے ڈاشر کے سوا وہاں کوئی نہ تھا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کیا کہنا ہے تم نے مجھ سے اکیلے میں“۔ گولفن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں جب فارمولا لے کر آیا تو مجھے ایئر

پورٹ پر کلارک ملا تھا''...... ڈاشر نے کہا۔

''کلارک۔ کون کلارک''...... گولفن نے چونک کر کہا۔

''میں کلارک ایلڈی کی بات کر رہا ہوں جس کا تعلق بلیک کراس ایجنسی سے ہے''...... ڈاشر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ وہ ایئر پورٹ پر کیا کر رہا تھا''...... گولفن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ اپنے کسی دوست کو ایئر پورٹ چھوڑنے کے لئے آیا تھا۔ میری اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے کوئی ٹیکسی ہائر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مجھے میرے فلیٹ تک چھوڑ دے گا۔ وہ چونکہ میرا دوست تھا اس لئے میں نے اس کی بات مان لی اور اس کے ساتھ چل پڑا۔ راستے میں اچانک کار میں عجیب سی بو پھیل گئی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتا اور سانس روکتا میرا بو میرے دماغ پر حاوی ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک ہسپتال میں پایا۔ میرے جسم میں شدید اینٹھن تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے گردن سے نیچے کا میرا جسم بے جان سا ہو۔ میرے پاس ایک نرس تھی۔ میرے پوچھنے پر اس نے مجھے بتایا کہ میں ایک سرکاری ہسپتال میں ہوں۔ مجھے چار گولیاں ماری گئی تھیں اور میں شدید زخمی حالت میں متعلقہ علاقے کی پولیس کو ایک سڑک کے کنارے پڑا ملا تھا۔ میرا بہت خون ضائع ہو چکا تھا اور میں تقریباً مرنے کے قریب تھا۔ پولیس مجھے

ایمبولینس میں ڈال کر فوراً ہسپتال لے آئی اور میرا فوری طور پر آپریشن کیا گیا۔ میرے جسم سے چاروں گولیاں نکالی گئیں جن میں سے دو پیٹ میں لگی تھیں اور دو سینے میں۔ بہرحال ڈاکٹروں نے شدید کوشش کے بعد میری جان بچا لی۔ اس کے بعد پولیس نے آ کر میرا بیان لیا لیکن میں انہیں بھلا اپنے بارے میں اصل حقائق سے کیسے آگاہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے انہیں یہی کہہ کر ٹال دیا کہ مجھ پر چند نامعلوم افراد نے حملہ کیا تھا اور مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر لے گئے تھے اور مجھے گولیاں مار دی تھیں۔ میں نے پولیس والوں کو ان افراد کے حلیئے بھی بتا دیئے جو ظاہر ہے فیک تھے۔ میں نے پولیس والوں سے اپنے سامان کے بارے میں کچھ نہ پوچھا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ سب کچھ میرے دوست کلارک کا کیا دھرا ہے۔ اس نے کار میں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی تھی تاکہ میں بے ہوش ہو جاؤں اور اس کے بعد اس نے مجھے کسی ویران جگہ لے جا کر گولیاں مار دیں اور یہ سمجھ کر چھوڑ دیا کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں۔ میرا سارا سامان اس کی کار کی ڈگی میں تھا۔ میرے پاس ایک بریف کیس تھا اور اسی بریف کیس کے ایک خفیہ خانے میں نے وہ مائیکرو فلم چھپائی ہوئی تھی جس میں اینٹی میزائل کا فارمولا ہے۔ ظاہر ہے کلارک نے مجھ سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے ہی یہ سب کچھ کیا تھا۔ اسے شاید اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ فارمولا میرے پاس ہے اور اسے اس بات کا بھی علم ہو گیا

تھا کہ میں کس فلائٹ سے اور کس حلیے میں ایکریمیا پہنچ رہا ہوں۔ اس کے بعد اس نے یا پھر اس کی ایجنسی نے پلاننگ کی اور پھر وہ فارمولا لے اُڑا ۔ میں کئی روز تک ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ اس دوران متعلقہ پولیس میری بھرپور نگرانی کرتی رہی لیکن میں نے ان پر اصل حقیقت شو نہ ہونے دی اور پھر موقع ملتے ہی میں وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے حلیہ بدلا اور پھر میں پوری شدت سے کلارک کو تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا تا کہ اس سے پوچھ سکوں کہ اس نے یہ سب کیوں کیا ہے اور اینٹی میزائل فارمولا کہاں ہے۔ اس کی تلاش میں مجھے بار بار حلیئے بدل بدل کر ایکریمیا کے ہر حصے میں جانا پڑ رہا تھا لیکن میری ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ مجھے کلارک کا کچھ علم نہ ہو رہا تھا کہ وہ آخر ہے کہاں''...... ڈاشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہاری اس کہانی پر میں یقین کر لوں گا''...... گولفن نے غرا کر کہا۔

''تمہیں یقین نہیں تو میرا جسم دیکھ لو۔ گولیوں کے نشان اب بھی میرے جسم پر موجود ہیں اور اگر تم ہسپتال اور متعلقہ علاقے کے تھانے سے معلومات حاصل کرنا چاہو تو وہاں بھی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کن پولیس والوں نے مجھے شدید زخمی حالت میں سڑک سے اٹھا کر ہسپتال پہنچایا تھا''...... ڈاشر نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر تم ہسپتال میں تھے اور تمہارے ساتھ یہ سب کچھ ہوا تھا تو

پھر تم نے چیف سے اس فارمولے کا سودا کرنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ بولو''...... گولفن نے غراتے ہوئے کہا۔

''سودا۔ کیا مطلب۔ کیسا سودا''...... ڈاشر نے چونک کر کہا۔

''اس فارمولے کے بدلے تم چیف سے پچاس کروڑ ڈالر طلب کئے تھے۔ بولو۔ کیا تھا نا تم نے چیف کو کال اور اسے بلیک میل کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ جواب دو''...... گولفن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا کچھ نہیں کیا میں نے۔ فارمولا چوری ہو جانے کی وجہ سے میں پریشان تھا۔ میں ڈر رہا تھا کہ اگر میں نے چیف سے بات کی اور چیف کو یہ علم ہوا کہ میں فارمولا گنوا چکا ہوں تو چیف نے میری اس کامیابی کو ناکامی قرار دے کر مجھے فوری طور پر گولی مارنے کا حکم دے دینا ہے۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ فارمولا کس کے پاس ہے اس لئے میں سب سے پہلے اسے تلاش کرنا چاہتا تھا تا کہ اس سے نہ صرف فارمولا حاصل کر سکوں بلکہ اس سے اپنا بدلہ بھی لے سکوں کہ وہ مجھے موت کے منہ میں چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ میرا صرف یہی ارادہ تھا کہ میں جلد سے جلد کلارک تک پہنچ جاؤں اور اس سے ہر قیمت پر فارمولا حاصل کر لوں۔ فارمولا حاصل کرنے تک میں نہ چیف کو کال کرنا چاہتا تھا اور نہ اپنی ایجنسی کے کسی رکن کو اور میں نے ایسا ہی کیا تھا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں نے چیف کو کال کر کے ان سے فارمولے کا سودا کرنے کی کوشش

کی تھی۔ ایسا کیسے ممکن ہے“...... ڈاشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور گولفن نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اندازہ لگایا کہ ڈاشر جھوٹ نہیں بول رہا ہے۔ اس کے چہرے پر موجود حیرت اور پریشانی اصل تھی۔

”مجھے اب بھی تمہاری کسی بات پر یقین نہیں آ رہا ہے ڈاشر۔ تم مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ اگر تم نے یہ سب کچھ نہیں کیا تھا اور فارمولا تمہارے پاس نہیں تھا تو پھر تمہارا اس طرح ایجنسی سے بھاگنے اور چھپنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ تمہارے دوست جوکیو کے کہنے کے مطابق تم نے ایک یورپی سائنس دان سے رابطہ کیا تھا جس سے ملنے کے لئے تم البانیو ہوٹل میں آئے تھے۔ جوکیو کے کہنے کے مطابق تم فارمولا اس یورپی سائنس دان کو فروخت کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ بولو۔ کیا یہ سب سچ نہیں ہے“۔ گولفن نے کہا۔

”یورپی سائنس دان۔ کیا مطلب۔ میں کس یورپی سائنس دان سے ملنے جا رہا تھا“...... ڈاشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو پھر تم کس لئے آئے تھے اس ہوٹل میں موجود تھے“...... گولفن نے کہا۔

”میں جوکیو کے ساتھ مل کر ہر اس جگہ اور ٹھکانوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا جہاں مجھے کلارک کے ملنے کی امید تھی۔ جوکیو اس معاملے میں میرا بھرپور انداز میں ساتھ دے رہا

تھا۔ آج اسی نے مجھے خاص طور پر اس ہوٹل کی لابی میں بلایا تھا کہ اسے کلارک کے بارے میں ایک ٹپ ملی ہے۔ اسے ایک آدمی کا پتہ چلا ہے جو کلارک کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کہاں پر چھپا ہوا ہے۔ جوکیو کے کہنے کے مطابق وہ آدمی ایک یورپی کے روپ میں مجھے ہوٹل میں آ کر ملے گا۔ کلارک کے بارے میں بتانے کے لئے وہ پانچ لاکھ ڈالرز کی ڈیمانڈ کر رہا تھا۔ اگر میں اس سے ڈیل کر لوں تو وہ مجھے کلارک تک پہنچا سکتا ہے۔ میں اسی آدمی سے ملنے کے لئے ہوٹل پہنچا تھا لیکن پھر نجانے کہاں سے میری کمر میں ایک سوئی ماری گئی اور میں وہیں بے ہوش ہو کر گر گیا“۔ ڈاشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو وہ یورپین سائنس دان نہیں بلکہ کوئی انفارمر تھا“۔ گولفن نے چونک کر کہا۔

”ہاں“...... ڈاشر نے جواب دیا۔

”لیکن جوکیو نے تو کہا تھا کہ وہ یورپی ایک سائنس دان ہے اور تم اس سے ہوٹل میں مل کر فارمولے کا سودا کرنا چاہتے ہو“۔ گولفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ جوکیو میرے ساتھ ڈبل گیم کھیل رہا تھا۔ ایک طرف وہ میرے ساتھ مل کر کلارک کی تلاش میں لگا ہوا تھا اور دوسری طرف وہ تمہیں میرے بارے میں غلط انفارمیشن دے رہا تھا“...... ڈاشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

''ہاں۔ لیکن جوکیو کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو تمہارا گہرا دوست ہے''...... گولفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان باتوں سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ کلارک کے ساتھ مل گیا ہو اور اس کے کہنے پر میرے خلاف جال بچھا رہا ہو تاکہ میں پھنس جاؤں اور مجھے دیکھتے ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور اس بات کی کسی کو خبر بھی نہ ہو کہ فارمولا کہاں ہے۔ رہی بات جوکیو کے دوست ہونے کی تو اس کے بارے میں تم بھی بخوبی جانتے ہو کہ وہ دولت پرست آدمی ہے۔ دولت کے لئے وہ اپنوں کی گردنیں بھی کاٹنے سے دریغ نہیں کرتا پھر اس کے سامنے میری دوستی کیا حیثیت رکھتی ہے''...... ڈاشر نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہاری باتیں عجیب ہیں ڈاشر۔ اگر تمہارے ساتھ یہ سب ہو گیا تھا تو تم چیف سے ایک بار مل کر اسے ساری حقیقت بتا دیتے۔ تم میرے بھی دوست تھے۔ مجھ سے ہی ایک بار رابطہ کر لیتے تو میں تمہارے ساتھ مل کر اس کلارک کو تلاش کرتا اور اب تک وہ ہمارے ہاتھ بھی آ چکا ہوتا''...... گولفن نے منہ بنا کر کہا۔

''میں ڈر گیا تھا گولفن۔ تم جانتے ہو کہ چیف سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن ناکامی سے اسے شدید نفرت ہے۔ چیف کو اس بات کا پتہ چلتا کہ میں پاکیشیا سے کامیاب ہو کر یہاں آیا تھا اور مجھ سے دوسری ایجنسی کا ایجنٹ فارمولا حاصل کر کے نکل گیا تھا جو میرا دوست بھی تھا تو چیف نے مجھے ایک لمحے میں گولی مار دینی تھی

اور میری لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دینی تھی۔ میں اپنی کامیابی کو کسی بھی صورت میں ناکامی میں بدلتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کلارک کا تعلق بلیک کراس ایجنسی سے ہے اور مجھے یقین تھا کہ میں جلد ہی اس تک پہنچ جاؤں گا''...... ڈاشر نے کہا۔

''اگر تم واقعی ڈارک ہارٹ کے ساتھ دھوکہ نہیں کر رہے ہو تو پھر چیف کو کال کس نے کیا تھا۔ فارمولے کا سودا کرنے والا کون تھا۔ چیف کو اس بات کا یقین ہے کہ وہ آواز تمہاری ہی تھی''...... گولفن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ دوسروں کی آوازوں کی نقل کرنے والا یہاں ایک ہی انسان ہے۔ یہ کام یقیناً اسی نے کیا ہے''...... ڈاشر نے چونکتے ہوئے کہا تو گولفن بھی چونک پڑا۔

''کون۔ کس کی بات کر رہے ہو''...... گولفن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''بلیک کراس ایجنسی کا چیف ہاشر۔ جس طرح سے پاکیشیا کا علی عمران ہر آدمی کی آواز کی نقل کر کے لوگوں کو احمق بناتا ہے اسی طرح ہاشر بھی کسی کی بھی آواز کی نقل کر سکتا ہے۔ یہ کام یقیناً اسی نے کیا ہو گا''...... ڈاشر نے کہا تو گولفن غصے سے ہونٹ چبانے لگا۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ بلیک کراس ایجنسی کے چیف ہاشر کے حکم سے تمہارے دوست کلارک نے تم پر حملہ کیا تھا اور تمہیں

گولیاں مار کر پھینک دیا تھا اور اس کے بعد اس نے فارمولا چیف ہاشر کے حوالے کر دیا تھا۔ چیف ہاشر نے ڈارک ہارٹ کے چیف کو تمہاری آواز میں کال کیا اور فارمولے کے پچاس کروڑ ڈالر مانگے تا کہ چیف تمہاری تلاش میں لگا رہے"...... گولفن نے ہونٹ چباتے ہوئے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تو مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے کہ کلارک اور چیف ہاشر نے جان بوجھ کر یہ ساری پلاننگ کی تھی تا کہ ڈارک ہارٹ میری تلاش میں لگی رہے اور اس بات کا کسی کو علم نہ ہو سکے کہ میرا پاکیشیا سے لایا ہوا فارمولا بلیک کراس ایجنسی کے پاس ہے"۔ ڈاشر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ ساری گیم چیف ہاشر کی ہے تو اسے یہ گیم بے حد مہنگی پڑے گی ڈاشر اور اگر تم مجھے یہ ساری کہانی سنا کر احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہو تو تمہارے لئے بھی اچھا نہ ہو گا۔ تم اس وقت میری قید میں ہو اور میری قید سے بھاگ نکلنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر تم نے ایسی غلطی کی تو تم اپنے دوست کلارک کی چار گولیاں کھانے کے باوجود بچ گئے ہو لیکن میری گولی سے بچ کر نکلنا تمہارے بس کی بات نہ ہو گی میں تمہارے جسم میں نہیں تمہارے سر میں گولی اتاروں گا"...... گولفن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے گولفن تم اس کی انکوائری کر لو۔

اگر میری ایک بات بھی جھوٹی نکلی تو تم واقعی مجھے آ کر گولی مار دینا لیکن میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ سارا کھیل بلیک کراس ایجنسی کا ہی ہے اور مجھے میرے دوست کلارک نے دھوکہ دیا ہے جس کے ساتھ یہ جوکیو بھی ملا ہوا ہے۔ تم سب سے پہلے اس جوکیو کو اٹھاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں آنے کے بعد وہ خود ہی ساری حقیقت تمہیں بتا دے گا"...... ڈاشر نے کہا۔

"تمہارا جوکیو سے رابطہ کب سے ہے"...... گولفن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"پچھلے تین ہفتوں سے وہ میرے ساتھ ہے اور میں اس کی مہیا کردہ رہائش گاہ میں ہی رہ رہا ہوں۔ وہ میری مالی امداد بھی کر رہا ہے اور اس نے مجھے ہر قسم کی سہولت دے رکھی ہے"...... ڈاشر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تمہارے بارے میں جوکیو سب کچھ جانتا تھا اس کے باوجود اس نے تمہارے بارے میں نہ ہمیں اور نہ ہی چیف کو کچھ بتایا بلکہ وہ اس انداز میں کام کر رہا تھا جیسے وہ ہمارے ساتھ مل کر تمہیں تلاش کر رہا ہو"...... گولفن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ بے حد کائیاں انسان ہے۔ مجھ سے غلطی ہوئی جو میں نے اس پر بھروسہ کر لیا۔ میری سمجھ میں یہ بات بھی نہیں آ رہی ہے کہ اگر جوکیو مجھے پھنسانا ہی چاہتا تھا تو پھر اس نے میرے بارے میں تم لوگوں کو پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اس نے مجھے آج پھنسانے کی

کوشش کیوں کی‘‘...... ڈاشر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’ہاں۔ یہ واقعی سوچنے والی بات ہے۔ اگر وہ تمہیں پھنسانا ہی چاہتا تھا تو تمہارے بارے میں اس کلارک کو بھی بتا سکتا تھا اور اگر وہ اس کے ساتھ مل گیا تھا تو اس کے کہنے پر وہ خود بھی تمہیں گولی مار سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہ کیا اور ہمیں اطلاع دے دی کہ تم ہوٹل البانیو کی لابی میں ایک یورپی سائنس دان سے مل کر فارمولے کا سودا کرنے والے ہو‘‘...... گولفن نے کہا۔

’’یہ سارا کیا کھیل ہے اور جوکیو نے یہ سب کیوں کیا ہے اس کے بارے میں وہی بتا سکتا ہے۔ تم سب کچھ چھوڑ کر پہلے اسے اپنی گرفت میں لو۔ اگر وہ کلارک کے لئے کام کر رہا ہے تو پھر وہ یقیناً جانتا ہو گا کہ کلارک کہاں چھپا ہوا ہے اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے‘‘...... ڈاشر نے کہا۔

’’ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اسے یہاں بلاتا ہوں۔ پھر تمہارے سامنے وہ سب کچھ بتائے گا کہ یہ سارا چکر آخر ہے کیا۔ اگر وہ غلط ثابت ہوا تو اس کا حشر عبرتناک ہو گا اور اگر تمہاری ایک بھی بات غلط ثابت ہوئی تو پھر تمہارا انجام بھی عبرتناک ہو گا۔ یہ یاد رکھنا‘‘۔ گولفن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’میں جانتا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہاری قید میں ہوں۔ تمہارے کہنے کے مطابق میں یہاں سے بھاگ نہیں سکتا تو پھر تمہیں میرے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایک بار

جوکیو کو یہاں لے آؤ اور اسے میرے حوالے کر دو پھر میں تمہارے سامنے سارا سچ اس کی زبان سے اگلوا لوں گا‘‘...... ڈاشر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کو احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ ابھی جوکیو کو اٹھا کر یہاں لے آئیں گے۔ اس کے بعد ساری حقیقت کا پتہ چل جائے گا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا‘‘...... گولفن نے کہا۔ اس کی بات سن کر ڈاشر کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھر آئے جیسے گولفن کو مطمئن ہوتے دیکھ کر وہ خود بھی مطمئن ہو گیا ہو کہ گولفن اس کے خلاف فوری طور پر کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔

’’میری ایک بات مانو گے‘‘...... ڈاشر نے کہا۔

’’کون سی بات‘‘...... گولفن نے چونک کر کہا۔

’’ابھی اس سارے سلسلے کو اپنے تک محدود رکھو‘‘۔ ڈاشر نے کہا۔

’’کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں‘‘...... گولفن نے چونک کر کہا۔

’’جب تک کلارک ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتا اس وقت تک تم چیف کو میرے بارے میں اور ان ساری باتوں کے بارے میں کچھ نہ بتاؤ۔ میں چیف کے سامنے سرخرو ہونا چاہتا ہوں۔ چیف کو فارمولا دے کر میں اپنی کامیابی کا اس سے انعام لینا چاہتا ہوں۔ اس کے سامنے ناکام ہو کر نہیں جانا چاہتا۔ تم میرے دوست ہو۔ میں نے واقعی غلطی کی جو جوکیو پر اعتماد کیا اور تم سے رابطہ کر کے اصل صورتحال سے تمہیں آگاہ نہ کیا۔ اگر میں نے تم سے رابطہ کر لیا

ہوتا تو اب اس طرح میں مجرم بن کر تمہارے سامنے راڈز والی کرسی
پر نہ جکڑا ہوتا لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تم سے ہر
حال میں بھرپور انداز میں تعاون کروں گا“...... ڈاشر نے کہا۔

”مجھ سے دھوکہ کر کے تم اپنی موت کو ہی دعوت دو گے۔ تمہارے
لئے یہی بہتر ہو گا کہ مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ تم جانتے
ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں“...... گولفن نے کہا۔

”جانتا ہوں۔ اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ میں اب سوائے تمہارے
کسی پر اعتماد نہ کروں گا اگر تم نے میری ان ساری باتوں پر بھروسہ
کر لیا ہے تو ایک چھوٹا سا بھروسہ اور کر لو“...... ڈاشر نے اس بار
بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”بولو“...... گولفن نے کہا۔

”مجھے ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد کر دو اور مجھے نئے میک
اپ میں اپنی ٹیم میں شامل کر لو۔ میں تمہارے ساتھ اس جوکیو تک
پہنچنا چاہتا ہوں اور اسے خود لا کر تمہارے حوالے کرنا چاہتا ہوں
تاکہ اس سے ساری سچائی اگلوائی جا سکے اور اس سے کلارک کا پتہ
ملتے ہی اسے بھی اٹھا کر یہاں لانا چاہتا ہوں تاکہ اس سے
فارمولے کا پتہ چلایا جا سکے کہ وہ کہاں ہے۔ اگر اس نے فارمولا
واقعی چیف ہاشر کو دے دیا ہے تو پھر میرا تم سے یہ بھی وعدہ ہے کہ
مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے میں چیف ہاشر سے ہر صورت میں
فارمولا حاصل کر کے لاؤں گا اور تمہارے ساتھ جا کر چیف کے

حوالے کروں گا۔ اس فارمولے کو حاصل کرنے کی کامیابی کا
کریڈٹ میرے اکیلے کا نہیں ہو گا بلکہ اس کامیابی کے کریڈٹ میں
بھی اتنا ہی حقدار بن جاؤ گے جتنا کہ میں اور پھر ایجنسی کی طرف
سے ہم دونوں کو ایک جیسا ہی انعام ملے گا“...... ڈاشر نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تم مجھے لالچ دینے کی کوشش کر رہے ہو“...... گولفن
نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ لالچ نہیں ہے۔ پاکیشیا سے فارمولا میں نے اکیلے
ہی حاصل کیا تھا لیکن یہاں ہماری ٹکر ایکریمیا کی ایک بڑی اور
خطرناک سرکاری بلیک کراس ایجنسی سے ہے اور اس ایجنسی سے
میں اکیلا نہیں لڑ سکتا۔ اس ایجنسی کے چیف ہاشر سے فارمولا حاصل
کرنے کے لئے لامحالہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔
تمہارے بغیر میرے لئے چیف ہاشر تک پہنچنا اور اس سے فارمولا
حاصل کرنا ناممکن ہو گا“...... ڈاشر نے کہا۔

”ہونہہ۔ نجانے کیوں مجھے اس بات کا ابھی تک یقین نہیں آ رہا
ہے کہ تم مجھے دھوکہ نہیں دے رہے ہو لیکن تمہارا اعتماد اور تمہارے
چہرے کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے تمہاری ہر بات سچ ہو۔
بہرحال تم میرے پرانے دوست رہ چکے ہو اور تم نے کئی بار میری
مشکل میں مدد بھی کی ہے اس لئے ایک بار میں تم پر بھروسہ کر سکتا
ہوں۔ میں تمہیں آزاد کرنے اور تمہیں اپنی ٹیم میں شامل کرنے کے
لئے تیار ہوں لیکن“...... گولفن نے کہا اور بولتے بولتے خاموش ہو

گیا۔ اسے رضا مند ہوتے دیکھ کر ڈاشر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے لیکن اس کے لیکن کہہ کر خاموش ہونے پر وہ چونک پڑا۔

''لیکن کیا''...... ڈاشر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ اگر مجھے تمہاری کسی بھی بات پر معمولی سا بھی شک ہوا کہ تم نے مجھے احمق بنایا ہے یا تمہاری کوئی بھی بات غلط ثابت ہوئی تو یہ یاد رکھنا میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گا وہ بھی تمہاری کھوپڑی میں''...... گلفن نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاشر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم بے فکر رہو۔ اگر تمہیں مجھ پر معمولی سا بھی ڈاؤٹ ہے کہ میں تمہیں دھوکہ دے رہا ہوں یا تم سے سچ نہیں بول رہا تو تم ایسا کرو کہ میرے جسم میں بلیک ٹریکر لگا دو۔ بلیک ٹریکر لگنے کے بعد میں تم سے کسی صورت نہ چھپ سکوں گا اور نہ ہی تمہیں کوئی ڈاج دے سکوں گا۔ میں جہاں بھی جاؤں گا تم بلیک ٹریکر کی مدد سے نہ صرف مجھے مانیٹر کر سکتے ہو بلکہ میری ہر بات بھی آسانی سے سن سکتے ہو اور ضرورت پڑنے پر تم محض ایک بٹن پریس کر کے میرے جسم میں لگا ہوا بلیک ٹریکر بلاسٹ کر کے مجھے ہلاک بھی کر سکتے ہو۔ یہ بات تم بخوبی جانتے ہو کہ ایک بار بلیک ٹریکر کسی کے جسم میں لگا دیا جائے تو اسے کسی بھی صورت میں دوبارہ جسم سے نکالا نہیں جا سکتا ہے کیونکہ اسے نکالنے کی کا مطلب صرف بلاسٹ

ہوتا ہے اور پھر سب ختم''...... ڈاشر نے کہا تو اس کی بات سن کر گولفن کے چہرے پر واقعی اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے وہ ڈاشر کی بات سن کر پوری طرح سے مطمئن ہو گیا ہو کہ ڈاشر اسے کوئی ڈاج نہیں دے رہا ہے۔ ورنہ وہ اسے اپنے جسم میں بلیک ٹریکر لگانے کا کبھی نہ کہتا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ تمہارے جسم میں بلیک ٹریکر لگا دیتا ہوں اس کے بعد میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا اور جیسا تم کہو گے تمہاری ہر بات پر یقین بھی کروں گا اور تمہارے لئے جوکیو اور کلارک کو بھی گرفت میں لوں گا اور ان کا جو بھی انجام ہو گا وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے ہو گا''...... گولفن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ڈاشر کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی۔

''تو پھر مجھے آزاد کرنے سے پہلے میرے جسم میں بلیک ٹریکر لگواؤ اور پھر مجھے اس راڈز والی کرسی سے آزاد کرو تا کہ ہم پہلے کی طرح دوست بن کر اطمینان سے باتیں کر سکیں اور انجوائے کر سکیں''...... ڈاشر نے کہا۔

''بلیک ٹریکر یہاں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اسے یہاں کسی انسانی جسم میں لگانے کی سہولت موجود ہے۔ اس کے لئے تمہیں میرے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر چلنا ہو گا۔ وہاں کمپیوٹرائزڈ مشین کے ذریعے میں تمہارے جسم میں بلیک ٹریکر لگواؤں گا اور پھر ہم جوکیو کی

طرف جائیں گے تاکہ اسے گرفت میں لیا جا سکے“...... گولفن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اگر مجھ پر اتنا یقین کر ہی لیا ہے تو پھر اس راڈز والی کرسی سے تو نجات دلاؤ مجھے“...... ڈاشر نے کہا۔

”ہاں ضرور“...... گولفن نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ خود چل کر ڈاشر کی راڈز والی کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے کرسی کے پیچھے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ راڈز کھلتے چلے گئے اور ڈاشر راڈز کھلتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”شکریہ“...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یو ویلکم“...... گولفن نے جواب میں مسکراتے کہا۔

”میرے پاس تمہارے لئے کچھ خاص ہے گولفن“...... ڈاشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔

”کیا“...... گولفن نے کہا۔

”یہ دیکھو“...... ڈاشر نے کہا اور اس نے جیب سے ایک چپٹا سا پسٹل نکال لیا۔ پسٹل بے حد چھوٹا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کر گولفن بری طرح سے چونک پڑا۔

”یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ پسٹل تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ ریمنڈ نے تو تمہاری تلاشی لی تھی“...... گولفن نے بری طرح

سے چیختے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکالنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب میں جاتا اسی لمحے ڈاشر کے ہاتھ میں موجود پسٹل سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر گولفن کے عین سر سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور گولفن کا سر ناریل کی طرح پھٹ کر بکھرتا چلا گیا۔ اس کا بے سر کا جسم لہرایا اور بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا الٹ کر گرتا چلا گیا۔

”ڈاشر کی خفیہ جیبوں تک پہنچنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے گولفن۔ تم نے مجھے پر ٹرسٹ کیا اور مجھے راڈز والی کرسی سے نجات دلائی اس کے لئے شکریہ لیکن اور تمہاری سب سے بڑی حماقت یہ ہے کہ تم نے میری ہر بات پر یقین کر لیا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈاشر اتنا ہی تر نوالہ تھا جسے تم آسانی سے نگل لینا چاہتے تھے۔ ڈاشر تمہاری سوچ سے بھی بڑھ کر عیار اور ذہین ترین انسان ہے جو تمہارے چیف کرنل رچرڈسن تک کو دھوکہ دے سکتا ہے تو پھر اس کے سامنے تمہاری کیا اوقات ہو سکتی ہے“۔ ڈاشر نے نفرت بھری نظروں سے گولفن کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر دروازے کی، کی ہول سے آنکھ لگائی اور دوسری طرف جھانکنے لگا۔ سامنے راہداری تھی جو خالی نظر آ رہی تھی۔ ڈاشر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ جیسے ہی وہ دروازہ

کھول کر باہر آیا اسے سامنے سے ریمنڈ اور اس کے ساتھ ایک مشین گن بردار اس طرف آتا دکھائی دیا۔ ڈاشر انہیں اور ریمنڈ اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ ریمنڈ کچھ کرتا اسی لمحے ڈاشر کے ہاتھ میں موجود چپٹے پسٹل سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر باری باری ان دونوں کے جسموں سے ٹکرائیں اور یکے بعد دو دھماکے ہوئے اور ان دونوں کے جسم بموں کی طرح پھٹ کر بکھرتے چلے گئے۔

ڈاشر تیزی سے آگے بڑھا اور راہداری کے سرے پر آ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتا اسی لمحے اچانک چھت سے سرخ رنگ کی تیز روشنی نکل کر ڈاشر پر پڑی۔ ڈاشر کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے یکلخت اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنا سارا جسم بے جان ہوتا ہوا محسوس ہوا اور اس کے ہاتھ میں موجود لیزر گن چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ جیسے ہی اس کا جسم بے جان ہوا چھت سے نکلنے والی سرخ روشنی ختم ہو گئی اور ساتھ ہی زرد رنگ کی تیز روشنی کی ایک لہر سی آ کر اس کے سر سے ٹکرائی۔ یہ لہر بھی چھت سے ہی آئی تھی۔ دوسرے لمحے ڈاشر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے بھاری بھرکم گرز مار دیا ہو۔ اسے اپنے سر کے بے شمار ٹکڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں اندھیرا بھرتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''مجھے ٹارزسن کی کال آئی تھی۔ وہ مجھ سے اہم بات کرنا چاہتا ہے اس لئے مجھے آنا پڑا''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے سامنے پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ہاک کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ٹارزسن سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ٹارزسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ٹارزسن آواز سنائی

دی۔

''پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ پرنس۔ میں آپ کے فون کا انتظار کر رہا تھا''...... دوسری طرف سے ٹارزسن کی آواز سنائی دی۔

''کیوں۔ میرے لئے کوئی خاص رشتہ ڈھونڈا ہے کیا یا اپنی گرل فرینڈ سے تنگ آ گئے ہو اور مجھ سے اس سے جان چھڑوانے کے لئے مشورہ لینا چاہتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسی بات نہیں ہے پرنس۔ میرے پاس آپ کے لئے ڈاشر کے سلسلے میں ایک اہم اطلاع تھی میں نے اس سلسلے میں آپ سے بات کرنی تھی''...... دوسری طرف سے ڈاشر نے کہا۔

''کیا اطلاع ہے۔ بولو''...... عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

''ڈارک ہارٹ نے ڈاشر کو ڈھونڈ کر پکڑ لیا ہے پرنس اور اس سے اینٹی میزائل کا فارمولا بھی حاصل کر لیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے کہا تو عمران کے ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔ چونکہ عمران نے لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے بلیک زیرو بھی ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''اوہ۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو ایک ٹیپ سناتا ہوں۔ آپ اسے سن لیں۔ اسے

سننے کے بعد آپ کو آپ کے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے''...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

''ٹیپ۔ کیسا ٹیپ''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''آپ سن لیں پھر آپ کو خود ہی ساری سمجھ آ جائے گی''۔ ٹارزسن نے کہا۔

''اوکے۔ سناؤ وہ ٹیپ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''میں ٹیپ آن کر رہا ہوں پرنس۔ آپ سن لیں پھر مزید بات ہو گی''...... دوسری طرف سے ٹارزسن نے کہا اور پھر ایک بٹن پریس ہونے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹیلی فون کی گھنٹی کے بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس۔ کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں''...... اسی لمحے ایک تیز اور انتہائی سرد آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

''ہمبرگ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری آواز سنائی دی۔

''ہمبرگ۔ کون ہمبرگ۔ کہاں سے بول رہے ہو اور کیوں کال کیا ہے''...... کرنل رچرڈسن کی اور زیادہ سرد اور کرخت آواز سنائی دی۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلی بار ہمبرگ نامی اس آدمی سے بات کر رہا ہو۔

''میرا تعلق باس گولفن سے ہے چیف اور میں باس گولفن کے سپیشل بلیک ہاؤس کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں''...... ہمبرگ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو مجھے کال کیوں کیا ہے نانسنس۔ گولفن کے آدمی ہو تو اس سے بات کرو۔ مجھے ڈائریکٹ کال کرنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں۔ نانسنس''...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس گولفن ہلاک ہو چکے ہیں چیف''...... ہمبرگ نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ گولفن ہلاک ہو چکا ہے۔ کب کیسے''۔ کرنل رچرڈسن کی چیختی ہوئی اور حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''بلیک ہاؤس میں ڈاشر کو لایا گیا تھا چیف۔ اس ڈاشر کو جو پاکیشیا سے حاصل کیا ہوا فارمولا لے کر بھاگ گیا تھا۔ گولفن اور اس کے ساتھیوں نے اسے پکڑ لیا تھا۔ گولفن کے ساتھی ریمنڈ نے اسے لا کر بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا تھا''۔ ہمبرگ نے کہا اور پھر وہ کرنل رچرڈسن کو تفصیل بتانے لگا کہ گولفن اور اس کے ساتھیوں نے ڈاشر کو کیسے ٹریس کیا تھا اور اسے کیسے پکڑ کر بلیک ہاؤس میں پہنچایا گیا تھا۔ اس کے بعد ہمبرگ نے کرنل رچرڈسن کو یہ بھی بتایا کہ گولفن نے ڈاشر کو ہوش میں لا کر کیا باتیں کی تھیں۔ یہ ساری باتیں سن کر عمران اور بلیک زیرو حیران ہو رہے تھے۔

''باس گولفن نے مجھے کنٹرول روم میں رہنے اور بلیک روم میں ہونے والی ساری کارروائی ریکارڈ کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں کنٹرول روم میں بیٹھا نہ صرف ان کی باتیں سن رہا تھا بلکہ اس

ساری کارروائی کی ریکارڈنگ بھی کر رہا تھا۔ باس گولفن نے ڈاشر کی ہر بات پر یقین کر لیا تھا اور وہ اس کی باتوں کے جال میں پھنس گئے تھے اور انہوں نے خود ہی ڈاشر کو راڈز والی کرسی سے آزاد کر دیا تھا اور کرسی سے آزاد ہوتے ہی ڈاشر نے اپنے لباس کی خفیہ جیب سے ایک چھوٹی اور چپٹی لیزر گن نکالی اور اس سے باس گولفن پر ریز فائر کر دی جس کے نتیجے میں باس گولفن کا سر دھماکے سے یوں پھٹ گیا جیسے ان کے سر کو کسی بم سے بلاسٹ کر دیا گیا ہو۔

اس کے بعد ڈاشر لیزر گن لے کر باہر آیا اور اس نے ریمنڈ اور وہاں موجود ایک مسلح آدمی کو بھی اس لیزر گن سے بلاسٹ کر کے ہلاک کر دیا۔ میں یہ سب کچھ دیکھ کر حیران پریشان رہ گیا تھا۔ میں نے فوراً ڈی ایس ایس سسٹم آن کیا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاشر بلیک ہاؤس میں مزید کوئی نقصان پہنچاتا میں نے اس پر ڈی ریڈ اور پھر ڈی ہاٹ ریز فائر کر دی۔ ڈی ریڈ ریز سے وہ یکلخت مفلوج ہو گیا اور ڈی ہاٹ ریز نے اسے طویل مدت کے لئے بے ہوشی کی دنیا میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد میں نے چند مسلح افراد کو بھیجا اور اسے دوبارہ اپنی گرفت میں لے لیا۔ اب وہ ہمارے قبضے میں ہے اور ہم نے اسے ایک بار پھر بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہے''...... ہمبرگ نے کرنل رچرڈسن کو مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ڈاشر نے اپنی جان بچانے کے لئے گولفن سے جھوٹ بولا تھا"...... کرنل رچرڈسن کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... ہمبرگ نے جواب دیا۔

"گولفن کو اس دھوکے باز اور غدار کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال تم نے بہت اچھا کام کیا ہے ہمبرگ جو اس ساری سچویشن کو فوراً سنبھال لیا تھا۔ اگر ڈاشر کو موقع مل جاتا تو وہ تمہیں بھی ہلاک کر سکتا تھا اور بلیک ہاؤس کو بھی تباہ کر سکتا تھا۔ گولفن اور اس کے ساتھیوں نے جس طرح سے اسے ٹریس کیا تھا اور اسے پکڑ کر بلیک ہاؤس میں لائے تھے یہ ان کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اگر ڈاشر وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا تو پھر اس کا دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جاتا۔ ویل ڈن کہ تم نے اسے بلیک ہاؤس سے نکلنے کا موقع نہیں دیا۔ ویل ڈن"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"تھینک یو چیف"...... ہمبرگ نے جواب دیا۔

"اب ڈاشر کس پوزیشن میں ہے"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"اس پر ڈی ریڈ ریز اور ڈی ہاٹ ریز کا اثر ہے چیف اور وہ بے ہوش ہونے کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر بے حس و حرکت ہے۔ اس کے باوجود ہم نے اسے راڈز والی کرسی پر جکڑ رکھا ہے"۔

ہمبرگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اسی حالت میں رکھو۔ میں تمہارے پاس فریڈرک کو بھیج رہا ہوں۔ فریڈرک اسے آ کر وہاں سے لے جائے گا۔ تم نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اس کا میں جلد ہی تمہیں انعام بھی دوں گا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ تھینک یو چیف"...... انعام کا سن کر ہمبرگ کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی اور پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے کرنل رچرڈسن نے فون کے کریڈل پر ہاتھ مارا ہو پھر تیزی سے نمبر پریس ہونے کی آواز سنائی دی۔

"فریڈرک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں"...... کرنل رچرڈسن نے سرد اور کرخت آواز میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف"...... فریڈرک نے اس بار نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے نائب گولفن کو ہلاک کر دیا گیا ہے فریڈرک۔ اسے ہلاک کرنے والا کوئی دوسرا نہیں بلکہ ہمارا ہائر کردہ کرمنل ڈاشر ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور پھر اس نے وہی ساری باتیں فریڈرک کو بتا دیں جو اسے بلیک ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر نے

بتائی تھیں۔

''اب چونکہ گولفن ہلاک ہو چکا ہے اس لئے آج سے میرے نمبر ٹو تم ہو گے۔ گولفن کا گروپ تمہارے انڈر کام کرے گا۔ سمجھ گئے تم''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ مجھ پر اعتماد کرنے اور مجھے نمبر ٹو بنانے کا شکریہ''...... فریڈرک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا شکریہ بعد میں ادا کر لینا پہلے تم بلیک ہاؤس جاؤ اور وہاں سے ڈاشر کو اٹھا کر اپنے پوائنٹ پر لے جاؤ اور اس سے اینٹی میزائل کے فارمولے کے بارے میں اگلواؤ۔ یاد رہے تمہیں ڈاشر کی باتوں میں نہیں آنا ہے۔ اگر تم اس کی چالاکی اور عیاری کے جال میں پھنس گئے تو تمہارا انجام گولفن سے مختلف نہ ہو گا۔ مجھے ہر صورت میں تم نے ڈاشر کی زبان کھلنے کی رپورٹ دینی ہے۔ سمجھ گئے تم''...... کرنل رچرڈسن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں ڈاشر کو بخوبی جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک نمبر کا عیار اور چالاک ترین انسان ہے جو دوسروں کو اپنی باتوں کے جال میں پھنسا لیتا ہے اور جھوٹ اور فریب سے کام لے کر دوسروں کو احمق بنانے کا فن جانتا ہے لیکن میں اسے ایسا کوئی موقع نہیں دوں گا کہ وہ مجھے احمق بنا سکے۔ میں اس کی بوٹی بوٹی الگ کر دوں گا اور اسے ایسی اذیتوں میں مبتلا کروں گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ زندہ رہے گا لیکن اس

وقت تک جب تک وہ فارمولے کے بارے میں نہیں بتا دیتا''۔ فریڈرک کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ مجھے اس سے ہر صورت میں فارمولا چاہئے۔ اس سے فارمولے حاصل کرنے کے لئے تمہیں اس کے ساتھ جو بھی سلوک کرنا پڑے کرو۔ اس کے لئے میں تمہیں نہیں روکوں گا لیکن مجھے رزلٹ چاہئے اور سو فیصد رزلٹ۔ سمجھ گئے تم''...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... فریڈرک کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

''آپ نے ٹیپ سن لیا پرنس''...... چند لمحوں بعد ٹارزسن کی آواز سنائی دی۔

''ہاں سن لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب یہ آخری ٹیپ سن لیں۔ یہ کال دو گھنٹوں بعد کی ہے جو فریڈرک نے کرنل رچرڈسن کو کیا تھا''...... ٹارزسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سناؤ''...... عمران نے کہا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

''فریڈرک بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے فریڈرک کی آواز سنائی دی۔

"یس فریڈرک۔ میں تمہاری کال کا ہی منتظر تھا۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"میں نے ڈاشر کی زبان کھلوا لی ہے چیف"...... دوسری طرف سے فریڈرک کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہونٹ چبا لئے۔

"گڈ شو۔ کیا اس نے فارمولے کے بارے میں بتایا ہے"۔ کرنل رچرڈسن کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اس نے فارمولا اپنی ایک گرل فرینڈ کے پاس رکھوایا ہوا تھا۔ میں نے فوراً اس جگہ ریڈ کیا جہاں اس کی گرل فرینڈ رہتی تھی۔ اس کی گرل فرینڈ کا نام سمارا تھا۔ وہ اپنے فلیٹ میں ہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسے کور کیا اور وہ بے چاری اس قدر کمزور دل ثابت ہوئی کہ میرے دو تین تھپڑ کھاتے ہی اس نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ ڈاشر نے ایک مائیکرو فلم اس کے پاس امانت رکھوائی تھی۔ اس نے وہ مائیکرو فلم میرے حوالے کر دی ہے۔ اب فارمولے والی مائیکرو فلم میری جیب میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ تم وہ مائیکرو فلم لے کر میرے پاس پہنچ جاؤ۔ فوراً"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ میں آدھے گھنٹے میں فلم لے کر آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے فریڈرک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں انتظار کر رہا ہوں"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... فریڈرک نے کہا۔

"اس لڑکی کا کیا ہوا ہے"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"اسے گولی مار دی گئی ہے چیف"...... فریڈرک نے کہا۔

"اوکے۔ اپنے ساتھیوں کو کال کر کے کہو کہ ڈاشر کو بھی گولی مار دی جائے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دیا جائے۔ اس جیسے غدار اور عیار انسان کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... فریڈرک کی آواز سنائی دی اور کریڈل پر فون کا رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

"آپ نے سن لیا ٹیپ پرنس"...... چند لمحوں بعد ٹارزن کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ سن لیا ہے۔ یہ ساری ریکارڈنگ سن کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سب تم نے کرنل رچرڈسن کے آفس میں بیٹھ کر ریکارڈ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ اس کے لئے میں نے خصوصی انتظامات کئے تھے۔ میرے ایک آدمی کو کرنل رچرڈسن کے ہیڈ کوارٹر کا علم تھا۔ اس نے کرنل رچرڈسن کے آفس کی صفائی کرنے والے ایک آدمی کو تلاش کیا تھا۔ میرے آدمی نے صفائی کرنے والے آدمی کو خرید کر اسے ایک بگ کرنل رچرڈسن کے آفس کے فون میں لگانے کا کہا تھا اور اس نے یہ کام آسانی سے کر لیا تھا۔ یہ خصوصی انتظام

میں نے آپ کے لئے کرایا تھا تاکہ کرنل رچرڈسن کی کالز ریکارڈ کی جا سکیں"۔ ٹارزسن نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تم نے اچھا کام کیا ہے ٹارزسن۔ ان کال ریکارڈنگ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اینٹی میزائل کا فارمولا ڈارک ہارٹ ایجنسی کو مل چکا ہے اور اب ظاہر ہے فارمولا کرنل رچرڈسن کی تحویل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

"تو کیا تمہارے آدمی کو کرنل رچرڈسن کے ہیڈ کوارٹر کی مکمل تفصیلات کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس نے ہیڈ کوارٹر میں اپنے لئے جگہ بنا لی ہے اور اب وہ اسی ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود ہے"...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تب تو ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔ ہم تمہارے آدمی کے ذریعے آسانی سے کرنل رچرڈسن تک پہنچ سکتے ہیں اور اس سے وہ مائیکرو فلم حاصل کر سکتے ہیں جس میں پاکیشیا کے اینٹی میزائل فارمولا موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں پرنس۔ اس سلسلے میں آپ کی میں بھرپور معاونت کر سکتا ہوں"...... ٹارزسن نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہاری معاونت ضرور حاصل کروں گا ٹارزسن۔ جلد ہی میں تم سے ملوں گا اور اس سلسلے میں تم میری جو بھی مدد کر

رہے ہو اور آئندہ آنے والے دنوں میں کرو گے۔ اس کا تمہیں باقاعدہ معاوضہ ادا کیا جائے گا جو تمہارے تصور سے بھی کہیں زیادہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میں جانتا ہوں پرنس۔ آپ معاوضہ دینے میں کنجوسی نہیں کرتے اسی لئے تو میں نے اس حد تک کام کیا ہے کہ آپ خوش ہو جائیں اور آپ مجھے میری سوچ سے بھی زیادہ معاوضہ ادا کریں گے"...... ٹارزسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معاوضے کے لئے تمہاری سوچ کہاں تک جاتی ہے یہ بھی بتا دو تاکہ میں ابھی سے چندہ مانگنا شروع کر دوں یا پھر ایکریمیا پہنچ کر دس بیس بنک لوٹنے کا انتظام کر سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ پرنس ہیں۔ میرا معاوضہ ادا کرنے کے لئے آپ کو نہ چندہ اکٹھا کرنا پڑے گا اور نہ ہی کسی بنک کو لوٹنا پڑے گا"۔ ٹارزسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تو اچھی بات ہے ورنہ پکڑے جانے کے خوف سے میرا دم نکلا جا رہا تھا کہ مجھے کسی سرکاری مہمان خانے میں تو نجانے کب تک کنوارا رہنا پڑے گا۔ ایسا نہ ہو کہ سرکاری مہمان بن کر میں شادی کرنے کا خیال دل میں لئے بوڑھا ہو جاؤں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹارزسن ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

"نہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو میں کسی بھی سرکاری مہمان

خانے میں جانے کا کوئی موقع نہ دوں گا''...... ٹارزسن نے کہا۔

''پھر بھی مجھے معاوضے کے بارے میں کچھ تو بتا دو۔ تمہاری یہ پراسرار خاموشی واقعی میرا دل دہلا رہی ہے''...... عمران نے کہا تو ٹارزسن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ ایک بار یہاں آ جائیں پھر آپ سے معاوضے کی بات بھی ہو جائے گی۔ بس آپ سے ایک التجا ہے کہ آپ اکیلے نہ آنا۔ اپنی سوئس نژاد گرل فرینڈ کو ضرور ساتھ لیتے آنا۔ وہ مجھے بے حد پسند ہے اور میں نے اسے جب سے آپ کے ساتھ دیکھا ہے اس وقت سے اس کی تصویر میرے دل و دماغ میں بس گئی ہے اور میں اسے پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔ بس اس سے زیادہ میں آپ سے کچھ نہیں کہوں گا۔ گڈ بائی''...... ٹارزسن نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے۔ ٹارزسن نے یہ کہتے ہی رابطہ ختم کر دیا۔ عمران کے چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اوہ۔ کہیں وہ مس جولیا کی بات تو نہیں کر رہا تھا''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں ایسا ہی لگ رہا ہے۔ ایک بار میں ایک مشن کے دوران جولیا کو لے کر اس کے پاس گیا تھا۔ جولیا میک اپ میں نہیں تھی۔ اسے دیکھ کر ٹارزسن جیسے سکتے میں آ گیا تھا۔ میرے بار بار منع

کرنے کے باوجود وہ جولیا کے ساتھ فری ہونے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ جس پر میں نے جولیا کو اس کے آفس سے باہر بھیج دیا تھا۔ میں اس سے ضروری معلومات لینے گیا تھا لیکن معلومات دینے کی بجائے وہ مجھ سے جولیا کے بارے میں ہی پوچھتا رہا تھا اور میں اس کی باتوں سے تنگ آ کر واپس آ گیا تھا۔ اب وہ جس انداز میں بات کر رہا تھا اس سے ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی تک جولیا کو بھولا نہیں ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب یہ بات یقینی ہو چکی ہے کہ اینٹی میزائل کا فارمولا کرنل رچرڈسن کے پاس موجود ہے تو اسے واپس لانے کے بارے میں آپ کا کیا پروگرام ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں پروگرام بنانے والی کون سی بات ہے۔ اینٹی میزائل فارمولا پاکیشیا کا ہے اور اس پر پاکیشیا کا ہی حق ہے اس لئے اسے ہر صورت پاکیشیا لایا جائے گا۔ اس کے لئے مجھے چاہے کرنل رچرڈسن اور اس کی ڈارک ہارٹ ایجنسی سے تو کیا ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں اور فورسز سے ہی کیوں نہ ٹکرانا پڑے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ نے ٹارزسن سے ڈارک ہارٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیوں نہیں پوچھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس نے معاوضے والی بات کر کے جان بوجھ کر فون ڈسکنکٹ کر دیا تھا تا کہ میں اس سے ڈارک ہارٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے

بارے میں تفصیل نہ پوچھ سکوں اور اگر میں پوچھ بھی لیتا تو وہ نہ بتاتا جب تک میں اس سے ایکریمیا جا کر نہ مل لوں اور اسے اس کام کا معاوضہ نہ ادا کر دوں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ ٹارزسن کو معاوضہ ضرور ادا کریں گے لیکن مس جولیا کی شکل میں نہیں بلکہ گولی کی شکل میں جس میں اس کی موت چھپی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی کرنا پڑے گا ورنہ جس گولی کے بارے میں تم کہہ رہے ہو وہ جولیا چلائے گی اور اس گولی میں میری موت چھپی ہو گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو کیا میں آپ کی ایکریمیا جانے کے انتظامات کر دوں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل رچرڈسن اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھا لیا۔

"کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں"...... کرنل رچرڈسن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سیٹلائٹ فون ٹریکنگ روم سے اینڈریو بول رہا ہوں چیف"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیوں کال کیا ہے اور وہ بھی میرے سیل فون پر"...... کرنل رچرڈسن نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے اینڈریو کا کال کرنا پسند نہ آیا ہو۔

"آپ کے فون سیٹ میں ایس ایس آر نصب ہے چیف جس کے ذریعے اس فون پر ہونے والی تمام کالز نہ صرف سنی جا رہی ہیں بلکہ انہیں ریکارڈ بھی کیا جا رہا ہے"...... اینڈریو نے کہا تو اس کی

بات سن کر کرنل رچرڈسن بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو نانسنس۔ میرے فون کی کالز سنی اور ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ نانسنس''...... کرنل رچرڈسن نے چیختے ہوئے کہا۔

''سیٹلائٹ فون ٹریکنگ روم نے ایکریمیا میں رسیو کی جانے والی ایک کال ٹریس کی ہے چیف۔ یہ کال پاکیشیا ایکریمیا میں کی گئی ہے''...... دوسری طرف سے اینڈریو نے کہا۔

''اوہ۔ کس نے کی ہے کال اور کہاں کی گئی ہے یہ کال''۔ کرنل رچرڈسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہ کال ایکریمیا کے ہاک کلب میں رسیو کی گئی ہے جس کا مالک اور جنرل مینجر ٹارزسن ہے اور کال کرنے والا پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران ہے جو خود کو پرنس آف ڈھمپ کہتا ہے''۔ اینڈریو نے جواب دیا تو اس بار کرنل رچرڈسن محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ کیا باتیں ہوئی ہیں ان میں۔ کیا تم نے سنی ہیں ان کی باتیں''...... کرنل رچرڈسن بے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ان کی ساری باتیں سنی ہیں اور آپ کے لئے ریکارڈ بھی کر لی ہیں''...... اینڈریو نے کہا۔

''گڈ شو۔ مجھے سناؤ وہ ساری باتیں۔ ابھی اسی وقت''...... کرنل رچرڈسن نے بے چینی سے کہا۔

''چیف اگر آپ حکم دیں تو میں ریکارڈنگ لے کر آپ کے

پاس آ جاؤں''...... اینڈریو نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم **مجھے فون** پر سناؤ وہ ٹیپ''...... کرنل رچرڈسن نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے اینڈریو نے کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔ اس کے بعد کسی ٹیپ کے خالی چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر ٹیپ سے عمران اور ٹارزسن کے درمیان ہونے والی بات چیت سنائی دینے لگی۔ کرنل رچرڈسن خاموشی سے سیل فون سے لگائے عمران اور ٹارزسن کی باتیں سن رہا تھا۔ ٹارزسن عمران کو جو معلومات دے رہا تھا اسے سن کر کرنل رچرڈسن کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ساری ٹیپ ختم ہو گئی اور خالی ٹیپ سے سرسر کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''آپ نے سن لیا چیف سارا ٹیپ''...... دوسری طرف سے اینڈریو کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ سن لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس ٹارزسن کے پاس نہ صرف ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ساری معلومات ہیں بلکہ اس کا ایک آدمی بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گیا ہے جس نے میرے کمرے کی صفائی کرنے والے کو اپنے ساتھ ملا کر میرے فون کے رسیور میں بگ بھی لگوا لیا تھا''...... کرنل رچرڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے اینڈریو نے جواب دیا۔

"ایک منٹ رکو"...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس نے رسیور کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اس نے رسیور کا ڈھکن گھماتے ہوئے کھولنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں رسیور کا ڈھکن الگ ہو گیا۔ کرنل رچرڈسن نے رسیور میں دیکھا تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ واقعی رسیور میں تاروں کے ساتھ ایک چھوٹی سی ڈیوائس رکھی ہوئی تھی۔ کرنل رچرڈسن نے دو انگلیوں کی مدد سے ڈیوائس کو رسیور سے باہر نکالا اور پھر اس نے رسیور کا ڈھکن لگا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے ڈیوائس اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ڈیوائس میز پر رکھی اور قریب پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھایا اور پیپر ویٹ زور زور سے ڈیوائس پر مارنا شروع کر دیا۔ ڈیوائس کے ٹکڑے بکھر گئے۔ پھر اس نے سیل فون اٹھایا اور اسے ایک بار پھر کان سے لگا لیا۔

"میں نے رسیور سے ایس ایس آر نکال کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"اچھا کیا ہے چیف جو آپ نے اس ڈیوائس کو توڑ دیا ہے۔ ورنہ آپ جب بھی اس فون سے کال کرتے یا کوئی کال رسیو کرتے تو ٹارزسن نہ صرف اسے سنتا بلکہ اسے ریکارڈ بھی کر لیتا"۔ اینڈریو نے جواب دیا۔

"کیا تم اس آدمی کا پتہ لگا سکتے ہو جس کا تعلق ٹارزسن سے

ہے اور اس نے ہمارے کسی آدمی کی جگہ لی ہے"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"یس چیف۔ میں ہیڈ کوارٹر کے تمام افراد کو بگ ہال میں جمع کرتا ہوں اور ہال میں پر زیرو ایس گیس فائر کر دیتا ہوں اور پھر ان سب کے چہرے لائیڈ ٹریس اسکرین پر چیک کرتا ہوں۔ زیرو ایس گیس سے ہر قسم کا میک اپ مانند پڑ جاتا ہے جسے لائیڈ ٹریس اسکرین پر آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ وہ آدمی ہمارے آدمیوں میں شامل ہو گیا ہے تو اسے ہم اس طرح آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں ورنہ ایک ایک آدمی کو چیک کرنا ہمارے لئے ممکن نہ ہو گا اس میں وقت بھی خاصا ضائع ہو گا"...... اینڈریو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم سب کی چیکنگ کرو اور خاص طور پر اس صفائی والے کو پکڑو جس نے پیسوں کے لالچ میں میرے آفس میں موجود فون سیٹ میں ایس ایس آر لگایا تھا۔ اسے فوراً گولی مار دو اور اس کی لاش گٹر میں پھینک دو"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف اور اس آدمی کا کیا کرنا ہے جس نے ہمارے ساتھی کو غائب کر کے اس کی جگہ لے رکھی ہے"...... اینڈریو نے کہا۔

"اسے پکڑ کر ڈارک روم میں لے جاؤ اور اس سے معلومات حاصل کرو کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ٹارزسن کو اور کیا معلومات دی ہیں۔ ساری معلومات حاصل کر کے اسے بھی گولی مار

دینا اور اس کی لاش برقی بھٹی میں بھسم کر دینا''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''ہونہہ۔ میرے ہیڈ کوارٹر میں اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں چلا''...... کرنل رچرڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''بارٹن کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں۔ بارٹن سے بات کراؤ''۔ کرنل رچرڈسن نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''بارٹن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن۔ تمہیں فوری طور پر ایک کام کرنا ہے۔ اپنی ریڈ فورس کے ساتھ ہاک کلب پر ریڈ کرو اسے کلب کو مکمل طور پر میزائلوں اور بموں سے اُڑا دو۔ کلب پر ریڈ کرنے سے پہلے اس بات کا پتہ کر لینا کہ کلب کا جنرل مینیجر ٹارزسن کلب میں موجود ہے یا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب تم کلب کو نشانہ بناؤ تو اس وقت ٹارزسن کو بھی کلب میں موجود ہونا چاہئے تاکہ کلب کے ساتھ اس کے بھی پرخچے اُڑ جائیں''...... کرنل رچرڈسن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے بارٹن نے بغیر کسی سوال کے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کلب تباہ کر کے فوراً مجھے رپورٹ کرو''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ یہ اچھا ہوا ہے کہ ٹارزسن نے ابھی تک عمران کو میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی ہے۔ اگر وہ عمران کو ہیڈ کوارٹر کی تفصیل اور لوکیشن بتا دیتا تو عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر چڑھائی کر دیتا۔ اس سے پہلے کہ عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں آئے میں ٹارزسن کو ہلاک کرا دوں گا تو عمران کو نہ میرے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل سکے گا اور نہ ہی وہ کبھی مجھ تک پہنچ سکے گا۔ فارمولا مجھ تک پہنچ چکا ہے۔ اب عمران کچھ بھی کر لے اس کے لئے ڈارک ہارٹ سے فارمولا حاصل کرنا مشکل نہیں ناممکن ہو گا۔ میں اسے کسی بھی صورت میں فارمولے تک نہ پہنچنے دوں گا''...... کرنل رچرڈسن نے غراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل رچرڈسن نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈسن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اینڈریو بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے سیٹلائٹ فون کے ٹریکنگ روم کے انچارج اینڈریو کی آواز سنائی دی۔

''اوہ تم۔ کیا ہوا۔ پتہ چلا اس آدمی کا''...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ٹارزسن کے آدمی کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ وہ سیکشن فائیو کے انچارج ڈیوس کے روپ میں تھا۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کے تمام سیکشن آفیسروں کو بگ ہال میں بلایا تھا تاکہ باری باری تمام افراد کی چیکنگ کی جا سکے۔ میں نے ان تمام آفیسرز پر زیرو ایس گیس فائر کی اور پھر جب میں نے انہیں لائیڈ ٹریک اسکرین سے چیک کیا تو مجھے سیکشن فائیو کے انچارج ڈیوس کے چہرے پر میک اپ دکھائی دیا۔ میں نے فوراً اس کا چہرہ کلوز اپ میں چیک کیا اور پھر سپیشل لینز کی مدد سے دیکھا تو مجھے اس کے میک اپ کے پیچھے چھپا ہوا اس کا اصل چہرہ دکھائی دے گیا۔ میں نے پہلے ہی مرحلے میں اسے ٹریس کر لیا تھا۔ میں نے فوراً اس پر ریڈ فائر کیا اور اسے بے ہوش کر دیا۔ باقی سب کو میں نے بگ ہال سے باہر نکال دیا جو ڈیوس کے بے ہوش ہونے پر حیران ہو رہے تھے۔ ان سب کے جانے کے بعد میں بگ ہال میں گیا اور وہاں سے ڈیوس کو اٹھا کر ڈارک روم میں لے گیا۔ اسے ہوش میں لا کر میں نے اس پر مخصوص تشدد کیا اور اس سے ساری باتیں اگلوا لیں۔ وہ واقعی ٹارزسن کا ہی آدمی تھا اور ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مسلسل ٹارزسن کو تفصیلات فراہم کر رہا تھا۔ اس کے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر تھا جو میں نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

ساری معلومات حاصل کر کے میں نے اسے گولی مار کر ہلاک کیا اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دی''...... دوسری طرف سے اینڈریو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس صفائی کرنے والے آدمی کا کیا ہوا جس نے میرے آفس کے فون سیٹ میں ڈیوائس لگائی تھی''...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

''وہ اپنے کوارٹر میں چلا گیا تھا چیف۔ میں نے وہاں اپنے آدمی بھیج کر اسے بھی گولی مروا کر ہلاک کر دیا ہے اور اس کی لاش بھی نقلی ڈیوس کے ساتھ برقی بھٹی میں جلا دی ہے''...... اینڈریو نے کہا۔

''گڈ شو۔ میں نے بھی ریڈ سیکشن کے بارٹن کو کال کر دیا ہے اور اسے حکم دیا ہے کہ وہ فوری طور پر ٹارزسن کو اس کے کلب سمیت تباہ کر دے۔ میں نے اس کے کلب کو بموں اور میزائلوں سے اُڑانے کا حکم دیا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یہ آپ نے بہت اچھا کیا ہے چیف۔ اس ٹارزسن کے پاس ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کی خاصی رپورٹس جا چکی تھیں۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر تھا ورنہ وہ عمران سمیت کسی کو بھی ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات فراہم کر سکتا تھا''...... اینڈریو نے کہا۔

''اب وہ ایسا نہیں کر سکے گا لیکن اس کے باوجود عمران تک یہ

خبر پہنچ چکی ہے کہ پاکیشیائی فارمولا ڈارک ہارٹ کے پاس ہے اس لئے وہ یقینی طور پر ایکریمیا آئے گا اور ڈارک ہارٹ کے خلاف کام شروع کر دے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی معلومات نہ مل سکیں اور وہ یہاں آ کر صرف ہوا میں ہی ٹامک ٹوئیاں مارتا رہ جائے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہوگا۔ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ کوشش کر لیں لیکن وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو کسی بھی صورت میں ٹریس نہ کر سکیں گے۔ اس بار ان کے ہاتھ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ آئے گا''...... اینڈریو نے کہا۔

''اس کے باوجود تم ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی کو مزید ٹائٹ اور فول پروف بنا دو تاکہ عمران یہاں پہنچ بھی جائے تو وہ کسی بھی حال میں ہیڈ کوارٹر کے اندر نہ آ سکے۔ بارٹن مجھے ہاک کلب کی تباہی اور ٹارزسن کی ہلاکت کی رپورٹ دے دے تو میں اسے ذمہ داری سونپ دوں گا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار رہے۔ عمران کو بلیک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے سے روکنے اور ان سب کو ہلاک کرنے کی ذمہ داری اسی کی ہوگی۔ ہماری ایجنسی میں بارٹن اور اس کے ریڈ سیکشن میں ہی ایسی صلاحیت ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔ بارٹن نہ صرف انہیں ڈارک ہارٹ کے

ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے سے روک سکتا ہے بلکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرانے اور انہیں ہلاک کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ٹاسک اگر میں بارٹن کو دے دوں تو وہ اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکے گا اور وہ جلد ہی مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خوشخبری سنا سکتا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ بارٹن، عمران کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اور اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کام کرنے کے طریقے سے بھی مکمل آگاہی ہے۔ اگر اسے اور اس کے ریڈ سیکشن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر لایا جائے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ موت کا طوفان بن جائے گا اور انہیں اپنے ساتھ اڑا لے جائے گا۔ یہ عظیم کامیابی بارٹن اور اس کا ریڈ سیکشن ہی حاصل کر سکتا ہے''...... اینڈریو نے کہا۔

''اوکے۔ تم اپنا کام کرو اور سیٹلائٹ فون کالز کی مکمل مانیٹرنگ کرو تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمیا میں کہیں بھی کال کریں تو انہیں ٹریس کیا جا سکے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا اور اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کرنل رچرڈسن بول رہا ہوں''...... کرنل رچرڈسن نے مخصوص

لہجے میں کہا۔

''بارٹن بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے بارٹن کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈسن چونک پڑا۔

''یس بارٹن۔ کیا رپورٹ ہے''...... کرنل رچرڈسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں نے ٹارزسن کو ہلاک کر دیا ہے چیف اور اس کے ہاک کلب کو میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے بارٹن نے جواب دیا تو کرنل رچرڈسن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''ویل ڈن بارٹن۔ مجھے تم سے اسی کامیابی کی خبر کی ہی امید تھی۔ رئیلی ویل ڈن''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''تھینک یو چیف۔ آپ جانتے ہیں کہ بارٹن کو آج تک آپ نے جو بھی کام سونپا ہے بارٹن نے اس کام کو ہمیشہ کامیابی سے مکمل کیا ہے''...... دوسری طرف سے بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو یہ خصوصی ٹاسک میں نے تمہیں دیا تھا۔ بہرحال مجھے تفصیل بتاؤ''...... کرنل رچرڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں اپنی ریڈ فورس کو لے کر ہاک کلب روانہ ہوا اور پھر میرے آدمیوں نے ہاک کلب کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس

کے بعد میں اپنے دس آدمیوں کو لے کر کلب میں گھس گیا اور اندر جاتے ہی میں نے ہر طرف اندھا دھند فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ کلب میں کئی مسلح افراد موجود تھے جو ٹارزسن اور اس کے کلب کی حفاظت کرتے تھے۔ کلب میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے میں نے ایک ویٹر سے معلوم کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ ٹارزسن کا آفس کلب کے نیچے ایک تہہ خانے میں ہے۔ میں فوراً اس کے ساتھ تہہ خانے میں گیا اور پھر مجھے تہہ خانے میں جو بھی دکھائی دیا میں نے اسے گولیوں سے اُڑا دیا۔ ٹارزسن کے آفس کا دروازہ بند تھا۔ اس کا آفس چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ باہر کی کوئی بھی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچی ہو گی۔ اس کے آفس کے دروازے کے پاس جا کر میں نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے دروازے کو ہینڈ گرنیڈ سے تباہ کیا اور پھر اس کے آفس میں داخل ہو گیا۔ ٹارزسن اپنے آفس میں ہی موجود تھا۔ دھماکے کی شدت سے وہ میز اور کرسی سمیت اُڑ کر پیچھے جا گرا تھا اور میز اور کرسی ہٹا کر باہر آنے کی کوشش کر رہا تھا میں نے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اسے اور اس کے کلب میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے میں باہر آیا اور پھر میں نے کلب پر میزائلوں کی بارش کر دی اور کلب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا''...... دوسری طرف سے بارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کلب کے ارد گرد آبادی تو نہیں تھی کوئی"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"نو چیف۔ کلب غیر آباد علاقے میں شہر سے ہٹ کر تھا۔ وہاں ایسے چند اور کلب موجود ہیں لیکن وہ سب کلب بھی اس کلب سے خاصے فاصلے پر موجود ہیں۔ میزائلوں نے صرف اس کے کلب کو ہی تباہ کیا ہے۔ دوسرے کلبوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ایک کام کرو اور فوراً میرے پاس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ میں نے تمہارے اور تمہارے ریڈ سیکشن کے لئے ایک اور ٹاسک چنا ہے اور اس ٹاسک کو سوائے تمہارے اور تمہارے سیکشن کے کوئی پورا نہیں کر سکتا ہے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"ٹاسک کیا ہے چیف"...... بارٹن نے پوچھا۔

"تم آفس آ جاؤ پھر میں تمہیں ساری تفصیلات بتا دوں گا"۔ کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ میں ایک گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا"...... بارٹن نے کہا تو کرنل رچرڈسن نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ٹارزن کو اس کے کلب سمیت ختم کر دیا تھا۔ ڈارک ہارٹ میں موجود ٹارزن کے آدمی کو بھی ٹریس کر کے پکڑ لیا گیا تھا اور اسے ہلاک کر کے اس کی

لاش برقی بھٹی میں جلا دی گئی تھی۔ اب وہاں ایسا کوئی آدمی موجود نہ تھا جو عمران کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا سکتا ہو اس لئے کرنل رچرڈسن بے حد مطمئن اور مسرور تھا کہ عمران ایکریمیا آیا تو وہ ڈائریکٹ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکے گا اور وہ بارٹن اور اس کے ریڈ سیکشن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے لگا دے گا جو نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈارک کلب تک پہنچنے سے روک سکتے تھے بلکہ ان سب کا خاتمہ بھی کر سکتے تھے۔

ایکریمیا کے ایک چھوٹے شہر کورسن کے ائیر پورٹ پر چارٹرڈ جیٹ طیارے سے اتر کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت ضروری چیکنگ کے بعد باہر آیا تو وہاں موجود ٹیکسی ڈرائیور ایک گروہ کی صورت میں ان کے گرد اکٹھے ہو گئے اور پھر تھوڑی سی جرح کے بعد عمران نے دو ٹیکسیاں ہائر کر لیں۔

عمران کے ساتھ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور وہ سب اپنے اصل حلیوں میں تھے۔ جولیا ایک ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ عمران اور صفدر عقبی سیٹ پر تھے۔ دوسری ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر تنویر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں ٹیکسیاں تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگیں۔

''یہ تو کافی بڑا شہر معلوم ہو رہا ہے''...... جولیا نے حیرت سے ادھر ادھر موجود عمارتوں اور سڑک پر دوڑتی ہوئی بڑی بڑی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے خیال میں پاکیشیا کے بارے میں بھی لوگوں کا یہی تصور ہوتا ہے جو تمہارا اس شہر کے بارے میں ہے''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا آپ پہلے بھی یہاں آ چکے ہیں عمران صاحب''...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ کئی بار پہلے آ چکا ہوں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کے علاوہ اور کوئی ممبر پہلے یہاں نہیں آیا ہے اسی لئے ہمیں یہ شہر نیا نیا سا معلوم ہو رہا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہاں میں یا تو اکیلا ہی آیا ہوں یا پھر میرے ساتھ جوزف اور جوانا ہوتے تھے۔ ایک بار ٹائیگر بھی یہاں آ چکا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں آنے کی آپ کو کیا ضرورت تھی۔ آپ نے تو کہا تھا کہ ہم ڈائریکٹ ڈنگٹن پہنچیں گے پھر آپ نے ڈنگٹن کی بجائے ایکریمیا کا یہ شہر کیوں چن لیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں ایک دوست سے ملنا چاہتا تھا جو ہمیں ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات مہیا کر سکتا تھا لیکن ایئر پورٹ پہنچنے پر مجھے چیف نے کال کر کے بتایا کہ دارالحکومت

میں موجود اس کلب کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے جہاں مجھے اپنے دوست سے ملنے جانا تھا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے ہاک کلب جس کا ٹارزسن مالک تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تم تو بتا رہے تھے کہ ہم اس ٹارزسن کے ذریعے ہی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں جس کے چیف کرنل رچرڈسن کے پاس اینٹی میزائل فارمولا موجود ہے۔ اب اگر ٹارزسن ہلاک ہو چکا ہے تو پھر ہم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچیں گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے اب یہاں دھکے ہی کھانے پڑیں گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھی''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''ٹارزسن کی ہلاکت کے بعد میں نے تو چیف سے کہا تھا کہ وہ اس مشن کو ڈراپ کر دے۔ میرے حالات خراب ہیں میں اتنا بڑا ٹرپ افورڈ نہیں کر سکتا لیکن وہ میری بات سنتا ہی کہاں ہے۔ اگر وہ میرے حالات جانتا ہوتا تو مجھے اتنی رقم دے دیتا کہ میں آغا سلیمان پاشا کے تمام قرضے اتار کر اطمینان سے پیر پسارے اپنے فلیٹ میں پڑا سو رہا ہوتا لیکن اس نے مجھے زبردستی یہاں آنے پر

مجبور کیا ہے کہ میں یہاں آ کر ہر صورت میں ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر تلاش کروں اور پھر وہاں گھس کر کرنل رچرڈسن کو گرفت میں لوں اور اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اینٹی میزائل فارمولا نکلوا لوں۔ ٹارزسن زندہ ہوتا تو اس کا معاوضہ اسے دیتا اور اس کی مدد سے یہ کام آسانی سے کر لیتا لیکن اب ظاہر ہے دھکے ہی کھانے پڑیں گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم ہو ہی اس قابل کہ اس طرح دھکے کھاتے پھرو''...... اس بار جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بس اتنی مہربانی کر دیتا ہے تمہارا چیف کہ تم لوگوں کو بھی ساتھ بھیج دیتا ہے تا کہ میں اکیلا نہ دھکے کھاتا پھروں بلکہ باجماعت دھکے کھاؤں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''کتنا معاوضہ مانگا تھا اس ٹارزسن نے آپ سے''...... صفدر نے پوچھا۔

''یہ نہ پوچھو۔ اگر جولیا نے سن لیا تو اس نے مجھے گولی مار دینی ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر اور جولیا بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ ٹارزسن کے معاوضے سے میرا کیا تعلق''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بہتر ہو گا کہ ابھی اس بات پر پردہ ہی پڑا رہنے دو۔ وقت

آنے پر میں بتا دوں گا کہ ٹارزن اس سلسلے میں ہماری مدد کرنے کے لئے مجھ سے کیا معاوضہ مانگ رہا تھا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے بتاؤ۔ ابھی بتاؤ“...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

”کیا بتاؤں“...... عمران نے معصومیت سے پوچھا۔

”یہی کہ یہ ٹارزن ہمیں ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کے لئے تم سے کیا معاوضہ مانگ رہا تھا۔ بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ......“ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

”ورنہ کیا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ورنہ میں تمہارا سر توڑ دوں گی۔ سمجھے تم۔ بتاؤ جلدی۔ بولو۔ کیا معاوضہ مانگا تھا اس نے“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم میرے ساتھ اس کے کلب میں جا کر اس سے مل چکی ہو اور تم جانتی ہو کہ تم کو دیکھتے ہی وہ تم پر فریفتہ ہو گیا تھا اور تمہیں دیکھتے ہوئے پلکیں تک جھپکانا بھول گیا تھا“...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صفدر حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ ان کی باتیں نہ سمجھ پا رہا ہو۔

”ہونہہ۔ تو جو میں سوچ رہی ہوں وہ سچ ہے“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”اب میں تمہارے دماغ میں تو جھانک کر نہیں دیکھ سکتا اس لئے میں بھلا کیا کہہ سکتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہی تھی۔ سوچ کے سمندر میں ڈبکی لگا کر باتوں کے موتی تلاش کرنا کیپٹن شکیل کا کام

ہے اور اسے صرف میرے ہی دماغ میں جھانکنا آتا ہے کسی اور کے نہیں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

”عمران۔ میری طرف دیکھو“...... جولیا غرائی۔

”دیکھے بغیر کہہ سکتا ہوں کہ تم بے حد حسین لگ رہی ہو“۔ عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں سمجھے تم“...... جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”تو جب تمہارا موڈ مذاق کے لئے آن ہو گا تو بتا دینا“۔ عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”اس ٹارزن نے تمہاری مدد کرنے کے لئے یہی کہا تھا نا کہ تم مجھے اپنے ساتھ لے کر آنا“...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”اور تم نے اس کی بات مان لی تھی“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”اس نے جب تمہارا ذکر کیا تو مجھے بھی غصہ آیا تھا لیکن میں خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا کیونکہ وہ میرے ہاتھوں کی گرفت سے کافی دور تھا۔ میں نے سوچا کہ یہاں آ کر میں تمہیں اس کے پاس لے جاؤں گا اور پھر اس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کروں گا اور پھر اسے تمہارے حوالے کر دوں گا“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر چھایا ہوا غصہ قدرے کم ہو گیا۔

"یہ تو اس کی خوش قسمتی ہے کہ وہ میرے یہاں آنے سے پہلے ہی ہلاک ہو گیا ہے ورنہ میں واقعی اسے زندہ دفن کر دیتی"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اب وہ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے چھوڑیں اس بات کو۔ آپ بتائیں عمران صاحب۔ یہ جارٹو کیا کوئی نواحی علاقہ ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ کورسن سے تقریباً چار سو کلیو میٹر دور ایک خاصا بڑا شہر ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور صفدر دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ اسی لئے ٹیکسی والے خاصی لمبی رقم طلب کر رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔ وہ چونکہ پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے اس لئے ڈرائیور خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کے کوئی تاثرات نہ تھے۔

"یہاں کوئی چیز فکس نہیں ہوتی۔ بس جہاں جس کا داؤ لگ جائے۔ سمجھ لو کہ یہاں کا سسٹم بھی پاکیشیا کے سسٹم جیسا ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی مسکرا دیا۔

"کیا جارٹو میں کوئی خاص کام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"سنا ہے وہاں ایک بہت مشہور نکاح خواں رہتا ہے۔ میں نے سوچا کہ چلو اس سے ہی مل لیا جائے تاکہ جولیا اور صالحہ دونوں کا نکاح کرا دیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے

اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا کا نکاح کرانے کے لئے کسی نکاح خواں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں مس جولیا"......صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی تو عادت ہے بکواس کرنے کی"...... جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ارے تو کیا بغیر نکاح ہی مجھے جولیا کو حسرت بھری نظروں سے تکتے رہنا ہو گا لیکن کب تک اور بے چارہ صفدر"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بے چارہ۔ کیا مطلب۔ میں کیوں بے چارہ بن گیا عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ابھی بے چارے بنے تو نہیں لیکن بہرحال اس بارے میں سنجیدگی سے غور شروع ہو چکا ہے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ٹیکسی بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"صاحب۔ جارٹو آنے والا ہے۔ آپ نے کسی خاص جگہ جانا ہے"...... اچانک ڈرائیور نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تینوں چونک پڑے کیونکہ باتوں میں واقعی انہیں سفر گزرنے کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ جارٹو میں ڈاکٹر رونالڈ رہتے ہیں۔ ہم ان کے

مہمان ہیں“...... عمران نے جواب دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم نے جس طرح ڈاکٹر رونالڈ کا نام سن کر سر ہلایا ہے اس سے لگتا ہے کہ تم انہیں جانتے ہو اور ان کی رہائش گاہ کا بھی تمہیں علم ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے“...... ڈرائیور نے کہا۔

”تو پھر۔ کیسے لے جاؤ گے ہمیں ڈاکٹر رونالڈ کے پاس“۔ عمران نے کہا۔

”آسانی سے معلوم ہو جائے گا جناب“...... ٹیکسی ڈرائیور نے مسکرا کر کہا۔

”لیکن کیسے“...... عمران نے کہا۔

”کیونکہ جارٹو اتنا بڑا شہر نہیں ہے“...... ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ ایک شہر کی حدود میں داخل ہو گئے۔ خاصا خوبصورت اور ماڈرن شہر تھا ۔ ایک شاپ کے سامنے جا کر ڈرائیور نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ شاپ کے اندر داخل ہو گیا۔ ان کے پیچھے ہی دوسری ٹیکسی بھی رک گئی۔

”کون ہے یہ ڈاکٹر رونالڈ“...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”بتایا تو ہے کہ مشہور و معروف نکاح خواں ہے“...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران بتانا نہیں چاہتا اور اتنا تو اسے بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ جب

عمران بتانا نہ چاہے تو اس سے کچھ معلوم کرنا اپنے بلڈ پریشر کو ہائی کرنے کے مترادف تھا اس لئے وہ خاموش ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ڈرائیور واپس آ کر سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی اور اس کے ساتھ ہی دوسری ٹیکسی بھی چل پڑی۔

”پتہ چل گیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں صاحب۔ وہ جنوبی حصے میں رہتے ہیں“...... ڈرائیور نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ یہاں قدیم طرز کی عمارتوں کی تعداد زیادہ تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کالونی خاصے طویل عرصے سے آباد ہے۔ ایک کوٹھی کے بڑے گیٹ کے سامنے لے جا کر ڈرائیور نے ٹیکسی روک دی۔ دوسری ٹیکسی بھی رک گئی۔ گیٹ پر ڈاکٹر رونالڈ کے نام کی پلیٹ موجود تھی اور عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ عمران کے ساتھ ہی جولیا، صفدر اور دوسری ٹیکسی سے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آئے تھے۔ عمران نے صفدر کو کرایہ کی ادائیگی کا اشارہ کیا اور خود وہ گیٹ کی سائیڈ دیوار پر موجود کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی دیر بعد سائیڈ گیٹ کھلا اور ایک بوڑھا مقامی آدمی باہر آ گیا۔ اس کے لباس سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ملازم ہے۔ دونوں ٹیکسی کاریں اس وقت بیک ہو کر واپس جا رہی تھیں۔ اس مقامی آدمی نے جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر

آئے۔

”جی فرمائیں“...... ملازم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر رونالڈ صاحب سے کہو کہ پاکیشیا سے عزت مآب جناب پرنس آف ڈھمپ اپنے درباریوں سمیت ان کے کا مہمان بننے بذات خود ان کے کے دروازے پر حاضر ہے“...... عمران نے کہا تو ملازم کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”پاکیشیا۔ کیا مطلب۔ یہ کہاں واقع ہے جناب“۔ ملازم نے شاید زندگی میں پہلی بار پاکیشیا کا نام سنا تھا۔

”کبھی جنوں، دیوؤں اور پریوں کا سنا ہے تم نے“...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جج۔ جج۔ جن۔ دیو۔ جی ہاں۔ مم۔ مم۔ مگر“...... ملازم نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ پرانا دور تھا اب جدید دور میں ہر چیز سکڑ گئی ہے اس لئے اب جن اور دیو بھی ہمارے جیسے ہو گئے ہیں اور پریاں اس خاتون جیسی۔ بہرحال پرستان اور کوہ قاف میں جہاں جنات، دیو اور پریاں رہتے ہیں سمجھ لیں ہم وہیں سے آئے ہیں اور جدید دور میں کوہ قاف کا نام بدل کر پاکیشیا ہو گیا ہے“...... عمران نے جواب دیا تو ملازم اس بار بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ اندر آ جائیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کو مطلع کرتا ہوں“...... ملازم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران

مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ اوسط درجے کی کوٹھی تھی لیکن کوٹھی کا لان رنگ برنگے اور خوبصورت پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ ملازم نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ انہیں ایک ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ ڈرائنگ روم میں بھی پرانا فرنیچر موجود تھا لیکن صفائی کا معیار بے حد اچھا تھا۔

”آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں جا کر ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں“...... ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور موٹے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا جس کا کپڑا خاصا قیمتی تھا۔

”میرا نام رونالڈ ہے۔ ڈاکٹر رونالڈ“...... ان صاحب نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

”مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو پرنس آف ڈھمپ۔ لیکن۔ بہرحال ٹھیک ہے اگر تم کہتے ہو تو پھر مجھے تسلیم کرنا ہی پڑے“...... ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا تسلیم کیا ہے آپ نے۔ پرنس کو یا ریاست ڈھمپ کو“...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ بے اختیار ہنس پڑے۔

”سچ پوچھو تو لارڈ الیگزینڈر نے پرنس آف ڈھمپ کے متعلق

جو کچھ بتایا تھا اس سے تو میں یہی سمجھا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کوئی انتہائی بھیانک اور خوفناک ٹائپ کا انسان ہو گا جسے دیکھ کر بڑے بڑے ایجنٹوں کی روح کانپ اٹھتی ہو گی لیکن تمہیں دیکھ کر تو جی چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ پنگ پانگ بھی کھیلا جائے تو تم اس میں بھی تھک کر جلد ہار مان جاؤ''...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا اور اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس نے واقعی ڈاکٹر رونالڈ کی اس خوبصورت بات کا لطف لیا تھا جبکہ عمران کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر مشروب کے گلاس ڈھکے ہوئے رکھے ہوئے تھے۔ ملازم نے ایک ایک گلاس اٹھا کر سب کے سامنے رکھا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس لے گیا۔

''یہ مشروب لے لیں''...... ڈاکٹر نے کہا اور خود بھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنا گلاس اٹھا لیا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ ہمیں زارگ ایجنسی کے چیف کرنل زارگ سے خفیہ ملاقات کرنی ہے۔ کیا آپ ہماری اس سے ملاقات کا بندوبست کر سکتے ہیں''...... عمران نے مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے ڈاکٹر رونالڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''خفیہ ملاقات اور کرنل زارگ سے۔ لیکن وہ تو لارڈ الیگزینڈر کا مخالف ہے''...... عمران کی بات سن کر ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو میں نے آپ سے خفیہ ملاقات کرنے کی بات کی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ آپ ذرا وضاحت سے بات کریں''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

''ہم کرنل زارگ سے اس انداز میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں ہماری اصلیت کا علم نہ ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''میں اب بھی نہیں سمجھا''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''ہم مقامی میک اپ میں ان سے ملنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح کہ اور کسی کو اس ملاقات کی خبر نہ ہو سکے اور اس ملاقات میں میرے ساتھ میری ساتھی خاتون ہوں گی۔ اور بس''...... عمران نے جواب دیا۔

''میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں لیکن میں انہیں کیا بتاؤں کہ کون ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں''...... ڈاکٹر رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ ان سے کہہ دیں کہ ہمارا تعلق نیشنل نیوز پیپر سے ہے اور ہم ان کا انٹرویو اپنے اخبار میں چھاپنا چاہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ انہیں اپنی تشہیر کرانے کا بے حد شوق ہے اور وہ آئے دن پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو اپنا انٹرویو دیتے رہتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات تو درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ ملاقات ہو جائے گی۔ آپ کب ملاقات چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اگر آج ہی یہ ملاقات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہو جائے گی اور کچھ"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"نہیں بس۔ فی الحال تو اتنی ہی درخواست ہے اور ہاں اس کے ساتھ ساتھ ہمیں رہائش کے لئے ایک کوٹھی اور دو کاریں بھی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا بندوبست میں لارڈ الیگزینڈر کے کہنے پر پہلے ہی کر چکا ہوں۔ اس کالونی میں میری ایک اور رہائش گاہ ہے۔ وہاں پر کاریں بھی موجود ہیں اور آپ کے ضرورت کا سامان بھی میں نے وہاں پہنچا دیا ہے۔ میرا ملازم آپ کو وہاں چھوڑ آئے گا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"وہاں سیٹلائٹ فون تو ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سیٹلائٹ فون بھی موجود ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب آپ اپنا نمبر بھی دے دیں تاکہ آپ سے بھی بات ہوتی رہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"تھینک یو۔ اب آپ اپنے ملازم سے کہہ دیں کہ وہ ہمیں وہاں چھوڑ آئے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے آج رات کا کھانا آپ میرے ہاں کھائیں اس کے بعد ملازم آپ کو چھوڑ آئے گا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اوہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ میں زیادہ دیر آپ کی رہائش گاہ پر رکنا نہیں چاہتا ورنہ آپ بھی ٹارگٹ میں آ سکتے ہیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ڈرائنگ روم سے باہر آ گیا۔ وہاں اس کا وہی ملازم موجود تھا۔ اس نے ملازم کو ہدایت دیں۔

"آئیں جناب"...... ملازم نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور عمران ڈاکٹر رونالڈ سے مصافحہ کر کے ملازم کے پیچھے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ ڈاکٹر رونالڈ اور عمران کی باتوں میں انہوں نے کوئی دخل نہ دیا تھا لیکن ان کے ذہنوں میں وہ ساری باتیں موجود تھیں جو عمران اور ڈاکٹر رونالڈ کے درمیان ہوئی تھیں۔ وہ سوچ رہے تھے کہ نئی رہائش گاہ میں پہنچ کر وہ عمران سے اس بارے میں تفصیل پوچھ لیں گے۔

کمرے کا دروازہ اچانک کھلا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک خوبصورت ایکریمین نوجوان نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک ایکریمین نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا رپورٹ ہے سوزین''...... نوجوان نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''باس کامیابی کی رپورٹ ہے''...... سوزین نے جواب دیا تو جسے باس کہا گیا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔

''وہ تو تمہارے چہرے سے ہی معلوم ہو رہا تھا۔ بیٹھو اور تفصیل بتاؤ''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوزین سر ہلاتی ہوئی ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی پاس تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بارٹن بول رہا ہوں''...... نوجوان کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

''باس۔ مادام سوزین آپ کے پاس پہنچ چکی ہے یا نہیں''۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں ابھی آئی ہے۔ کیوں کیا ہوا''...... نوجوان نے ساتھ بیٹھی ہوئی سوزین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میری ان سے بات کرائیں باس۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے انہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نوجوان نے رسیور کان سے ہٹا لیا۔

''تمہارا فون ہے''...... نوجوان نے رسیور سوزین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون پیس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ سوزین بول رہی ہوں''...... سوزین نے کہا۔

''مادام میں گیری بول رہا ہوں۔ مورگن نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ واپس اپنی کوٹھی میں آ گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ اس کی نگرانی جاری رکھو میں باس سے بات کر کے پھر تمہیں کال کروں گی''...... سوزین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ ڈاکٹر رونالڈ کون ہے''...... بارٹن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''باس۔ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت جن میں ایک سوئس

عورت بھی شامل ہے ایئر پورٹ سے ٹیکسیوں میں بیٹھ کر سیدھا جارٹو گیا ہے۔ ہم اسے کورسن میں تلاش کرتے رہ گئے کیونکہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کورسن پہنچ رہا ہے لیکن وہ یہاں نہیں ملے تو پھر ہم نے ٹیکسی ڈرائیوروں کی یونین سے رجوع کیا اور تھوڑی سی رقم خرچ کرنے پر ہمیں وہ ٹیکسی ڈرائیور مل گئے جنہوں نے انہیں ایئر پورٹ سے پک کیا تھا۔ انہیں بھی معقول رقم دی گئی تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جارٹو کے ڈاکٹر رونالڈ کی کوٹھی پر اتارا تھا۔ اس پر میں نے مورگن کے گروپ کو وہاں بھیجا تو انہوں نے اطلاع دی کہ ڈاکٹر رونالڈ کے گھر کی چیکنگ کی گئی ہے لیکن وہاں عمران یا اس کے ساتھی موجود نہیں ہیں البتہ ڈاکٹر کے ملازم نے بتایا ہے کہ وہ لوگ آئے تھے اور ڈاکٹر نے انہیں مشروب پلا کر اس کالونی کی ایک دوسری کوٹھی میں شفٹ کر دیا ہے۔ اس کوٹھی کی چیکنگ کی گئی تو وہاں وہ لوگ موجود تھے جبکہ ڈاکٹر رونالڈ اپنی کوٹھی میں موجود نہ تھا اس لئے میں نے مورگن کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ جیسے ہی ڈاکٹر رونالڈ واپس آئے وہ مجھے اطلاع کر دے اور یہی اطلاع کرنے کے لئے اس نے کال کی ہے''...... مادام سوزین نے جواب دیا۔

''لیکن یہ لوگ وہاں جارٹو کیا کرنے گئے ہیں اور یہ ڈاکٹر رونالڈ ہے کون''...... بارٹن نے حیران ہو کر کہا۔

''باس۔ اس ڈاکٹر رونالڈ کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی

تو یہ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ الیگزینڈر کا عزیز دوست ہے اور یہاں ایک یونیورسٹی میں کیمیا کا ڈاکٹر ہے۔ ڈاکٹر رونالڈ کو کبھی کسی قسم کی مشکوک سرگرمیوں میں شامل نہیں دیکھا گیا اور وہ سیدھا سادھا پڑھنے پڑھانے والا آدمی ہے اور آج کل وہ اپنے ایک ملازم کے ساتھ اکیلا اپنی کوٹھی میں رہتا ہے۔ اس کی بیوی اور بچے ان دنوں چھٹیاں گزارنے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں''...... مادام سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر مجھے بتانے کی بجائے اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دینا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ ہم نے اس ڈاکٹر رونالڈ کا کیا کرنا ہے''...... بارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کی اجازت ضروری تھی۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے انہیں بے ہوش کرائیں اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کریں اس کے بعد انہیں ہلاک کیا جائے''...... مادام سوزین نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میں نے پرانے حساب اس سے بے باق کرنے ہیں لیکن میں وہاں جارٹو نہیں جانا چاہتا۔ تم ایسا کرو کہ مورگن کو کہہ دو کہ وہ اس کوٹھی پر بے ہوش کرنے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کرے اور پھر اسی بے ہوشی کی حالت میں انہیں وہاں سے یہاں دارالحکومت لے

آئے۔ اسے یہ بھی کہہ دو کہ اس ڈاکٹر رونالڈ کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جائے البتہ اس کے ملازم کو وہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور اس ڈاکٹر رونالڈ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ یہاں لے آئے"...... بارٹن نے کہا۔

"اوکے باس۔ جو آپ کا حکم"...... مادام سوزین نے جواب دیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس"...... رابطہ ہوتے ہی گیری کی آواز سنائی دی۔

"سوزین بول رہی ہوں"...... مادام سوزین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیس مادام"...... دوسری طرف سے گیری کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"باس کا حکم مورگن تک پہنچا دو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ پر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دے پھر انہیں بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے یہاں لا کر ہمارے ہیڈکوارٹر کے تہہ خانے میں رکھے۔ یہی کارروائی ڈاکٹر رونالڈ کے ساتھ کی جائے اور ڈاکٹر رونالڈ کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی یہاں لے آیا جائے البتہ اس کے ملازم کو گولی مار دی جائے"...... مادام سوزین نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیس مادام۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... گیری نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"مورگن کو کہہ دینا کہ تمام کارروائی نہایت احتیاط سے کرے۔ عمران اور اس کے ساتھی عام لوگ نہیں ہیں۔ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اگر انہیں معمولی سا بھی شبہ ہو گیا تو الٹا مورگن ان کے ہاتھ آ جائے گا۔ سمجھ گئے تم"...... مادام سوزین نے کہا۔

"لیس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں مورگن کو سمجھا دوں گا"۔ گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب یہ لوگ ہیڈکوارٹر پہنچ جائے تو تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں اور باس وہاں پہنچ سکیں"...... مادام سوزین نے کہا۔

"لیس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام سوزین نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ وہاں جارٹو کیوں گئے ہوں گے۔ وہ تو دارالحکومت سے بالکل ہٹ کر علاقہ ہے"...... بارٹن نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے تو میں نے فوری ایکشن نہ لیا تھا ورنہ تو میں ان کی لاشیں آپ کے سامنے لا کر رکھ دیتی۔ ان کے جاٹور جانے پر مجھے خود تجسس تھا"...... مادام سوزین نے جواب دیا۔

"بہرحال۔ اب معلوم ہو جائے گا"...... بارٹن نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا اور مادام سوزین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے اب اجازت دیں باس۔ میرا خیال ہے کہ میں ہیڈ کوارٹر میں ہی رہوں تاکہ یہ لوگ جب وہاں پہنچیں تو انہیں اچھی طرح باندھا جا سکے اور خیال رکھا جا سکے کہ یہ لوگ کوئی شرارت نہ کر سکیں''...... مادام سوزین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تمام انتظامات کر کے مجھے اطلاع کرنا''...... بارٹن نے کہا تو مادام سوزین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد بارٹن نے ایک طویل سانس لیا اور سامنے میز پر پڑا شراب کا گلاس اٹھا لیا جس میں آدھی سے زیادہ شراب موجود تھی۔ اس نے گلاس منہ سے لگایا اور پھر اس نے گلاس تب ہٹایا جب گلاس میں موجود شراب کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔

جس طرح دور اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے اسی طرح عمران کے دماغ کے پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا ابھرا اور عمران نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر یہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی اور عمران کا شعور بیدار ہو گیا۔

اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے جب اسے معلوم ہوا کہ وہ دیوار کے ساتھ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا ہے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کی ذہنی مشقوں نے کام دکھایا اور اسے جلد ہوش آ گیا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی حتیٰ کہ ڈاکٹر رونالڈ بھی بے ہوشی کے عالم میں اس کے ساتھ راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ یہ کوئی بڑا سا تہہ خانہ تھا جس کا دروازہ سامنے تھا۔

عمران کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر آ گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ڈاکٹر رونالڈ کی دوسری رہائش گاہ میں اپنے ساتھیوں سے بات کر رہا تھا کہ یکلخت اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا تھا اور پھر اسے ہوش نہ رہا تھا اور اب ہوش آیا تو وہ اس انداز میں اپنے ساتھیوں سمیت جکڑا ہوا یہاں موجود تھا۔

''یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں یہاں کون لایا ہے۔ کیا یہ کارروائی اس کرنل رچرڈسن کے آدمیوں نے کی ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ دروازہ کھلا تو ایک نوجوان ہاتھ میں ایک سرنج پکڑے اندر داخل ہوا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا تمہیں خود کیسے ہوش آ گیا''...... نوجوان نے عمران پر نظر پڑتے ہی چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس کیا بتاؤں میرے بھائی۔ میرا ذہن ہی ایسا ہے۔ زیادہ دیر تک بے ہوشی کو قبول نہیں کرتا اس لئے میں مخصوص وقت کے بعد خود ہی ہوش میں آ جاتا ہوں۔ لیکن تم کون ہو اور یہاں ہم کس کی قید میں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ عجیب دماغ ہے تمہارا۔ بہرحال تم یہاں مادام سوزین کی قید میں ہو''...... اس نوجوان نے کہا تو عمران یہ نام سن کر چونک پڑا۔

''مادام سوزین۔ وہ کون ہے۔ کیا بہت بوڑھی عورت ہے''۔

عمران نے کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

''نہیں۔ وہ بوڑھی عورت نہیں ہے۔ وہ نوجوان اور خوبصورت عورت ہے''...... نوجوان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرنج کی سوئی عمران کے ساتھ ہی راڈز والی کرسی میں جکڑے ہوئے صفدر کے بازو میں اتارتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ کیا وہ یہاں جارٹو کی رہنے والی ہے''...... عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ان کا تعلق دارالحکومت سے ہے''...... نوجوان نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ذہن پر زور دینے لگا کیونکہ مادام سوزین کا نام اس کے لاشعور میں تو موجود تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ نام اس نے سنا ہوا ہے لیکن اس کا پورا حدود اربعہ اس کے شعور میں نہ آ رہا تھا۔

''کیا یہ مادام سوزین ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے تعلق رکھتی ہے''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''نہیں۔ مادام سوزین کی ذاتی گروپ ہے لیکن یہ اور بات ہے کہ اس مشن کے لئے ہمیں ہائر حکومت ایکریمیا نے کیا ہے۔ مادام سوزین کو حکومت اکثر ہائر کرتی رہتی ہے''...... نوجوان نے کیپٹن شکیل کو انجکشن لگاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی پرائیویٹ تنظیم ہے اور یقیناً اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ڈارک ہارٹ نے ہائر کیا ہو گا اور

ہوسکتا ہے کہ یہ مادام سوزین پہلے کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق رہی ہو اس لئے اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کا نام اس کے لاشعور میں موجود ہے۔

''گروپ کا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سوزین گروپ''...... نوجوان نے جواب دیا اور پھر عمران کے علاوہ باقی سب کو انجکشن لگا کر واپس چلا گیا اور اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب کو ہوش آ گیا اور ظاہر ہے سب نے ہوش میں آتے ہی مخصوص سوالات کیئے کہ وہ کہاں ہیں اور کس کی قید میں ہیں عمران نے وہ سب کچھ انہیں بتا دیا جو اس نے نوجوان سے پوچھا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور مجھے یہاں کیوں قید کیا گیا ہے۔ میں نے کیا کیا ہے''...... ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''آپ کی وجہ سے تو ہم یہاں موجود ہیں ڈاکٹر صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہ کارروائی کرنل رچرڈسن نے کرائی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے تو کسی کو آپ کی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں بتایا''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کی بات کا عمران جواب دیتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان خوبصورت ایکریمی لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس

کے جسم پر جینز کی پتلون اور براؤن چمڑے کی جیکٹ تھی اور عمران نے جیسے ہی اس کا چہرہ دیکھا اس کے ذہن میں بے اختیار چھناکا سا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ اسے مادام سوزین کا نام سن کر کیوں یہ احساس ہوا تھا کہ وہ اس نام سے آشنا ہے۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہی وہ پہچان گیا تھا۔ یہ واقعی مادام سوزین تھی اور کچھ عرصہ پہلے اس کا تعلق ایک ایکریمی ایجنسی کے بڑے سیکرٹ ایجنٹ ڈی مائیکل کے ساتھ تھا۔ یہ ڈی مائیکل کی اسسٹنٹ تھی۔ عمران اور ڈی مائیکل کا بڑا خوفناک مقابلہ ہوا تھا جس میں یہ مادام سوزین بھی شامل تھی اور عمران نے ڈی مائیکل کا خاتمہ کر دیا تھا جبکہ مادام سوزین بھی زخمی ہو گئی تھی لیکن عمران نے اسے ہلاک نہ کیا تھا اور زندہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس کی نظروں میں اصل آدمی ڈی مائیکل ہی تھا اور اب یہ سوزین مادام کے روپ میں اس کے سامنے تھی۔

اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ وہ سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے وہ دونوں اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ وہ نوجوان جس نے اس کے ساتھیوں کو انجکشن لگائے تھے ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

''تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم مجھے پہچان گئے ہو عمران''...... مادام سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں حسین چہرے نہیں بھولتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام سوزین بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں تم سے ڈی مائیکل کا حساب بے باق کرنے کے لئے انتہائی بے چین رہی تھی لیکن مجھے موقع نہ مل سکتا تھا۔ اب مجھے موقع مل گیا ہے اب تم دیکھنا کہ میں تمہیں کس طرح تڑپا تڑپا کر ماروں گی''...... مادام سوزین نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

''ڈی مائیکل کا حساب تو ڈی مائیکل سے ہو چکا تھا تم اپنی بات کرو۔ تمہیں تو میں نے چھوڑ دیا تھا حالانکہ میں چاہتا تو ایک گولی تمہارے دل میں بھی اتار دیتا۔ یہ بات میں اس لئے نہیں کر رہا کہ میں تم سے کسی قسم کی نرمی چاہتا ہوں بلکہ اس لئے کر رہا ہوں کہ تم نے خود ہی حساب کتاب کی بات کی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ڈی مائیکل میرا منگیتر تھا۔ تم نے اسے مار کر مجھے زندگی کا سب سے بڑا دھچکا پہنچایا ہے۔ تم سے ڈی مائیکل کا انتقام میری دلی خواہش تھی اور اب میں تمہارے ساتھ تمہارے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دوں گی سمجھے تم''...... مادام سوزین نے کہا۔

''لیکن مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے۔ میں تو عام سا ڈاکٹر ہوں۔ میں تو کسی جرم میں ملوث نہیں ہوں''...... اچانک ڈاکٹر رونالڈ نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''تم ان لوگوں کو پناہ دی ہے ڈاکٹر رونالڈ اس لئے تم ان سے بھی بڑے مجرم ہو اس لئے تمہیں بھی ان کے ساتھ ہی مرنا ہو گا''...... مادام سوزین نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ یہ سب میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ سب تو میں نے لارڈ الیگزینڈر کے کہنے پر کیا تھا۔ میں تو انہیں جانتا تک نہیں''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

''اسے گولی مار دو''...... مادام سوزین نے غصے سے چیختے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا اور اس آدمی نے پلک جھپکنے میں جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا اس نے ٹریگر دبا دیا اور کمرہ خوفناک دھماکوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رونالڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور ڈاکٹر رونالڈ کو زور دار جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور عمران کے چہرے پر یکلخت پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی۔

''تم نے ایک بے گناہ اور معصوم آدمی کو جس سفاکی سے ہلاک کرایا ہے مادام سوزین۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم میں انسانیت کی معمولی سی رمق بھی باقی نہیں رہی۔ تم انسان نہیں ہو سمجھی اور اب تمہارا حشر عبرتناک ہو گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ مجھے۔ سوزین کو اور وہ بھی اس حالت میں۔ تمہاری یہ جرأت''...... مادام سوزین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹ لیا۔

''سنو۔ میری بات سنو''...... اچانک جولیا نے اونچی آواز میں کہا تو مادام سوزین، جولیا کی طرف متوجہ ہوگئی۔

"تم کون ہو۔ کیا عمران کی بیوی ہو"...... مادام سوزین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران ہمارا ساتھی ہے اور بس۔ میرا نام جولیا ہے اور میں اس ٹیم کی لیڈر ہوں۔ تم مجھ سے بات کرو تم کیا چاہتی ہو"...... جولیا نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"لیڈر۔ کیا مطلب۔ تم تو سوئس نژاد معلوم ہو رہی ہو پھر تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیسے ہو سکتا ہے"...... مادام سوزین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی بھی ملک کے اعلیٰ حکام اس قدر احمق نہیں ہوا کرتے کہ غیر ملکیوں کو سیکرٹ سروس میں شامل کرلیں۔ میں سوئس ہوں اس لئے مجھے دیکھ کر تو تمہیں خود ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کون ہو اور کیوں ان لوگوں کے ساتھ موجود ہو اور تم نے ابھی کہا ہے کہ تم ان کی لیڈر ہو"...... مادام سوزین نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم میری بات کا جواب دو۔ کیا تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میری اپنی تنظیم ہے البتہ ہمیں ایک سرکاری ایجنسی نے

تمہارے خلاف ہائر کیا ہے۔ تم لوگ دارالحکومت آنے کی بجائے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کورسن پہنچے اور وہاں سے جارٹو چلے گئے جبکہ مجھے تمہیں ختم کرنے کا کام دیا گیا تھا۔ میں نے تمہارا پیچھا کیا اور پھر تمہیں جارٹو میں تلاش کر لیا اور پھر تمہیں بے ہوش کر کے یہاں میرے ایک سیکشن ہیڈکوارٹر میں لایا گیا ہے۔ میں چاہتی تو تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیتی یا تمہاری رہائش گاہ کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتی لیکن میں چاہتی تھی کہ مرنے سے پہلے اس عمران کو معلوم ہو سکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں کیا ہے"...... مادام سوزین نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر تمہیں ٹارگٹ تو عمران کو ہلاک کرنے کا دیا گیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں کیوں۔ تم لیڈر ہو جس کا مطلب واضح ہے کہ تم اس کی ساتھی ہو"...... مادام سوزین نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ ہم عمران کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ عمران ہمارے ساتھ ہے۔ ہم نے عمران کو ہائر کیا ہے۔ ہماری بھی تمہاری طرح پرائیویٹ تنظیم ہے"...... جولیا نے بڑی ذہانت سے بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتی ہو۔ میں جانتی ہوں کہ تم سب یہاں ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کرنے آئے ہو"۔ مادام سوزین نے کہا۔

''اوہ۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہمارا تعلق نیشنل نیوز پیپر سے ہے۔ ہم وائلڈ کیمپ کے کرنل زارگ سے ملاقات کر کے اس کا انٹرویو لینا چاہتے ہیں اور بس۔ ہم ڈاکٹر رونالڈ کے پاس آئے ہی اس لئے تھے اور ہمیں اس کی ٹپ لارڈ الیگزینڈر کی طرف سے ملی تھی۔ ہماری ڈاکٹر رونالڈ کے ذریعے کرنل زارگ سے ملاقات طے تھی''...... جولیا نے کہا۔

''تم کس سلسلے میں کرنل زارگ سے ملنا چاہتے تھے''...... مادام سوزین نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کرنل زارگ کا نام بڑے شکاریوں میں شامل ہے۔ وہ دنیا کے ان چند آدمیوں میں سے ہے جو بلیک وائلڈ ماؤنٹین پر بھی جا کر شکار کر چکا ہے جہاں سیاہ شیروں کی کثرت ہے۔ ایک انٹرویو میں کرنل زارگ نے اشارتاً بتایا تھا کہاس پہاڑی جنگل میں وہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا تھا اور جنگل میں گھومتا ہوا رات کو پناہ لینے کے لئے ایک غار میں پہنچ گیا تھا۔ غار بے حد طویل تھا۔ کچھ دور جاتے ہی اسے غار سے چند بلیو ڈائمنڈ ملے تھے۔ اس نے وہ ڈائمنڈ اٹھا لئے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ وہ غار بلیو ڈائمنڈز سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے آگے جانے کا قصد کیا تھا لیکن اچانک غار کے دوسری طرف سے بے شمار سانپ نکل آئے تھے اور وہ اس غار سے بھاگ نکلا تھا۔ سانپوں کی تعداد بے حد زیادہ تھی جس سے کرنل زارگ خوفزدہ ہو گیا تھا اور جلدی میں وہ سارے ڈائمنڈز اسی غار

میں گر گئے تھے جو اس نے غار سے اٹھائے تھے۔ چونکہ اس پر سانپوں کا خوف طاری تھا اس لئے وہ غار سے نکل کر بھاگتا چلا گیا اور پھر کافی تگ و دو کے بعد وہ اپنے آدمیوں تک تو کسی نہ کسی طرح سے پہنچ گیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بلیو ڈائمنڈز والا غار تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور پھر اسی جنگل میں ایک حادثے میں وہ شدید زخمی ہو گیا جس کے نتیجے میں اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس آنا پڑا اور اس کے بعد وہ کئی بار اس جنگل میں جا چکا ہے اور اس غار کو تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکا ہے لیکن اب تک وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا ہے۔ ہم اس سے اسی جنگل اور غار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئے ہیں اور بس''...... جولیا نے اسے لمبی چوڑی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میں کیسے اس بات کو تسلیم کر لوں''...... مادام سوزین نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر واقعی الجھ گئی ہے۔

''اب میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ تم نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے ڈاکٹر رونالڈ کو ہلاک کر دیا ہے حالانکہ تم اس سے آسانی سے اس بات کی تصدیق کر سکتی تھی۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ تم کرنل زارگ سے بات کر کے اس سے پوچھ لو کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ نے ہم سے ملنے کے لئے اس سے ملاقات کی اجازت لی ہے یا نہیں''...... جولیا نے کہا۔

”لیکن اس کے لئے عمران کا تمہارے ساتھ آنا سمجھ میں نہیں آ رہا ہے“...... مادام سوزین نے کہا۔

”عمران میرا دوست ہے اور اتفاق سے یہ ایکریمیا میں موجود تھا۔ مجھے اس کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ میک اپ ایکسپرٹ ہے۔ اسے دیکھ کر میں نے سوچا کہ مجھے اسے اپنے ساتھ لے لینا چاہئے۔ میں اور عمران نے کرنل زارگ کے پاس جانا تھا اور اس ملاقات کو خفیہ رکھنے کے لئے میں اور عمران میک اپ کر کے جاتے اور باتوں باتوں میں اس سے بلیو ڈائمنڈز والے غار کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیتے اور پھر ہم وہاں جا کر خود اس غار کی تلاش میں نکل جاتے۔ بلیو ڈائمنڈز والے غار کی بات لیک آؤٹ نہ ہو جائے اور ساری دنیا کے لوگ اس کی تلاش میں نہ نکل جائیں اس لئے ہم کرنل زارگ سے خفیہ طور پر ملنا چاہتے تھے کیونکہ کرنل زارگ نے انٹرویو میں بلیو ڈائمنڈز والے غار کے بارے میں بڑے مبہم سا اشارہ دیا تھا لیکن میں نے چونکہ ایکریمیا کے ایک مشہور شکاری لارڈ بروفن کو جانتی ہوں۔ وہ میرا دور کا رشتہ دار تھا اس نے بھی مجھے اس غار کے بارے میں بتایا تھا جو بلیو ڈائمنڈز سے بھرا ہوا تھا اس لئے میں کرنل زارگ کا انٹرویو پڑھ کر چونک پڑی تھی۔ لارڈ بروفن نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب میں اپنی تعلیم مکمل کر لوں گی تو وہ مجھے اس غار کے بارے میں ساری تفصیل بتا دے گا کہ وہ کہاں ہے اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے لیکن

میری تعلیم مکمل ہونے تک اس کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے ہلاک ہونے کا مجھے بے حد دکھ تھا اور میں اب تک یہی سمجھ رہی تھی کہ اب میں اس بلیو ڈائمنڈز والے غار تک کبھی نہ پہنچ سکوں گی لیکن پھر کرنل زارگ کے انٹرویو نے میری پرانی حسرت پھر سے بیدار کر دی“...... جولیا نے جواب دیا۔ وہ واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لے رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر بھی اس کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔

”ٹھیک ہے۔ میں پہلے تصدیق کروں گی کہ تم سچ کہہ رہی ہو یا جھوٹ۔ فون لے آؤ راسکر“...... مادام سوزین نے پہلے جولیا سے اور پھر اس نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے کہا تو نوجوان واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

”مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کر لو تصدیق“...... جولیا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”جو بھی ہے ایک بات کان کھول کر سن لو۔ میں عمران کو زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ اسے میرے ہاتھوں ہر حال میں مرنا ہی پڑے گا“...... مادام سوزین نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت سخت لہجے میں کہا۔

”مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم عمران کے ساتھ جو مرضی سلوک کر سکتی ہو۔ ہم نے اسے ہائر کیا ہے اسے رقم دی ہے اب یہ زندہ رہتا ہے یا مر جاتا ہے اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں

ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ بہرحال میں آپ کا ساتھی تو ہوں۔ کم از کم اس قدر سفاک انداز میں تو بات نہ کریں''...... عمران نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اگر تم اپنے آپ کو بچا سکتے ہو تو بچا لو لیکن ہم تمہاری خاطر مرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیوں مادام سوزین۔ اس دور میں بھلا کون کسی دوسرے کے لئے مرتا ہے''...... جولیا نے عمران کو جواب دینے کے بعد مادام سوزین سے تائید کراتے ہوئے کہا۔

''یہ سب بعد میں پتہ چلے گا کہ کون مارا جائے گا اور کون زندہ رہے گا''...... مادام سوزین نے منہ بنا کر کہا۔

''ایک بات پوچھوں''...... عمران نے ڈرے ڈرے سے لہجے میں کہا تو مادام سوزین چونک پڑی۔

''کون سی بات''...... مادام سوزین نے پوچھا۔

''کیا ڈارک ہارٹ کے پاس آدمی نہیں تھے جو اس نے ہمارے لئے تمہیں ہائر کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم احمق ہو۔ تم شاید نہیں جانتے کہ بڑی سرکاری ایجنسیاں اس طرح کا کام خود نہیں کیا کرتیں۔ معاوضے کی انہیں پرواہ نہیں ہوتی اور معاوضہ دے کر جب ان کی مرضی کے مطابق کام ہو جائے تو انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ خود یہ کام کرتے پھریں''...... مادام سوزین نے منہ بنا کر جواب دیا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا

جیسے وہ مادام سوزین کی بات سے متفق ہو۔ اسی لمحے وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں یہ فون مادام سوزین کی طرف بڑھا دیا۔ مادام سوزین نے فون اس سے لیا اور اسے آن کر کے اس نے تیزی سے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ شاید مادام سوزین نے انہیں سنانے کے لئے خاص طور پر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز انہیں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ یہ آواز نسوانی تھی۔

''بارٹن سے بات کراؤ۔ میں مادام بول رہی ہوں''...... مادام سوزین نے اپنا نام لئے بغیر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے باس بارٹن کی آواز ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی بارٹن کو علم ہوا کہ عمران مادام سوزین کے قابو میں آ گیا ہے تو اس نے مادام سوزین کو اس کی فوری ہلاکت کا حکم دے دینا ہے اور جولیا نے ویسے تو انتہائی ذہانت سے مادام سوزین کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ مادام سوزین کسی بھی وقت اور کچھ نہیں تو اس پر فائر کھول سکتی ہے اور اس لئے وہ اس دوران مسلسل اپنی رہائی کے

بارے میں سوچتا رہا تھا۔ اس نے اپنی کلائیوں کے گرد موجود کڑوں کا جائزہ لے لیا تھا۔ یہ کڑے بٹنوں والے ضرور تھے لیکن ان کے بٹن ایسی جگہوں پر تھے کہ عمران کی انگلیاں مڑ کر بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتی تھیں لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے بازوؤں کو غیر محسوس انداز میں موڑنا شروع کر دیا تھا تاکہ اگر اس کی انگلیاں کسی طرح ان بٹنوں تک پہنچ سکیں لیکن کلائیوں میں موجود کڑے اس قدر تنگ تھے کہ کوشش کے باوجود عمران اپنے مقصد کو حاصل نہ کر پا رہا تھا۔

''سوزین بول رہی ہوں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''کیا رپورٹ ہے سوزین''...... دوسری طرف سے بارٹن کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

''عمران اور اس کے ساتھی میرے سامنے راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ کسی بھی وقت ان کا آسانی سے خاتمہ کر سکتی ہوں لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کرنل زارگ سے ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے لارڈ الیگزینڈر کے ایک آدمی ڈاکٹر رونالڈ کی مدد سے کرنل زارگ سے ملاقات کا وقت بھی لے لیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کرنل زارگ سے بات کر کے اس بات کی تصدیق کرا دیں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''یہ تم کیا کر رہی ہو سوزین۔ تم انہیں ختم کر دو یہ لوگ انتہائی

خطرناک ہیں۔ یہ تم سے جھوٹ بول رہے ہیں اور تمہیں اپنی باتوں کے جال میں پھنسا کر وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ تم پر قابو پا کر بازی الٹ سکیں''...... بارٹن نے کہا۔

''میں جانتی ہوں کہ وہ کتنے خطرناک ہیں۔ اس بات کی تم فکر نہ کرو۔ مادام سوزین اپنا کام بہرحال مکمل کرے گی لیکن میں ان کی بات کی تصدیق کرنا چاہتی ہوں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں اس بات کی تصدیق کراؤں کہ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرنل زارگ سے ملاقات طے کی ہے یا نہیں''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس۔ صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ کے ذریعے کرنل زارگ سے آج رات کوئی ملاقات طے ہوئی ہے یا نہیں''...... مادام سوزین نے کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ تم کس نمبر پر بات کر رہی ہو''...... بارٹن نے پوچھا۔

''میں کورسن سے بول رہی ہوں۔ تم بات کر لو میں پانچ منٹ بعد دوبارہ کال کر کے معلوم کر لوں گی''...... مادام سوزین نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام سوزین نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔

''ان سب کی بات اور ہے لیکن کچھ بھی ہو تم اب زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ عمران''...... مادام سوزین نے فون آف کرتے ہی

عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سچ پوچھو تو تمہارے حسین ہاتھوں بچ کر جانے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ تمہارے ہاتھوں سے ہونے والی میری موت میری خوش نصیبی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تب میں تمہاری یہ خواہش ضرور پوری کروں گی۔ ابھی اور اسی وقت"...... مادام سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گود میں رکھا ہوا ریوالور بھی اٹھا لیا۔

"ابھی رک جاؤ مادام سوزین۔ تم نے پہلے بھی ڈاکٹر رونالڈ کی ہلاکت میں جلدی کی ہے۔ ہم کہیں بھاگ تو نہیں سکتے۔ تمہارے سامنے راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں پہلے یہ بات انجام تک پہنچنے دو اس کے بعد کوئی فیصلہ کرنا۔ جلدی نہ کرو"...... جولیا نے کہا تو مادام سوزین نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور ریوالور دوبارہ گود میں رکھ لیا جیسے اسے جولیا کی بات پسند آ گئی ہو۔

"میں تمہاری بات مان لیتی ہوں لیکن یہ سن لو کہ اگر تم عمران کو بچانا چاہتی ہو تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ تمہاری باتوں کا نتیجہ کچھ بھی نکلے لیکن عمران کو ہر حال میں مرنا پڑے گا یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے۔ جسے میں کسی بھی صورت میں نہ بدلوں گی"...... مادام سوزین نے خشک لہجے میں کہا۔

"اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم اسے جب چاہو ہلاک کر سکتی ہو لیکن جلدی کیوں کرتی ہو"...... جولیا نے کہا اور مادام

سوزین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران خاموش تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مادام سوزین کے چہرے پر لمحہ بہ لمحہ اپنی فتح کے تاثرات بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد مادام سوزین نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"بارٹن سے بات کراؤ۔ میں مادام بول رہی ہوں"...... مادام سوزین نے کہا۔

"یس مادام"......دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیا معلوم ہے بارٹن۔ کیا تمہاری بات ہوئی ہے کرنل زارگ سے"...... مادام سوزین نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ ہوئی ہے اس سے بات"...... دوسری طرف سے بارٹن نے جواب دیا۔

"تو کیا کہا ہے اس نے"۔ مادام سوزین نے اسی انداز میں کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ اس کے پاس آیا تھا اس نے اسے بتایا کہ کسی نیوز پیپر کے دو غیر ملکی اس سے رپورٹر ملنا چاہتے ہیں تا کہ اس کا انٹرویو لے سکیں۔ چنانچہ اس نے ملاقات کا وقت

دے دیا لیکن ملاقات کا وقت گزر جانے کے باوجود وہ لوگ نہیں آئے اور کرنل زارگ نے جب ڈاکٹر رونالڈ کی رہائش گاہ پر کال کیا تو وہاں سے کسی نے بھی اس کی کال اٹنڈ ہی نہیں کی"۔ بارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ کل تم خوشخبری سنو گے"...... مادام سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے انتظار رہے گا۔ بس پوری ہوشیار اور محتاط رہ کر کام کرنا"...... بارٹن نے کہا تو مادام سوزین اس طرح ہنس پڑی جیسے بارٹن نے کوئی دلچسپ لطیفہ سنا دیا ہو۔

"میں چھوٹی سی بچی نہیں ہوں بارٹن۔ میرا نام سوزین ہے۔ مادام سوزین"...... مادام سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری صلاحیتوں کا پوری طرح علم ہے سوزین۔ اسی لئے تو پورے ایکریمیا میں تمہیں منتخب کیا ہے میں نے۔ لیکن تمہارے مقابل جو لوگ ہیں وہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو لیکن یہ بات طے ہے کہ یہ مادام سوزین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کل ان کی لاشیں تمہارے دفتر میں پڑی ہوں گی۔ یہ میرا وعدہ رہا"...... مادام سوزین نے کہا اور فون آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پیچھے کھڑے ہوئے آدمی کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی ہے لیکن میرا نام مادام سوزین ہے"...... مادام سوزین نے ریوالور پکڑ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چکر۔ کیا مطلب۔ کیسا چکر۔ اب جبکہ ہماری بات کی تصدیق ہو گئی ہے اب بھی تم اسے چکر کہہ رہی ہو"...... اس کی بات سن کر جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم چکر دے رہی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مادام سوزین تم جیسی احمق عورتوں کے چکر میں آجائے گی۔ یہ درست ہے کہ تم نے کرنل زارگ سے ملاقات طے کی ہے لیکن تمہارا مقصد کرنل زارگ کو اغوا کر کے اس سے ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کرنا تھا کیونکہ وہ ہیڈ کوارٹر پہلے کرنل زارگ کا تھا جو بعد میں ڈارک ہارٹ کی تحویل میں دے دیا گیا۔ اس لئے تم نے اس ملاقات کو خفیہ رکھا تھا اور جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ سچ بھی ہو تب بھی مجھے جو ٹاسک ملا ہے وہ میں نے مکمل کرنا ہے۔ اس لئے اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... مادام سوزین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے آدمی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"سنو۔ اس علی عمران کو میں خود گولی ماروں گی۔ باقی کا خاتمہ تم کر دینا"...... بارٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی دنیا کی سب سے بڑی

احمق عورت ہو"...... اچانک جولیا نے کہا اور مادام سوزین تیزی سے جولیا کی طرف مڑی ہی تھی کہ یکلخت جولیا نے اپنے بازوؤں کو جھٹکا دیا اور اس کے ہاتھ کڑوں سے باہر نکل آئے۔ اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ عمران کی کرسی کے راڈز کھلے اور دوسرے لمحے عمران کا جسم فضا میں اچھلا اور مادام سوزین کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے پہلو میں عمران کی جڑی ہوئی ٹانگوں کو بھرپور ضرب پڑی اور وہ مادام سوزین اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے دوسرے آدمی کو ساتھ لیتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ اچانک دھکا لگنے سے مادام سوزین کے ہاتھ سے ریوالور نکلا تو سیدھی اس کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا کے ہاتھوں میں پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ یکلخت تیز دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے بغیر کوئی وقت ضائع کئے مادام سوزین کے تینوں آدمیوں کو گولیاں مار دی تھیں جبکہ مادام سوزین اچھل کر کھڑی ہوئی ہی تھی کہ جولیا نے انتہائی برق رفتاری سے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا بھرپور وار کیا اور مادام سوزین چیختی ہوئی نیچے گری ہی تھی کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور مادام سوزین چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی اور پھر نیچے گر کر اس طرح بے حس و حرکت ہو گئی جیسے مردہ چھپکلی۔ جولیا اس کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ۔ یہ ہوش میں ہے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن جولیا جوش میں کافی آگے بڑھ چکی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ

عمران کی بات مکمل ہوتی مادام سوزین واقعی کسی گیند کی طرح اچھلی اور جولیا سے ٹکرا کر اسے ساتھ لیتی ہوئی فرش پر جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر اچھل کر حملہ کرنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی فضا میں اٹھی اور قلابازی کھا کر واپس آنے ہی لگی تھی کہ جولیا کا جسم ہوا میں اٹھا اور اس کا ایک بازو ترچھے انداز میں گھوما اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ اور چیخ کی آواز اکٹھی سنائی دی اور مادام سوزین اس بار واقعی کسی مردہ چھپکلی کی طرح دھماکے سے فرش پر گری اور ساکت ہو گئی۔ جولیا نے اٹھ کر زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"ویل ڈن جولیا۔ جلدی سے دروازہ اندر سے لاک کر دو اور اپنے ساتھیوں کے راڈز کھول دو"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات کسی آبشار کی طرح نمودار ہو گئے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا اور پھر اس نے سب سے پہلے صفدر کے دونوں ہاتھ میں موجود کڑوں پر لگے ہوئے بٹن پریس کئے تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ کڑے کھلتے چلے گئے پھر صفدر نے اس کے ساتھ مل کر باقی ساتھیوں کو بھی راڈز والی کرسیوں سے آزاد کر دیا البتہ ڈاکٹر رونالڈ چونکہ لاش میں تبدیل ہو چکا تھا اس لئے عمران نے اس کی جھولتی ہوئی لاش کو کھول کر نیچے زمین پر لٹا دیا تھا۔

"تم نے راڈز کیسے کھول لئے"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے ہاتھ کڑے سے نکال لئے تھے۔ کڑوں سے ہاتھ باہر آئے تو راڈز خود بخود کھل گئے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کڑوں سے نکلتا ہوا ہاتھ یقیناً بٹن سے چھو گیا ہو گا اسی لئے راڈز کھلے تھے۔ میں نے بھی کوشش کر کے بٹن پریس کئے تھے جس کے نتیجے میں راڈز کھل گئے ورنہ آج اس عورت نے ہم سب کو واقعی ڈبو دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈبو دیا تھا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"مطلب ہمیں دوسری دنیا میں پہنچانے کا انتظام پورا انتظام کر دیا تھا اس نے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"باہر جا کر چیک کرو اور جتنے لوگ بھی نظر آئیں سب کو اڑا دو"...... عمران نے کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل، مادام سوزین کے ساتھیوں کے ریوالور لے کر باہر چلے گئے جبکہ عمران نے جولیا کی مدد سے بے ہوش پڑی ہوئی مادام سوزین کو ایک راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا جس پر اس مادام سوزین نے جولیا کو جکڑا ہوا تھا۔

"اچھی طرح چیک کر لینا۔ ایسا نہ ہو کہ جس طرح تم نے اپنے دونوں ہاتھ کڑوں سے نکال لئے تھے اس طرح یہ بھی نکال لے اور تمہارا کام تمام کر دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں اس کا انتظام کر چکی ہوں۔ یہ کڑے اس انداز میں بنے ہوئے ہیں کہ انہیں تنگ بھی کیا جا سکتا ہے اور کھلا بھی۔ اس کے لئے ایک خاص بٹن ہے میں نے بھی اس بٹن کو پریس کر کے انہیں کھلا کیا تھا۔ اب میں نے اس بٹن کو لاک کر دیا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور اس کے ساتھی واپس آ گئے۔

"اوپر صرف چار آدمی موجود تھے ان چاروں کو ختم کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا کرو کہ تم سب اوپر نگرانی کرو میں اس مادام سے ضروری معلومات حاصل کر لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"اب تم اسے ہوش میں لے آؤ جولیا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر مادام سوزین کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے اور واپس آ کر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد مادام سوزین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھیں میں دھندلی سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک ابھر آئی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو گیا۔ تم لوگ کس طرح

آزاد ہو گئے“...... مادام سوزین نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

”جو کچھ ہوا ہے تمہارے سامنے ہی ہوا ہے مادام سوزین۔ ہم نے جادو کی چھڑی گھمائی اور ہم آزاد ہو گئے اور آزاد ہوتے ہی ہم نے ساری بازی پلٹ دی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تم واقعی میرے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوئے ہو۔ میرا خیال تھا کہ تم کسی صورت بھی ان راڈز سے آزاد نہ ہو سکو گے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ مجھے اپنی شکست تسلیم ہے اب تم کیا چاہتے ہو“...... مادام سوزین نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”اصل کارنامہ تو مس جولیا نے دکھایا ہے کہ اس نے کڑوں سے ہاتھ آزاد کر لئے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر تم عین وقت پر اس کے ساتھی کو ٹانگوں کی ضرب نہ لگاتے تو یہ عورت مجھے لازماً ہلاک کر دیتی اور اب تم نے اس سے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو۔ میں اسے مزید زندہ رہنے کا موقع نہیں دینا چاہتی“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے اس سے کیا پوچھنا ہے۔ اسے تو صرف ہماری ہلاکت کے لئے ہائر کیا گیا تھا اور بس“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ریوالور لے آتی ہوں“...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”کیا تم میری جان بخش سکتے ہو عمران“...... جولیا کے باہر

جاتے ہی مادام سوزین نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بخش تو سکتا ہوں اور یہ بھی سچ ہے کہ جولیا میری بات نہیں ٹالے گی لیکن میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کر رہا۔ جس وقت تم سے بات ہو رہی تھی تم اس وقت یہ حتمی فیصلہ کر چکی تھیں کہ ہم سب کو ہلاک کر دو گی اور تم نے جس سفاکی سے ڈاکٹر رونالڈ پر گولیاں برسائی ہیں اس کے بعد تمہارا دوسروں سے کسی رحم کی توقع رکھنا حماقت ہی ہو گا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر تم مجھے زندہ چھوڑ دو تو میرا وعدہ کہ میں آئندہ کبھی تمہارے یا تمہارے ساتھیوں کے مقابل نہ آؤں گی۔ پلیز میری جان بخش دو“۔ مادام سوزین نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ یہ کام تو تمہارے مرنے کے بعد زیادہ اچھی طرح ہو جائے گا“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن اگر تم مجھے زندہ چھوڑ دو تو میں تمہیں ایک اہم راز کی بات بتا سکتی ہوں“...... مادام سوزین نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کون سا راز“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ پہلے تم وعدہ کرو کہ میری جان بچاؤ گے“...... مادام سوزین نے کہا۔

”دیکھو مادام سوزین۔ جس طرح اس مشن میں تمہارے گروپ کی پوزیشن ہے اسی طرح میری پوزیشن اس گروپ میں ہے۔ مس

جولیا اس گروپ کی چیف ہیں اور مجھے انہوں نے اس مشن پر کام کرنے کے لئے ہائر کیا ہوا ہے اور جس طرح بارٹن نے تمہیں ہمارے خلاف ہائر کیا تھا اس طرح پاکیشیا نے مس جولیا اور اس کے گروپ کو ہائر کیا ہے۔ مس جولیا چیف ہیں اور وہ اپنی مرضی کی مالک ہیں میں تو صرف اسے سفارش کر سکتا ہوں لیکن اگر تم نے واقعی کوئی فائدہ مند بات بتا دی تو میری سفارش کام دے جائے گی ورنہ نہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ ڈارک ہارٹ کا سربراہ کون ہے اور کہاں موجود ہے''...... مادام سوزین نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کام کی بات ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

''کیا کہہ رہی ہے یہ''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ ایک خاص بات بتانے جا رہی ہے مس جولیا اور میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں تم سے اس کی زندگی کی سفارش کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''یہ ڈارک ہارٹ کے سربراہ کا پتہ بتا رہی ہے جس کے خلاف کام کرنے کے لئے تمہیں اور تمہارے گروپ کو ہائر کیا گیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے بتاؤ اگر تم نے درست بتا دیا تو ہو سکتا ہے کہ میں عمران کی سفارش مان لوں''...... جولیا نے کہا۔

''ڈارک ہارٹ کا چیف کرنل رچرڈسن ہے۔ وہ ہاسٹنگ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں رہائش پذیر ہے یہاں اس کا نام رچرڈ ہے''...... مادام سوزین نے کہا۔

''تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے خود بتایا تھا اور دعوت دی تھی کہ میں اس مشن کے دوران اس کے پاس اس کی کوٹھی میں ٹھہروں اس لئے مجھے معلوم ہے''...... مادام سوزین نے کہا۔

''اوکے پھر پہلے ہمیں اس بات کی تصدیق کرنا پڑے گی کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ اس کے بعد تمہارے متعلق فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کیوں مس جولیا''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کے بعد تو اس کے زندہ رہنے کا کوئی سکوپ ہی باقی نہیں رہتا۔ یہ تو یہاں سے رہا ہوتے ہی سیدھی اس کے پاس پہنچے گی اور پھر اسے ہمارے متعلق تمام تفصیلات بتا دے گی۔ اس لئے اس کی موت اب ہماری بقا کے لئے ضروری ہے اور میں اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ سوری مادام سوزین''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ ہی مادام سوزین

کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا راڈز میں جکڑا ہوا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔

''تم نے جس سفاکی سے ڈاکٹر رونالڈ کو ہلاک کیا تھا اس کے بعد تم کسی ہمدردی کی مستحق نہیں تھی مادام سوزین''...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے دھماکے کے ساتھ ہی گولی سیدھی مادام سوزین کے دل میں پیوست ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہوگیا۔

''آؤ اب یہاں سے نکل چلیں''...... جولیا نے مڑتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اب اتنی جلدی کیا ہے۔ اب یہ لاش تو تمہارے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ زندہ رہ کر اس نے کیا کر لینا تھا''...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

''وہی جس کے خوف سے تم نے اسے ہلاک کیا ہے۔ میرا مطلب ہے جذبہ رقابت''...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''تمہیں نجانے اپنے متعلق کیا غلط فہمی ہوگئی ہے۔ ہر وقت الٹی سیدھی بکواس کرتے رہتے ہو۔ نانسنس''...... جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

بارٹن اپنے دفتر میں نہایت بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسے مادام سوزین کی کال کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ مادام سوزین نے اسے بتایا تھا کہ وہ کل صبح عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کے دفتر میں پہنچا دے گی لیکن اب دوپہر ہونے کے قریب آ گئی تھی لیکن لاشیں تو ایک طرف مادام سوزین کی طرف سے کال تک نہ آئی تھی اس لئے اس نے ٹیری کو کال کر کے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ مادام سوزین سے رابطہ کر کے معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے اور پھر اسے بتائے لیکن ٹیری کا ابھی تک کوئی جواب نہ آیا تھا۔ وہ اسی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بارٹن نے مڑ کر تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

''بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹیری کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بات کراؤ"...... بارٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں ٹیری بال رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹیری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ سوزین کیا کر رہی ہے"...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ایک بیڈ نیوز ہے"...... دوسری طرف سے ٹیری نے کہا۔

"بیڈ نیوز۔ کیا مطلب۔ کیا ہے بیڈ نیوز"...... بارٹن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"مادام سوزین اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکی ہے"۔ دوسری طرف سے ٹیری کی آواز سنائی دی تو ایک لمحے کے لئے تو بارٹن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن بالکل بند ہو گیا ہو اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

"ہیلو باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد ٹیری کی آواز دوبارہ سنائی دی تو بارٹن بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا ہو۔

"کک کک۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... بارٹن نے جھرجھری لیتے ہوئے بے اختیار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے خود مادام سوزین اور اس کے چھ خاص ساتھیوں کی لاشیں پولیس ہیڈکوارٹر میں جا کر دیکھی ہیں اور مجھے ذاتی طور پر بھی مادام سوزین کی موت کا بے حد صدمہ ہوا ہے کیونکہ وہ میری بہترین دوست تھی"...... ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا سوزین کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے"...... بارٹن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے اچانک جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

"یس باس۔ جو معلومات میں نے حاصل کی ہیں مادام سوزین اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پولیس کو جس جگہ سے ملی ہیں وہ جگہ مادام سوزین کا کورسن میں خفیہ ہیڈکوارٹر تھا۔ اس کے نیچے ایک بڑا تہہ خانہ ہے جسے ٹارچنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں مادام سوزین کی لاش راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی پولیس کو ملی ہے جبکہ اس کے ساتھیوں میں سے دو کی لاشیں اس تہہ خانے سے اور باقی چار کی لاشیں اوپر ہیڈکوارٹر کے ایک کمرے میں ملی ہیں اور ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور پولیس کے مطابق جس کمرے میں مادام سوزین اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں وہاں سے ایک یونیورسٹی کے ڈاکٹر رونالڈ کی بھی گولیوں سے چھلنی لاش ملی ہے اور باس اس ڈاکٹر رونالڈ کا تعلق لارڈ الیگزینڈر سے تھا"...... ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس احمق عورت نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا اور انہیں اپنے اس ہیڈکوارٹر میں لے آئی اور پھر وہ پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گئی اس لئے اس نے مجھے کال کر کے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں کرنل زارگ سے کنفرم کروں کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ کے ذریعے کرنل زارگ کی کسی سے ملاقات طے ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے اسے چکر دے دیا تھا اور پھر انہوں نے اپنی کارکردگی سے پچویشن بدل دی اور سوزین اور اس کے ساتھی مارے گئے۔ ڈاکٹر رونالڈ کو یقیناً سوزین نے ہلاک کیا ہو گا۔ ویری بیڈ“ ...... بارٹن نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”لیس باس۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ ایسا کریں کہ مجھے اجازت دے دیں کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے خلاف کام کروں۔ پھر دیکھیں کہ یہ لوگ کس طرح مارے نہیں جاتے“ ...... ٹیری نے کہا۔

”نہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے بس کی بات نہیں ہیں۔ میں یہاں سے نیا گروپ بھیجتا ہوں“ ...... بارٹن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن باس......“ ٹیری نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو سمجھے۔ میں احمق نہیں

ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب تک کیا کر چکے ہو اور کیا نہیں۔ تم فوراً ساتھیوں سمیت واپس آجاؤ“ ...... بارٹن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

”ہونہہ۔ احمق عورت۔ خود اعتمادی کے چکر میں ماری گئی۔ نانسنس“ ...... بارٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

”اب کیا کروں۔ کسے اس مشن پر بھیجوں جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ بھی کر سکے اور انہیں ہلاک بھی کر سکے“ ...... بارٹن نے سوچنے کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنے سیکشن کو عمران کے مقابلے پر لانے کی بجائے اسی طرح کسی اور گروپ کو اس کے مقابلے پر لانا چاہئے لیکن یہاں ایسا کون سا گروپ ہو سکتا ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو“ ...... بارٹن نے سوچتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ اوہ۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران کیسے بچتا ہے“۔ بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیس۔ سپر کلب“ ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

’’میں بارٹن بول رہا ہوں۔ انتھونی سے بات کراؤ‘‘...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

’’باس اس وقت میٹنگ میں مصروف ہیں جناب۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ فون کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ٹھیک ہے‘‘...... بارٹن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے چند لمحوں تک ہاتھ کریڈل پر رہنے دیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس۔ سپر کلب‘‘...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

’’بارٹن بول رہا ہوں۔ دس منٹ کی بجائے میں نو منٹ بعد کال کر لوں تو میری بات ہو سکے گی‘‘...... بارٹن نے کہا۔

’’ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن مسکرا دیا کیونکہ یہ سب کچھ خصوصی کوڈ تھا۔

’’ہیلو۔ انتھونی بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد ایک نرم سی آواز سنائی دی۔

’’بارٹن بول رہا ہوں انتھونی۔ کیا تم ابھی اور اسی وقت میرے ہیڈکوارٹر آ سکتے ہو‘‘...... بارٹن نے کہا۔

’’کیوں نہیں آ سکتا۔ ضرور آ سکتا ہوں اگر کہو تو سر کے بل چل کر آ سکتا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے اسی طرح نرم لیکن شوخ لہجے میں کہا۔

’’تو پھر آ جاؤ‘‘...... بارٹن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے

فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے چھوڑا تو بٹن جو پہلے اندر تھا باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھ ہی بارٹن نے کریڈل کو دو تین بار پریس کیا۔

’’یس باس‘‘...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔انتھونی

’’سنو۔ انتھونی آ رہا ہے اسے فوراً میرے آفس تک پہنچا دینا‘‘۔ بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

’’یس کم اِن‘‘...... بارٹن نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن چوڑے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گہرے رنگ کا ایک انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔

’’آؤ انتھونی۔ یقین کرو میں تمہارا بڑی شدت سے منتظر تھا‘‘...... بارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’میں تمہاری کال پر سارے کام چھوڑ کر آیا ہوں۔ خیریت ہے۔ تمہارے لہجے میں پریشانی تھی۔ کیا بات ہو گئی ہے‘‘...... انتھونی نے میز کے دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ مجھے ایک بہت بڑی پریشانی کا سامنا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ اس وقت میری عزت داؤ پر لگ چکی ہے اور میں نے ہر طرف سے مایوس ہو کر تمہیں کال کیا ہے‘‘...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ایسی کیا بات ہوئی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشانی نہیں ہونی چاہئے''...... انتھونی نے چونک کر کہا تو بارٹن نے شروع سے لے کر ٹیری کی کال تک کے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

''سوزین ماری جا چکی ہے۔ اوہ ویری سیڈ''...... انتھونی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی اس کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ میں نے اسے سمجھایا بھی تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی مہلت دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کی حد سے بڑھی ہوئی خود اعتمادی نے اسے مروا دیا۔ عمران کو تو بس تھوڑا سا موقع چاہئے ہوتا ہے اور وہ سچویشن بدل لیتا ہے وہ ایسا ہی انسان ہے۔ اسی لئے وہ دنیا کا خطرناک ایجنٹ کہلاتا ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''میں جانتا ہوں اسے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو وہ واقعی انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ تو تم اب کیا چاہتے ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''میں تمہارا یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بارٹن۔ ایک تو تمہاری پریشانی دیکھتے ہوئے اور دوسری بات یہ کہ یہ کام ایکریمیا کے مفاد میں ہے''...... انتھونی نے کہا تو بارٹن کا چہرہ فرط مسرت

سے کھل اٹھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ بہت بہت شکریہ انتھونی۔ بس اب مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے کیونکہ تم صلاحیتوں کے لحاظ سے کسی طرح بھی اس عمران سے کم نہیں ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''لیکن یہ کام میں اپنے انداز میں کروں گا۔ تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ عمران میرا اچھا دوست ہے۔ میں خود جا کر عمران سے ملوں گا اور اس پر ظاہر کروں گا کہ میں کسی اور مشن پر یہاں آیا ہوں۔ پھر میں عمران یا اس کے کسی ساتھی کے جسم میں اپنا ایک مخصوص آلہ فٹ کر دوں گا پھر عمران اور اس کے ساتھی جو کچھ کریں گے وہ میرے نوٹس میں رہے گا۔ میں عمران پر یہ ظاہر نہیں کروں گا کہ میرا کوئی تعلق تم سے یا ڈارک ہارٹ سے ہے اور نہ تم نے اس دوران مجھ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ کرنا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا لیکن مجھے بس کامیابی چاہئے''...... بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا یہ مشن مکمل ہو جائے گا''...... انتھونی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بارٹن بھی اٹھا اور پھر اس نے ایک بار پھر انتھونی کا شکریہ ادا کیا اور انتھونی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو بارٹن ایک طویل سانس لے کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

انتھونی ایکریمیا کی ایک طاقتور سرکاری ایجنسی ریڈ اسکائی کا چیف رہ چکا تھا لیکن اس نے جلد ہی ایجنسی سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی اور پھر اس نے اپنا ایک سپیشل گروپ تشکیل دیا تھا جو صرف اس کی ذات کے لئے ہی کام کرتا تھا اور وہ انتھونی گروپ تھا جسے انتھونی غیر سرکاری کاموں کے لئے استعمال کرتا تھا اور ظاہر ہے اس گروپ کے ذریعے اس کا مقصد دولت کمانا ہی تھا اور انتھونی نے واقعی بے پناہ کارنامے سرانجام دیئے تھے۔

انتھونی فیلڈ میں خود بھی کام کرتا تھا۔ اس لئے ذاتی لحاظ سے بھی اس کے بے شمار کارنامے مشہور تھے۔ اس کے پاس انتہائی ٹرینڈ اور منجھے ہوئے ایجنٹوں کا ایک پورا گروپ تھا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ انسان کا پیچھا موت کا فرشتہ تو چھوڑ سکتا ہے لیکن انتھونی جس کے پیچھے لگ جائے اسے اس کے ہاتھوں کوئی نہیں بچا سکتا۔ مادام سوزین کے اس طرح مارے جانے کے بعد اس نے اس لئے ٹیری اور اس کے گروپ کو واپس بلا لیا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ انہیں عمران کے مقابل لانے کا مطلب سوائے ان کو موت کے منہ میں دھکیلنے کے اور کچھ نہیں ہے جبکہ انتھونی اس معاملے میں بہترین چوائس تھا اور انتھونی اس کا گہرا دوست تھا لیکن لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ انتھونی کی ڈیمانڈ اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ نہ ہی حکومت نے اسے پیمنٹ کرنا تھا اور نہ وہ ذاتی طور پر اس قابل تھا کہ اسے پیمنٹ کر سکے لیکن انتھونی نے جس طرح بغیر کسی ڈیمانڈ کے کام

کرنے کی حامی بھر لی تھی اس سے اسے بے پناہ خوشی ہوئی تھی اور وہ انتھونی کے اس رویے سے بے حد متاثر ہوا تھا کہ وہ ایکریمیا کے مفادات کے لئے بلا معاوضہ کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا اور اب اسے مکمل یقین تھا کہ انتھونی کے ہاتھوں عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں زندہ نہ بچ سکیں گے۔ وہ انہیں ڈھونڈ بھی لے گا اور ان کا شکار کھیلتے ہوئے مادام سوزین کی طرح حماقت کا بھی ثبوت نہ دے گا اس لئے جلد ہی انتھونی اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کی خبر سنائے گا اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''مسٹر مائیکل سے بات کرائیں۔ میں انتھونی بول رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''مائیکل ہی بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''سائیکل۔ حیرت ہے کیا اب سائیکل بھی بولنے لگ گئی ہے مسٹر مائیکل عرف پرنس آف ڈھمپ''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز اور نام سن کر عمران بولنے والے کو پہچان گیا تھا۔ یہ شخص انتھونی ایکریمیا کی کسی خفیہ دفاعی ایجنسی ریڈ اسکائی کا چیف تھا اور عمران سے اس کا کئی بار ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ چونکہ یہ شخص طبیعت اور مزاج کا کافی زندہ دل اور خوش باش تھا اس لئے عمران کی اس سے دوستی ہو

گئی تھی لیکن پھر اس کے ایجنسی کی سربراہی سے ریٹائر ہونے کے بعد اس سے رابطہ ختم ہو گیا تھا اور اب کافی طویل عرصے بعد اس کی آواز عمران نے سنی تھی۔

''اچھا تو ریٹائرمنٹ کے بعد سائیکل کی آواز پہچاننے لگ گئے ہو ورنہ پہلے تو ٹرکوں کی آواز بھی تمہیں سنائی نہ دیتی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیا کسی خاص مشن پر آئے ہوئے ہو جو اس طرح چھپ کر ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہو''...... انتھونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مشن تو واقعی بڑا خاص الخاص تھا لیکن اب تم سے بات کرنے کے بعد عام ہو گیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے انتھونی ایک بار پھر زور دار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''ارے وہ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ میں نے تو سوچا تھا چلو تجدید دوستی ہی ہو جائے۔ میں بھی اتفاق سے یہاں کورسن میں آیا ہوا تھا۔ لیکن اگر میری کال سے تمہارے مشن میں کوئی گڑبڑ ہونے کا خدشہ ہے تو پھر مجھے واقعی مائیکل سے ہی ملنا ہے''...... انتھونی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''گڑبڑ صرف اتنی ہوئی ہے کہ میں نے شتر مرغ کی طرح

گردن ریت میں دبائی ہوئی تھی اور یہ سمجھ رہا تھا کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا لیکن تمہاری کال آنے کے بعد مجھے مجبوراً گردن باہر نکالنا پڑی ہے اور یہ اچھا ہوا ہے۔ ریت خاصی گرم تھی ورنہ شاید میرا چہرہ ہی جھلس جاتا“...... عمران نے جواب دیا تو انتھونی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

”اوکے۔ پھر میں آ رہا ہوں مرغ مسلم کھانے کے لئے۔ امید ہے تم مایوس نہیں کرو گے“...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران بھی اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

”عمران صاحب۔ کرنل رچرڈسن اس رہائش گاہ سے غائب ہو چکا ہے۔ ہم نے کنفرمیشن کر لی ہے“...... صفدر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کیسے معلوم ہوا“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جس کوٹھی کا پتہ مادام سوزین نے بتایا تھا اس میں کچھ لوگ واقعی رہتے تھے لیکن پھر ہمارے ریڈ کرنے سے پہلے ہی وہ اسے خالی کر گئے تھے“...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

”یس کم اِن“...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن چوڑے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا انتہائی قیمتی کپڑے کا اور جدید تراش کا سوٹ تھا۔ اس کی آنکھوں پر سرخ سرخ شیشوں والی گاگل تھی۔

”آؤ انتھونی۔ واقعی بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے لیکن تم شاید کسی چھوٹی سی بند ڈبیا میں رہے ہو کہ تم میں معمولی سی تبدیلی بھی نہیں آئی“...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کھڑے ہو گئے۔

”تم بھی ابھی تک بوڑھے نہیں ہوئے ہو“...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور انتھونی دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر ان دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

”یہ میرے ساتھی ہیں صفدر سعید اور کیپٹن شکیل اور یہ انتھونی ہے ریڈ اسکائی ایجنسی کا ریٹائرڈ چیف“...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”انتھونی کے لئے جوس منگوا لو“...... عمران نے صفدر سے کہا۔

”آپ لوگ گپ شپ کریں۔ ہم آ رہے ہیں“...... صفدر نے دو گلاس جوس کا آرڈر انٹرکام پر دینے کے بعد عمران سے کہا اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھا۔

”میں اس ہوٹل میں ایک دوست سے ملنے آیا تھا۔ اگر میں

تمہیں لفٹ بوائے سے مذاق کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتا تو میں تمہیں نہ پہچان سکتا۔ لیکن اتفاق ہے اس وقت تمہارے اس قدر قریب موجود تھا اور تمہارا مخصوص انداز میں مذاق مجھے یاد تھا۔ چنانچہ جب میں نے تمہارا مذاق سنا تو میں نے کاؤنٹر سے معلوم کیا اور پھر تمہیں فون کیا''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویٹر جوس کے گلاس لے آیا تو عمران نے ایک گلاس انتھونی کے سامنے رکھا اور دوسرا خود اٹھا لیا۔

''آج کل کیا کر رہے ہو''...... عمران نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''چور بھلا چوری کی عادت چھوڑ سکتا ہے۔ جو ساری عمر کیا ہے وہ اب بھی کر رہا ہوں۔ بس فرق یہ ہے کہ پہلے سرکاری طور پر تنخواہ ملتی تھی اب معاوضہ ملتا ہے لیکن اپنی مرضی کا''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بھی مسکرا دیا۔

''ڈارک ہارٹ کے چیف کرنل رچرڈسن سے بھی کبھی ملے ہو''...... عمران نے کچھ سوچ کر اس سے مخاطب ہو کر کہا تو انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ وہ خاصا ذہین اور تیز آدمی ہے''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''پھر تو تم اس تک میرا ایک پیغام پہنچا سکتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا پیغام۔ کیا مطلب۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تم خود فون پر پیغام دے دو۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔

''نہیں پھر وہ بھی تمہاری طرح میرے مخصوص انداز کے مذاق کو پہچاننا شروع کر دے گا''...... عمران نے جواب دیا تو انتھونی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''اوہ۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا پیغام ہے''...... انتھونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''صرف اتنا کہہ دینا کہ ڈارک ہارٹ کو اس قدر نیچے نہ لے آؤ کہ مادام سوزین جیسی تھرڈ کلاس عورت ڈارک ہارٹ کا انتخاب بن جائے''...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ سوزین۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔ کیا ڈارک ہارٹ نے اسے کوئی مشن دیا ہے''...... انتھونی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہاں اور اب تم خود بتاؤ کہ مادام سوزین اس پائے کی عورت تھی کہ ڈارک ہارٹ اسے مشن دیتی''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ آئی ایم سوری عمران۔ میں اس چکر میں نہیں الجھنا چاہتا اس لئے تمہارا پیغام نہیں پہنچا سکتا''...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا سمجھ گئے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''تمہاری یہاں موجودگی ڈارک ہارٹ کے خلاف کسی مشن کے

سلسلے میں ہے اور ڈارک ہارٹ نے تمہارے خلاف اپنے ریڈ سیکشن
کو ایکٹیو کر رکھا ہے جس کا باس بارٹن ہے۔ ویسے یہ بات واقعی
حیران کن ہے کہ بارٹن نے تمہارے خلاف مادام سوزین کو ہائر کیا
ہے حالانکہ میرا خیال ہے کہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اب
چونکہ یہ بات سامنے آگئی ہے اب میرا اس تک پیغام پہنچانے کا
مطلب ہے کہ میں خود بھی اس میں ملوث سمجھا جاؤں اس لئے آئی
ایم سوری‘‘...... انھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’مادام سوزین اور اس کا گروپ ختم ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب
ہے کہ بارٹن اب کوئی نیا گروپ ہائر کر رہا ہو گا یا کر چکا ہو گا کیونکہ
شروع سے اب تک نجانے اس نے کتنے گروپ یکے بعد دیگرے
ہائر کئے ہیں۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہ جو گروپ بھی ہائر
کے کم از کم ریڈ اسکائی کے معیار کا تو کرے‘‘...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

’’میرا تعلق چونکہ سرکاری ریڈ ایجنسی سے رہا ہے اور تمہارا
ڈارک ہارٹ سے کوئی سلسلہ ہو تو میں درمیان میں کیسے آسکتا
ہوں۔ مجھے ڈارک ہارٹ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میرا اپنا کام
ہے‘‘...... انھونی نے کہا۔

’’تو پھر اپنی خدمات پیش کرو ڈارک ہارٹ کو۔ کم از کم کام
کرنے کا تو لطف آئے گا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
انھونی نے بے اختیار دونوں کان پکڑ لئے۔

’’ارے باپ رے۔ ایسا سوچنا بھی مت۔ میری توبہ بلکہ
میرے باپ کی بھی توبہ کہ تمہارے مقابلے میں آؤں۔ میں جب
ریڈ اسکائی کا انچارج تھا تو میری شعوری طور پر کوشش یہی ہوتی تھی
کہ تمہارے یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل میرے پاس کوئی کام
نہ ہو۔ بے شمار بار ایسے مواقع آئے تو میں نے صاف انکار کر دیا
اور اب جبکہ میں آزاد ہو چکا ہوں تو اب مجھے کیا ضرورت ہے شیر
کے منہ میں سر ڈالنے کی‘‘...... انھونی نے جواب دیا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

’’اوکے۔ بہرحال اچھا ہوا کہ تم سے ملاقات ہو گئی۔ میرے
پاس بھی تمہارے لئے ایک کام موجود ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تمہارے پاس میرے لئے کام۔ کیا مطلب۔ کون سا کام
ہے‘‘...... انھونی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مجھے ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش ہے جس کے
بارے میں تم یقیناً جانتے ہو گے‘‘...... عمران نے جواب دیا تو
انھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

’’سوری عمران میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ میرا ایک اصول ہے کہ
میں سرکاری معاملات میں مداخلت نہیں کرتا‘‘...... انھونی نے صاف
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اوکے۔ اچھا اصول ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اب مجھے اجازت۔ میرا خیال ہے اب تم سے اس وقت تک

ملاقات نہیں ہونی چاہئے جب تک تم اپنے مشن سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ ورنہ بارٹن کو اطلاع مل گئی تو اس نے یہی سمجھنا ہے کہ میں تمہاری مدد کر رہا ہوں اور میں نے ایکریمیا میں بہرحال رہنا ہے اس لئے گڈ بائی"...... انتھونی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین فیلڈ کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ رافٹ سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے لئے ایک کام نکل آیا ہے رافٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میری خوش قسمتی ہے پرنس کہ آپ نے مجھے کام کے لئے منتخب کیا ہے"...... دوسری طرف سے رافٹ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ریڈ اسکائی کے سابق چیف انتھونی کو تو تم جانتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ آج کل یہاں کورسن میں ہی ہے"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی تم اب کام کے آدمی بن چکے ہو۔ بہرحال انتھونی یہاں ہوٹل میں مجھ سے ملنے آیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اسے اس انداز میں چیک کرو کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کا یہاں مشن کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ سے ملاقات سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لامحالہ وہ آپ کے خلاف کام نہیں کر رہا"...... رافٹ نے کہا۔

"انتھونی بے حد ذہین اور جہاندیدہ آدمی ہے۔ لیکن اس کا جو بھی ٹاسک ہے وہ بہرحال ہمارے آڑے ضرور آئے گا اس لئے میں اس کے اصل ٹاسک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ اگر وہ کسی بھی طرح آپ کے خلاف کام کر رہا ہوتا تو لامحالہ وہ آپ سے ملنے سے گریز کرتا کیونکہ وہ آپ سے اچھی طرح واقف ہے۔ اسے معلوم ہے کہ آپ سے ملاقات کے بعد

آپ نے لامحالہ مشکوک ہو جانا ہے''...... رافٹ نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ وہ ایسا ہی کرنا چاہتا ہو۔ مطلب ہے کہ وہ ہمیں مشکوک کرنا چاہتا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس طرح وہ کھل کر کام کرنا چاہتا ہو۔ ویسے میرا ایک آئیڈیا ہے کہ وہ یہاں ہمارے خلاف براہ راست کام کرنے آیا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہ کام مادام سوزین کا گروپ کر رہا تھا جو ختم ہو گیا ہے اور اس کے بعد اچانک انتھونی سامنے آ گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ایسا ہے تو پھر زیادہ آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ یہ کام میرے ذمہ رہا۔ میں جلد ہی آپ کو فائنل رپورٹ دوں گا''...... رافٹ نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو صفدر اور کیپٹن شکیل جولیا اور تنویر چاروں اندر داخل ہوئے۔

''صفدر بتا رہا تھا کہ ریڈ اسکائی کا کوئی سابق چیف انتھونی یہاں آیا تھا''...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن اس نے تمہیں پہچانا کیسے تھا۔ کیا تم نے اسے خود بلایا تھا''...... جولیا نے کہا۔ وہ سب اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

''نہیں۔ بس اچانک اس کا فون آیا اور اس نے بتایا کہ وہ مجھے پہچان گیا ہے۔ میں خود حیران تھا کہ اسے کیسے علم ہو گیا لیکن پھر

اس نے خود ہی بتا دیا کہ وہ یہاں ہوٹل میں موجود تھا کہ میں نے اپنی عادت کے مطابق لفٹ بوائے کے ساتھ مذاق کیا تو وہ پہچان گیا کہ پرنس آف ڈھمپ یہاں پر چھپا بیٹھا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی ہنس پڑے۔

''پھر اس میک اپ کا فائدہ۔ اگر تم مذاق کرنے سے باز نہیں آ سکتے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اب کیا کروں۔ عادت سی پڑ گئی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''عمران صاحب۔ اب ہم بلیک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو کیسے تلاش کریں گے۔ ہم کسی طرح ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائیں اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا واپس لا سکیں۔ اس کے لئے آپ نے کیا لائحہ عمل سوچا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ لائحہ عمل خود چل کر ہمارے پاس آ گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ انتھونی اب ہمارے خلاف کام کرے گا''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہمارے خلاف وہ کام نہیں کرے گا۔ ہمیں اس کے خلاف کرنا پڑے گا لیکن ابھی معاملات کنفرم نہیں ہیں۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے چیف کی ایک خاص ٹپ پر یہاں کے ایک گروپ کے ذمے یہ کام لگایا ہے اس کی کال آنے پر معاملات حتمی طور پر سامنے آئیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ تم خود ابھی تک واضح نہیں ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ظاہر ہے میں میک اپ میں ہوں۔ واضح کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ آخر تمہیں کیا ہوتا ہے۔ اچھی بھلی گفتگو کرتے کرتے یکلخت پٹڑی سے اتر جاتے ہو''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''پٹڑی ہی ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ اب بتاؤ میرا اس میں کیا قصور ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

''مس جولیا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں واپس چلا جاؤں''...... اچانک خاموش بیٹھا ہوا تنویر بے اختیار بول پڑا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''ارے واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ''...... جولیا کے بولنے سے پہلے ہی عمران بول پڑا اور سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں تم سے بات نہیں کر رہا۔ مس جولیا سے بات کر رہا ہوں''...... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تمہیں واپس جانے کا خیال کیوں آ گیا''۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''سارا کام تو عمران نے ہی کرنا ہے اس لئے اب ہم نے کیا کرنا ہے یہاں بیٹھ کر''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''رافٹ بول رہا ہوں پرنس''...... دوسری طرف سے رافٹ کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''کیا ہوا۔ اتنی جلدی تو تمہاری کال آنے کی مجھے توقع نہ تھی۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اتفاقاً کام جلدی ہو گیا ہے۔ انتھونی کے کلب میں ایک خاص آدمی سے رابطہ ہو گیا تھا اور اس سے حتمی طور پر معلومات مل گئی ہیں کہ انتھونی یہاں آپ اور آپ کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے آیا ہے''...... رافٹ نے جواب دیا۔

''اس کی خدمات کس نے حاصل کی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج بارٹن نے۔ وہ اس کا گہرا دوست ہے۔ اسے بارٹن کی کال ملی تھی کہ وہ بے حد پریشان ہے جس پر انتھونی سارے کام چھوڑ کر اس کے پاس گیا اور پھر واپسی پر اس نے اپنے گروپ کو کال کر کے انہیں بتایا کہ انہوں

نے کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے اور پھر وہ یہاں پہنچ گئے"۔ رافٹ نے جواب دیا۔

"کیا یہ حتمی معلومات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ سو فیصد حتمی"...... رافٹ نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اور کچھ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس اینگل پر بھی معلومات حاصل کی ہیں کہ انتھونی نے آپ کے متعلق اپنے گروپ کو کیا ہدایات دی ہیں اور جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق آپ اور آپ کے ساتھیوں کے متعلق اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہے کہ وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی نگرانی کریں گے اور نہ ہی آپ لوگوں کو چھیڑیں گے۔ صرف اپنا ٹارگٹ کور کریں گے اور واپس چلے جائیں گے البتہ انتھونی نے انہیں کہا ہے کہ وہ آپ سے جا کر مل آئے گا تاکہ اگر ان کی یہاں موجودگی کے بارے میں آپ کو معلومات ملیں تو آپ اسے مشکوک نہ سمجھیں"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا کہ اپنے آفس میں بیٹھے بیٹھے ایسی ٹاپ سیکرٹ معلومات اس قدر جلد اور اس قدر حتمی طور پر حاصل کر لیتے ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رافٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"کم از کم آپ تو یہ بات نہ کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ

میں کس انداز میں کام کرتا ہوں"...... رافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تو تھا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ تمہاری سپیڈ اس قدر تیز ہے"...... عمران نے کہا۔

"انتھونی آپ پر سوچ سمجھ کر ہاتھ ڈالے گا تاکہ آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا زندہ رہنے کا ایک فیصد بھی امکان نہ رہے۔ اس لئے آپ پوری طرح سے محتاط رہیں"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"کیا ان کی نگرانی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے پرنس۔ کیونکہ اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ انتھونی اور اس کے ساتھی کس قدر تیز لوگ ہیں وہ لامحالہ اپنی نگرانی کو چیک کر لیں گے اس کے بعد یقیناً وہ غائب ہو جائیں گے"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"گروپ میں کتنے افراد شامل ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"انتھونی سمیت دس اور سب ہیون ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تنویر۔ ساتھ والے دونوں کمروں کی کیا پوزیشن ہے"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دائیں اور بائیں طرف دونوں کمرے خالی ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم دایاں کمرہ جا کر چیک کرو۔ سپیشل گائیگر لے جاؤ اور تنویر تم دوسرے کمرے کی چیکنگ کرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"صفدر تم کمرے سے باہر کا خیال رکھو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر بھی اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جولیا تم عقبی کھڑکی کھول کر اس طرف کو چیک کرو"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں خدشہ ہے کہ انتھونی یہاں ایسا کوئی انتظام کر کے گیا ہے کہ وہ ہمیں اس ہوٹل سمیت اُڑا دے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"انتھونی بے حد تیز آدمی ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہ ہمارے لئے اس ہوٹل کو تباہ نہیں کرے گا بلکہ وہ اس بات کا انتظار کرے گا کہ ہم باہر کب آتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ رافٹ کو یہ ساری معلومات باقاعدہ فیڈ کی گئی ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اب میں تمہارے خدشہ کو سمجھ گئی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر عقبی کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کھڑکی کھولی اور پھر سر باہر نکال کر اس نے نہ صرف دائیں بائیں بلکہ اوپر نیچے بھی چیکنگ کی۔

"اوہ۔ یہاں ایک ڈیوائس موجود ہے"...... اچانک جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے اٹھا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ پانی کے پائپ کے ساتھ"...... جولیا نے سائیڈ میں پانی کے پائپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی چیکنگ لائن ہے۔ یہ وائس کیچر نہیں کال چیکر ہے۔ اس سے فون اور ٹرانسمیٹر کال چیک اور کیچ کی جا سکتی ہے۔ یہ اس بٹن سے رسیور میں کال ٹرانسفر ہوتی ہے جسے اگلے رسیور پر سنا اور چیک کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ بٹن یہاں پر موجود ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا کیچر رسیور کسی کھلی جگہ پر ہونا چاہئے اور کھلی جگہ چھت ہی ہو سکتی ہے۔ اوپر چھت پر جاؤ وہاں اس کا رسیور موجود ہو گا۔ تنویر کو ساتھ لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے کھڑکی بند کی اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور جولیا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

"رسیور واقعی موجود تھا اور اسے انتہائی مہارت سے چھپا کر رکھا گیا تھا"...... جولیا نے ایک چھوٹا سا بٹن جسے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر اسے بغور دیکھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے لے جا کر دوبارہ جوڑ دو''...... عمران نے بٹن کو واپس جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ کام نہیں کر رہا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ میں اس کی کارکردگی سمجھ گیا ہوں۔ میں اب انتھونی کی چال براہ راست اسی پر الٹنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے دو۔ میں جا کر جوڑ آتا ہوں''...... تنویر نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے وہ بٹن لے کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا جبکہ جولیا کرسی پر بیٹھ گئی۔

''اس قدر سر دردی کی کیا ضرورت ہے۔ اس انتھونی اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں اس طرح مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ڈارک ہارٹ کسی اور گروپ کو سامنے لے آئے گی''...... عمران نے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر بھی واپس آ گیا۔

''میں نے اسے دوبارہ جوڑ دیا ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور''...... عمران نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

''لیں۔ ڈبل ٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے بولنے والے نے اپنے منہ سے سیٹی رکھی ہوئی ہو۔

''ڈبل ٹو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ گرین سنیکس تمہارے پاس پہنچا ہے یا نہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لیں پرنس۔ گرین سنیکس میرے پاس پہنچ گئے ہیں اور میں نے انہیں محفوظ ٹھکانے تک پہنچا بھی دیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سنو۔ تم جا کر بگ سنیک سے کہو کہ وہ انتہائی محتاط رہیں۔ کسی کو یہ علم نہیں ہونا چاہئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ گرین سنیکس کے نام سے کام کر رہا ہے اور وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہاں سے نہ صرف اینٹی میزائل فارمولا حاصل کرے گا بلکہ اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کرے گا۔ ہم ظاہری طور پر سامنے رہیں گے جبکہ اصل کام سیکنڈ گروپ نے کرنا ہے۔ سمجھ گئے تم۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لیں پرنس۔ میں بگ سنیک کو آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''تو تم یہ کال انتھونی تک پہنچانا چاہتے ہو۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

"اب انتھونی اور بلیک ہارٹ کو ہم سے زیادہ سیکنڈ گروپ کی فکر لاحق ہو جائے گی۔ انہیں پتہ چل جائے گا کہ ہم تو صرف بردکھاوے کے لئے آئے ہیں جبکہ دلہن لینے کوئی اور بھی پہنچا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گڈ۔ اچھا آئیڈیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی۔ کیا گڈ آئیڈیا ہے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کا مطلب ہے کہ وہ انتھونی اور بلیک ہارٹ کو ان چکروں میں الجھا دے گا کہ جیسے یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو گروپ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا گروپ محض سامنے رہنے کے لئے یہاں موجود ہے جبکہ ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا اور وہاں سے فارمولا حاصل کرنا سیکنڈ گروپ کی ذمہ داری ہے۔ اس گروپ کے سامنے آتے ہی انتھونی اور بلیک ہارٹ کی ہم سے توجہ کم ہو جائے گی اور وہ سیکنڈ گروپ کی تلاش میں لگ جائیں گے"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے یہ سارا چکر چلانے کی۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ ہیون ہوٹل میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ ابھی چل کر معاملہ ختم کر دیتے ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس وائس ریکارڈر کے مل جانے کے بعد بھی تم یہی سوچ

رہے ہو کہ وہ ہیون ہوٹل میں ہی موجود ہوں گے۔ عمران کا خیال درست ہے۔ رافٹ کو باقاعدہ معلومات فیڈ کی گئی ہیں۔ اس کال کے بعد یہ پتہ چل جائے گا کہ انتھونی ہمارے خلاف کام کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر وہ ہمارے خلاف متحرک ہے تو وہ یقیناً اس جگہ ریڈ کرنے کی کوشش کرے گا جہاں عمران نے کال کیا ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"حیرت ہے۔ تم بھی اب عمران کی طرح گہری باتیں سوچنے لگ گئی ہو تو کیا یہاں ہمارے ساتھ واقعی کوئی سیکنڈ گروپ بھی کام کر رہا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے۔ کوئی تو ہے جسے عمران نے کال کیا ہے ورنہ یہ انتھونی کے لئے ایسا جال نہ پھیلاتا"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہمارا کوئی سیکنڈ گروپ ہے تو پھر عمران نے اسے خطرے میں ڈال دیا ہے۔ انتھونی نے وہاں جاتے ہی اس گروپ پر چڑھائی کر دی تو وہ گروپ یقیناً اس کے ہاتھوں مارا جا سکتا ہے"...... تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے عمران نے حفاظت کے لئے یہ سیٹ اپ بنایا ہو تاکہ دشمنوں کو سیکنڈ گروپ کے چکروں میں الجھایا جا سکے اور ہمارا کام آسان ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"سچ مچ تم بھی عمران کے انداز میں باتیں کر رہی ہو جیسے اس

کی روح تم میں حلول کر گئی ہو"...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بڑی مشکل سے تو دعا منظور ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"منہ دھو رکھو"...... جولیا نے بے ساختہ کہا۔

"خالی منہ کہہ رہی ہو۔ کہو تو نہا دھو کر باقاعدہ وضو کر لیتا ہوں۔ ویسے بھی کہتے ہیں کہ نکاح کے وقت باوضو ہونا چاہئے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے بھی اسی طرح بے ساختہ لہجے میں کہا تو اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں انتھونی اپنے دو ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے کرسی پر انتھونی اور اس کے دو ساتھی موجود تھے۔ مشین کے درمیان میں دو اسکرینیں جن میں ایک بڑی اور ایک چھوٹی تھی۔ بڑی اسکرین پر عمران کے کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں عمران کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ کمرہ جس میں انتھونی اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا اس ہوٹل سے کچھ فاصلے پر موجود ایک چھوٹی سی رہائش گاہ کا تھا جسے انتھونی نے خاص طور پر ہائر کیا ہوا تھا۔ انتھونی عمران سے ملنے کے بعد سیدھا اس کمرے میں آیا۔ اس وقت عمران کسی رافٹ سے باتیں کرنے میں مصروف تھا اور اس کی گفتگو اس مشین سے نہ صرف نشر ہو رہی تھی بلکہ باقاعدہ ٹیپ بھی ہو رہی تھی۔

"باس۔ یہ رافٹ کون ہے"...... انتھونی کے ایک ساتھی نے

انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں کا مشہور آدمی ہے۔ انتہائی بااثر اور مخبری کا اونچے پیمانے پر دھندہ کرتا ہے۔ تمہاری طرح یہ بھی ایکریمین ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں سیٹ ہے۔ میں نے پہلے ہی اس بات کا بندوبست کر رکھا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ عمران اس انداز میں معلومات حاصل کرتا ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں اس سے کیا فائدہ ہو گا باس"...... پہلے آدمی نے پوچھا۔

"میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ عمران آخر اس ہوٹل میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں رکا ہوا ہے۔ اس کا مشن ڈارک ہارٹ کے خلاف ہے تو اسے اس طرح ظاہری حالت میں نہیں رہنا چاہئے تھا۔ یہ جس طرح سے خود کو ظاہری حالت میں دکھا رہا ہے اس پر مجھے شک ہے کہ یہ ضرور کوئی کھیل کھیل رہا ہے۔ اس کا کھیل کیا ہے اس کا پتہ لگانے کے لئے میں اسے ڈھیل دے رہا ہوں ورنہ میں اسے اس کے ساتھیوں سمیت فوراً ہلاک کر دیتا"...... انتھونی نے جواب دیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے وہ چونک پڑے جب انہوں نے عمران کے کمرے میں ایک عورت اور تین مردوں کو داخل ہوتے دیکھا۔ ان میں دو مرد وہی تھے جن کا تعارف عمران نے صفدر سعید اور کیپٹن شکیل کہہ کر کرایا تھا جبکہ عورت اور ایک مرد نئے تھے۔

"یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں"...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی چونک کر اس طرح نور سے انہیں دیکھنے لگے جیسے وہ کسی غیر انسانی مخلوق کو دیکھ رہے ہو اور پھر ان کے درمیان انتھونی کے بارے میں گفتگو ہونے لگی اور انتھونی یہ گفتگو سن کر مسکراتا رہا۔ پھر فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز کمرے میں واضح طور پر سنائی دینے لگی اور پھر رافٹ نے عمران کو جو کچھ بتایا وہ سن کر انتھونی کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑنے لگی جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت تھی۔ لیکن وہ خاموش بیٹھے گفتگو سنتے رہے۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو عمران نے جس انداز میں اپنے ساتھیوں کی ڈیوٹیاں لگانا شروع کر دیں اسے دیکھ کر انتھونی بے اختیار ہنس پڑا لیکن چند لمحوں بعد جب اس کی ساتھی لڑکی نے عقبی کھڑکی میں سے تار کی نشاندہی کی تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کام غلط ہو گیا ہے"...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد مشین اچانک ایک جھماکے سے بند ہو گئی تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیا۔

"ویری سیڈ۔ ساری پلاننگ ختم ہو گئی ہے انہیں رسیونگ لائن کا علم ہو گیا ہے۔ رئیلی ویری سیڈ"...... انتھونی نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا۔

''آپ اس کے کمرے میں سپیشل ٹی آر لگا آتے باس''۔ انتھونی کے ایک ساتھی نے کہا۔

''وہ اسے چیک کر لیتا۔ اب دیکھو رسیور چھت پر تھا پھر بھی اس نے چیک کرلیا۔ کمرے میں موجود بٹن کو وہ کیسے چیک نہ کرتا''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''پھر اب کیا پروگرام ہے باس''...... انتھونی کے دوسرے ساتھی نے کہا۔

''یہ تو میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران چھت پر لگے ہوئے رسیور کو بھی چیک کر لے گا۔ ویسے ابھی ایک سکوپ موجود ہے۔ عمران اس رسیور کو صرف وائس چیکر سمجھے گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اسے دوبارہ جوائن کر دے''...... انتھونی نے کہا۔

''دوبارہ۔ کیوں ایسا کیوں کرے گا وہ''...... انتھونی کے ساتھی نے کہا۔

''وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ وہ دوسروں کو اسی طرح ڈاج دیتا ہے''...... انتھونی نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب واقعی مشین ایک بار پھر جھماکے سے چل پڑی تو انتھونی کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن انتھونی کے چہرے پر مسکراہٹ سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر تھوڑی سی گفتگو کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ انتھونی تھوڑی دیر تک یہ گفتگو سنتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے تو اسکرین پر ایکریمیا کے دارالحکومت کا نقشہ ابھر آیا اور پھر انتھونی نے ایک بٹن دبا دیا تو اس نقشے کے درمیان میں ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا۔ انتھونی آگے کی طرف جھک گیا۔

''اوہ اوہ۔ تو میرا اندازہ درست تھا۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی جان بوجھ کر یہاں موجود ہیں تاکہ ڈارک ہارٹ اور ہم جیسے گروپس آسانی سے ان پر نظر رکھ سکیں جبکہ اصل کام ان کا سیکنڈ گروپ کر جائے۔ سیڈ۔ ریئلی ویری سیڈ۔ عمران نے واقعی ہمیں زبردست ڈاج دینے کی کوشش کی ہے''...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ اب سمجھ میں آ رہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح ایک عام سے ہوٹل میں کیوں موجود ہیں کہ انہیں جب چاہے کوئی بھی ٹریس کر سکتا ہے اور ان کی مصروفیات چیک کر سکتا ہے۔ یہ یہاں رک کر ایجنسیوں کو ڈاج دیتے رہیں جبکہ ان کا دوسرا گروپ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائے اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کر کے لے جائے اور پھر عمران اور اس کے ساتھی یہاں محض سیر و تفریح کر کے واپس لوٹ جائیں''۔ انتھونی کے ایک ساتھی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ بہرحال عمران نے جہاں کال کیا

ہے مجھے اس کا پتہ چل گیا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''گروم ریور کے قریب کروگ ہاؤس۔ ہونہہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ اس اولڈ فورٹ میں موجود ہے جس کا لیڈر گرین سنیک ہے''...... انتھونی نے نقشے پر اس جگہ کے نام کو پڑھتے ہوئے کہا جہاں سرخ رنگ کا نقطہ جل بجھ رہا تھا۔ پھر اس نے مشین آف کی اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس کروگ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لارڈ بلیک بول رہا ہوں''...... انتھونی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''رچرڈسن سے کہو کہ مجھ سے بات کرے''...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انتھونی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لارڈ بلیک بول رہا ہوں''...... انتھونی نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا اس کا لہجہ اور زبان بھی مقامی ہی تھی۔

''رچرڈسن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''رچرڈسن۔ گروم ریور کے کنارے کروگ ہاؤس کو کور کرو۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں میرے وہاں پہنچنے تک وہاں سے کسی کو باہر نہیں

جانا چاہئے''...... انتھونی نے کہا۔

''آپ اسی وقت وہاں پہنچ رہے ہیں''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''ہاں''...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''گیری تم میرے ساتھ آؤ گے اور آسکر تم یہیں رکو گے۔ اگر کام ہو گیا تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا پھر تم سب کچھ سمیٹ لینا میں خود واپس آ جاؤں گا''...... انتھونی نے کہا۔

''یس باس''...... آسکر نے کہا۔

''تھوڑی دیر کے لئے سائیڈ روم میں آ جاؤ تاکہ میں اپنا اور تمہارا میک اپ بھی کر دوں''...... انتھونی نے اپنے ساتھی سے کہا جسے اس نے گیری کہہ کر پکارا تھا اور انتھونی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے تیزی سے کورسن کی معروف سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر گیری تھا لیکن اس وقت وہ مقامی میک اپ میں تھا اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ایک مخصوص یونیفارم تھی جبکہ عقبی سیٹ پر انتھونی تھا۔ وہ بھی مقامی میک اپ میں تھا اور اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کی ایک مخصوص ساخت کی یونیفارم تھی البتہ اس نے سر پر سرخ رنگ کی پی کیپ رکھی ہوئی تھی جس پر زرد رنگ کی پٹی لگی ہوئی تھی یہ ایکریمیا کی سپیشل فورس کی یونیفارم تھی جو

یہاں انتہائی بااختیار سمجھی جاتی تھی اور یہ براہ راست صدر کے تحت کام کرتی تھی۔ کیپ پر ایک زرد پٹی کا مطلب تھا کہ انتھونی سپیشل فورس میں کیپٹن کے عہدے پر فائز ہے اور یہ عہدہ اس قدر بااختیار تھا کہ سوائے حکومت کے اعلیٰ ترین چند گنے چنے افسروں کے باقی سب افسران اس کے ماتحت ہو جاتے تھے اور اس سے تعاون ان کی ڈیوٹی بن جاتی تھی۔ کیپٹن لارڈ بلیک واقعی سپیشل فورس کا کیپٹن تھا لیکن اس وقت اس کی لاش کے ٹکڑے کسی گٹڑ میں بہہ رہے ہوں گے اس لئے انتھونی پوری طرح مطمئن تھا۔

کار پر سپیشل فورس کا مخصوص نشان موجود تھا اور انتھونی کی جیپ پر کیپٹن لارڈ بلیک کا خصوصی سرکاری نشان بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار معروف سڑک سے گزر کر نواح میں جاتی ہوئی ایک اور سڑک پر مڑ گئی اور گیری نے اس کی سپیڈ تیز کر دی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ دریا پر پہنچ گئے۔ دریا پر پل موجود تھا۔ جیسے ہی کار وہاں پہنچی ایک طرف سفید رنگ کی کار سے ایک مقامی آدمی نکل کر سڑک کی طرف آیا اور اس نے مٹھی بنا کر ہوا میں لہرائی اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ گیری نے کار اس آدمی کے قریب جا کر روکی تو وہ آدمی جلدی سے دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... انتھونی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''باس۔ کروگ ہاؤس کلب ہے اور دارالحکومت کا اعلیٰ طبقہ اس

کے مستقل ممبرز ہیں اس کا منیجر اسٹالن ہے۔ وہ اس وقت بھی کلب میں موجود ہے''...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے نے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی آواز ٹیپ کی ہے تم نے''...... انتھونی نے پوچھا۔

''یس باس''...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے نے جواب دیا۔

''مجھے سنواؤ''...... انتھونی نے کہا تو اس آدمی نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈ نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ اسٹالن کالنگ''...... ایک مقامی آواز سنائی دی۔

''یس ڈولف بول رہا ہوں''...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

''آج کام ہو جانا چاہئے فنکشن ہے کلب میں''...... اسٹالن نے کہا۔

''یس سر۔ کام ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی۔

''ٹھیک ہے۔ یہی اسٹالن ہی گرین سنیک ہے اور یہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے''...... انتھونی نے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا کار سے اترا اور گیری نے اپنی کار اس کے پیچھے لگا دی۔ جنگل کے عقب کی طرف ایک چوڑی سڑک موجود تھی۔ کاریں اس سڑک پر دوڑتی رہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد عمارتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک چار منزلہ وسیع عمارت پر کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن دور سے ہی نظر آ رہا تھا۔ آگے جانے والی سفید رنگ کی کار اس کلب کے گیٹ

کے سامنے پہنچ کر ذرا سی آہستہ ہوئی اور پھر آگے بڑھ گئی جبکہ گیری نے کار اس عمارت کے کھلے پھاٹک میں موڑ دی اور پھر پارکنگ میں جانے کی بجائے اس نے کلب کے مین گیٹ کے سامنے کار روکی تو انتھونی عقبی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ برآمدے میں موجود دو مسلح مقامی آدمیوں نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں انتھونی کو سلام کیا۔

"منیجر اپنے آفس میں موجود ہے"...... انتھونی نے مقامی لہجے میں ان سے کہا۔ اس نے سلام کا جواب صرف آہستہ سے سر ہلا کر دیا تھا۔

"یس سر۔ کیا انہیں اطلاع دی جائے"...... ایک دربان نے کہا۔

"ہاں"...... انتھونی نے جواب دیا تو وہ دربان تیزی سے اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ اسی لمحے گیری کار پارکنگ میں پارک کر کے واپس برآمدے میں آ گیا تھا اور پھر وہ دونوں کلب میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ منیجر کے آفس کے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور درمیانے قد اور قدرے فربہ جسم کا مقامی آدمی جس کے جسم پر سفید رنگ کا سوٹ تھا بوکھلائے ہوئے انداز میں باہر آ گیا اور پھر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انتھونی کو سلام کیا۔

"آئیں جناب۔ خوش آمدید"...... منیجر نے بڑے مؤدبانہ انداز

میں کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ منیجر کی کیفیت کو سمجھتا تھا کیونکہ سپیشل فورس کے کیپٹن لارڈ بلیک کا اس طرح اچانک کلب میں آنا ظاہر ہے منیجر کے لئے انتہائی دھماکہ خیز بات تھی ورنہ کیپٹن لارڈ بلیک بڑے سے بڑے آفیسر کو اپنے دفتر میں کال کرنے کا عادی تھا اور پھر انتھونی اس کے آفس میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے منیجر اور اس کے پیچھے گیری اندر داخل ہوا۔

"تشریف رکھیں جناب۔ فرمائیں آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ منیجر نے کہا۔

"تمہاری رہائش گاہ کلب کے اندر ہی ہے"...... انتھونی نے آفس کو سر گھما کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... منیجر نے جواب دیا۔

"تو پھر وہیں چلو۔ میں نے تم سے کچھ ذاتی معاملات ڈسکس کرنے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"ذاتی معاملات۔ مگر"...... منیجر نے حیران ہو کر کہا۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"یس سر۔ آئیں"...... منیجر نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے انتھونی اور گیری اس کے پیچھے آفس سے باہر آ گئے اور پھر مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ عمارت کے عقبی حصے میں آ گئے جہاں ایک طرف مڑ کر ایک چھوٹی سی رہائش گاہ بنی ہوئی تھی

جس کے گیٹ پر ایک مسلح دربان موجود تھا۔ اس نے منیجر اور ان دونوں کو آتے دیکھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر پھاٹک کھول دیا۔ منیجر خاموشی سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر برآمدہ کراس کر کے وہ سب ایک ڈرائنگ روم میں آ گئے۔

''تشریف رکھیں''...... منیجر نے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے شراب کے ریک کی طرف بڑھنے لگا۔

''بیٹھو۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ شراب پی سکیں''...... انتھونی نے کہا تو منیجر خاموشی سے مڑا اور اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''تمہاری بیوی اندر ہو گی اسے بلا لو''...... انتھونی نے کہا۔

''وہ ڈیوٹی پر ہے۔ ایک کارپوریشن میں وہ سیلز منیجر ہے شام کو واپس آئے گی''...... منیجر اسٹالن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گرین سنیکس گروپ کہاں چھپا ہوا ہے''...... انتھونی نے کہا تو منیجر بے اختیار چونک پڑا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ گرین سنیکس گروپ۔ کیا مطلب۔ میرا ان سے کیا تعلق سر''...... منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم جانتے ہو کہ تم اس وقت کس کے سامنے موجود ہو۔ میں تمہیں آفس کی بجائے یہاں اس لئے لایا ہوں تاکہ تم کھل کر بات کر سکو۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں''...... انتھونی نے سرد لہجے

میں کہا۔

''میں ایک چھوٹے سے کلب کا منیجر ہوں۔ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے''...... منیجر اسٹالن نے جواب دیا۔

''تم نے ایک ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ کی ہے جو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے تھی اور تم نے بطور ڈبل ٹو یہ کال اٹنڈ کی ہے۔ اس کال میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ ہم نے سن لیا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ سپیشل فورس کو اس سلسلے میں کسی چیز کا علم نہیں ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ پرنس آف ڈھمپ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کا کوڈ نام ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''آپ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔ نہ ہی میں نے اس قسم کی کوئی کال اٹنڈ کی ہے اور نہ ہی کسی پرنس آف ڈھمپ کو جانتا ہوں''...... منیجر اسٹالن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو اسٹالن۔ تم جانتے ہو کہ اس انکار کا کیا مطلب ہو سکتا ہے جبکہ یہ کام سرکاری ہے میرا ذاتی نہیں ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ کو جس نے بھی اطلاع دی ہے وہ غلط دی ہے''...... اسٹالن نے کہا۔

''یہ کال میرے پاس ٹیپ شدہ ہے اور تمہاری مخصوص آواز بھی فوری طور پر پہچانی جا سکتی ہے''...... انتھونی نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''کسی نے میری آواز کی نقل کی ہو گی جناب۔ میں درست کہہ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

رہا ہوں''...... اسٹالن نے کہا۔

''اوکے۔ پھر تمہیں آفس بلانا ہی پڑ گیا''...... انتھونی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی گیری بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''آپ مجھ پر یقین کریں جناب''...... اسٹالن نے کہا۔

''اوکے۔ میں مزید انکوائری کو لوں گا۔ پھر بات ہو گی''۔ انتھونی نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کا بازو گھوما اور منیجر اسٹالن چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ اس کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو گیری نے لات گھمائی اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اسٹالن کو ساکت کر دیا۔

''اسے کرسی سے باندھو گیری اور مجھے خنجر دو''...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو گیری نے جھک کر اسٹالن کو اٹھایا اور صوفے پر لٹا دیا۔ پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس رسی کا گچھا موجود تھا۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں اسٹالن کو صوفے کی کرسی سے باندھ دیا اور پھر جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر اس نے انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

''باہر گیٹ پر موجود دربان کو اندر بلا کر بے ہوش کر دو اور پھر باہر ہی رکنا تا کہ اچانک کوئی نہ آ جائے''...... انتھونی نے گیری کے ہاتھ سے خنجر لیتے ہوئے کہا اور گیری خاموشی سے کمرے سے باہر

چلا گیا۔ انتھونی نے خنجر سائیڈ تپائی پر رکھا اور پھر پوری قوت سے اس نے منیجر اسٹالن کے گالوں پر تھپڑ مارنا شروع کر دیئے۔ چوتھے زوردار تھپڑ پر اسٹالن چیختا ہوا ہوش میں آ گیا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا جبکہ سامنے بیٹھے ہوئے انتھونی نے سائیڈ تپائی پر رکھا ہوا خنجر اٹھا لیا۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے گرین سنیکس گروپ کے بارے میں بتا دو۔ ورنہ......'' انتھونی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں''...... اسٹالن نے کہا تو انتھونی کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اسٹالن کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی۔ انتھونی نے خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ باہر اچھال دی تھی اور اسٹالن کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

انتھونی نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں خنجر کو واپس تپائی پر رکھا اور ایک ہاتھ سے اسٹالن کے سر کے بال پکڑ کر اس کا سر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے پہلے کی طرح اس کے گال پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اس بار تیسرے تھپڑ پر اسٹالن کو ہوش آ گیا لیکن وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ انتھونی نے بغیر کچھ کہے اس کے بال چھوڑے اور پھر تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھا لیا۔

''اب تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے اس لئے آخری بار

میرا چہرہ دیکھ لو تا کہ ہمیشہ کے لئے تمہارے ذہن میں میرا چہرہ محفوظ ہو جائے''...... انتھونی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ''...... اسٹالن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''یہی بات تم پہلے بتا دیتے تو تمہاری آنکھ تو ضائع نہ ہوتی''...... انتھونی نے خنجر واپس تپائی پر رکھتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں میں......'' اسٹالن نے ہذیانی لہجے میں کہا۔

''ان سے تم کیسے رابطہ کرتے ہو۔ فون پر یا ٹرانسمیٹر پر''۔ انتھونی نے کہا۔

''ٹ ٹ۔ ٹرانسمیٹر پر''...... اسٹالن نے کہا۔

''او کے۔ پہلے ٹرانسمیٹر پر بات کرو اور کنفرم کراؤ کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے''...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

''فریکوئنسی بتاؤ''...... انتھونی نے کہا تو اسٹالن نے فریکوئنسی بتا دی۔ انتھونی نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی۔

''کیا کوئی کوڈ بھی ہے''...... انتھونی نے پوچھا۔

''نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہے''...... اسٹالن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے''...... انتھونی نے کہا اور ٹرانسمیٹر واپس جیب میں رکھ کر اس نے خنجر اٹھایا اور پھر

اس سے پہلے کہ اسٹالن کچھ سمجھتا انتھونی کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر ٹھیک اسٹالن کے سینے میں دستے تک اتر گیا۔ اسٹالن کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور پھر اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔ دل میں اتر جانے والے خنجر نے اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی تھی۔

انتھونی نے خنجر واپس کھینچا اور پھر اس کے لباس سے صاف کیا۔ پھر خنجر واپس تپائی پر رکھ کر اس نے جیب سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کے نیچے کے حصے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی اس کی عقبی سمت کا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ دوسری طرف انکریمیا کے دارالحکومت کا نقشہ موجود تھا جس کی باریک باریک لائنیں اور ان پر تحریریں چمک رہی تھیں۔ انتھونی نے اس نقشے کے نیچے موجود ایک بٹن کو پریس کیا تو نقشے کے ایک کونے میں ایک سرخ رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا اور انتھونی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس نے غور سے اس جگہ کو دیکھا۔

''الگاڈیا۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گرین سنیکس گروپ الگاڈیا میں چھپا ہوا ہے''...... انتھونی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کا وہ حصہ سامنے کیا جس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوئی تھی۔ اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے والی ناب کے نیچے موجود ایک

ڈائل کے نیچے موجود اور ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ ڈائل پر موجود سوئی نے ناب کے گھومتے ہی تیزی سے حرکت کرنے شروع کر دی۔ جب سوئی ایک مخصوص ہندسے پر پہنچی تو انتھونی نے ہاتھ اٹھا لیا اور ٹرانسمیٹر کو پلٹ دیا۔

اب عقبی حصہ پر جس پر دارالحکومت کا نقشہ نظر آرہا تھا صاف ہو چکا تھا چند لمحوں بعد ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہاں ایک اور نقشہ ابھر آیا۔ انتھونی نے نقشے کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اس نقشے کے دائیں طرف تقریباً درمیان میں سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور انتھونی غور سے وہاں لکھی ہوئی تحریر کو پڑھنے لگا۔

''ریڈ پیلس''...... انتھونی نے غور سے تحریر پڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دو تین بار اسے پڑھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے بٹن آف کیا اور پھر وہ حصہ بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو جیب میں رکھا اور دوسری جیب سے ایک اور چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ لارڈ بلیک کالنگ۔ اوور''......انتھونی نے لہجہ بدل کر کہا۔

''یس۔ رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ اوور''......ایک آواز سنائی دی۔

''رچرڈسن ہمارا ٹارگٹ الگاڈیا میں ریڈ پیلس میں موجود ہے۔ اپنے آدمیوں کو لے کر وہاں پہنچو اور ریڈ پیلس کو میزائلوں سے ہٹ

کر کے پھر مجھے رپورٹ دو۔ اوور''......انتھونی نے کہا۔

''الگاڈیا کے ریڈ پیلس میں۔ اوور''...... رچرڈسن نے الفاظ کو دوہراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اوور''......انتھونی نے جواب دیا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو انتھونی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھا اور پھر سائیڈ تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ اپنے مشن میں تقریباً کامیاب ہو چکا تھا۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کو جس کا کوڈ گرین سنیکس تھا نہ صرف ٹریس کر لیا تھا بلکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ گرین سنیکس اس ریڈ پیلس میں ہی موجود ہوں گے اس لئے اس نے پڑتال کے چکر میں پکڑنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی اور رچرڈسن کو کر اس ریڈ پیلس کو ہی تباہ کرنے کا حکم دے دیا تھا تاکہ یہ گروپ ختم ہو جائے۔ اس کے بعد وہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھیوں سے آسانی سے نپٹ سکتا تھا۔

سیٹی کی آواز سن کر عمران نے سامنے پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی۔ عمران نے ایک بٹن پریس کیا تو سیٹی کی آواز بند ہوگئی۔

”ہیلو ہیلو۔ ایس آر کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور“...... ایک بٹن پریس کرتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”پرنس۔ انتھونی اور اس کے گروپ نے اسٹالن کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی کلب میں داخل ہوئے تھے اور انتھونی سیدھا اسٹالن کے پاس پہنچ گیا تھا۔ اس نے انتھونی کو بے ہوش کیا اور پھر اسے باندھ کر اس پر تشدد کیا اور اس سے زبردستی گرین سنیکس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی حاصل کرلی اور پھر اس نے اپنے ٹرانسمیٹر میں لگی سرچنگ ڈیوائس سے اس فریکوئنسی کے ذریعے وہ جگہ ٹریس کر لی جہاں پر گرین سنیکس موجود تھے۔ انتھونی نے اسٹالن

کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اپنے گروپ کو لے کر اس طرف روانہ ہو گیا تھا جہاں گرین سنیکس کی موجودگی کا اسے پتہ چلا تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کے ساتھ ریڈ پیلس کو گھیرا اور پھر اس نے پورے ریڈ پیلس پر میزائلوں کی بارش کر دی اور ریڈ پیلس مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ ریڈ پیلس خالی تھا اس لئے وہاں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

”کیا انتھونی اور اس کے ساتھی ریڈ پیلس میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ اگر وہ پیلس میں داخل ہو جاتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ پیلس خالی ہے۔ پیلس میں صرف وہ ٹرانسمیٹر رکھا گیا تھا جس کی فریکوئنسی اسٹالن نے انتھونی کو دی تھی اور انتھونی نے اسے مشینی ڈیوائس سسٹم سے ٹریس کیا تھا۔ اوور“...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔ جلد ہی تمہارے اکاؤنٹ میں معاوضہ ٹرانسفر کر دیا جائے گا۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ غلط ہوا ہے کہ انتھونی کے ہاتھوں اسٹالن مارا گیا ہے۔ وہ ہماری تنظیم کا اہم آدمی تھا۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ایسے کاموں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔

اب اسٹالن کو واپس تو نہیں لایا جا سکتا لیکن انتھونی کے اس اقدام نے مجھے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ وہ بھی ڈارک ہارٹ کے لئے کام کر رہا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کنفرم ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب جو ہونا تھا ہو گیا۔ تم اپنے معاوضے سے مطلب رکھو۔ اسٹالن کی موت رائیگاں نہیں جائے گی۔ میں اس کی موت کا بدلہ انتھونی سے ضرور لوں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے اسٹالن کو بڑی بے رحمی سے مارا ہے۔ میں نے آپ کے کہنے پر پہلے ہی اسٹالن کے آفس اور رہائش گاہ میں چند خفیہ کیمرے لگا دیئے تھے۔ ان کیمروں کی مدد سے ہی میں نے وہاں ہونے والی ساری کارروئی دیکھی تھی جس کی میں نے آپ کو تفصیل بتائی ہے۔ اوور"...... ایس آر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میرے لائق اور کوئی خدمت۔ اوور"...... ایس آر نے کہا۔

"تم مجھ سے دور ہو ورنہ میں تم سے اپنے سر پر تیل کی مالش کرا لیتا لیکن کوئی بات نہیں پھر سہی۔ اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف موجود ایس آر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے اس سے چند مزید باتیں کیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس پر دو

نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں۔ اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو ماسک میک اپ کی وجہ سے اس کا چہرہ اور بال مکمل طور پر تبدیل ہو چکے تھے۔ وہ اب مقامی میک اپ میں تھا۔

اس کے جسم پر لباس بھی تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھلا اور سر باہر نکال کر جھانکا۔ راہداری میں کوئی آدمی نظر نہ آیا تو وہ کمرے سے باہر آ گیا اور اس نے کمرہ لاک کر دیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر تھا اور پھر وہ سڑک کی سائیڈ پر موجود فٹ پاتھ پر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ سڑک پر اس وقت کاروں کا خاصا رش تھا جبکہ فٹ پاتھ پر زیادہ افراد نہ تھے۔ کچھ آگے بڑھنے کے بعد عمران نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"سگرام کلب"...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ٹیکسی ایک وسیع و عریض عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ عمارت پر سگرام کلب کا

سائن بورڈ موجود تھا۔ عمران نیچے اترا اور اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر مڑ کر تیزی سے چلتا ہوا کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوا اور پھر اسی طرح چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

شیشے کے بنے ہوئے مین گیٹ پر موجود دربان نے اسے سلام کیا اور پھر دروازہ کھول دیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ہال اس وقت تقریباً بھرا ہوا تھا۔ عمران نے ایک نظر ہال کو دیکھا اور پھر ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن کاؤنٹر پر رکنے کی بجائے وہ اس کی سائیڈ میں جاتی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں سپیشل رومز کے دروازے تھے جن میں سے کئی پر سبز رنگ کے اور کئی پر سرخ رنگ کے بلب جل رہے تھے۔ عمران سب سے آخری دروازے پر رکا۔ اس دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ عمران نے تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو سرخ رنگ کا بلب جھماکے سے سبز ہو گیا اور عمران دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔ کمرے میں آمنے سامنے صوفے تھے جن پر ایک مقامی لڑکی کے ساتھ ساتھ تین مقامی مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر اسے لاک کر کے سائیڈ پر موجود سوئچ پینل کے نچلے حصے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا پھر وہ صوفوں کی طرف بڑھ گیا اور اس لڑکی کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

”کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو یہاں میٹنگ کال کی ہے“...... اس لڑکی نے کہا جو جولیا تھی۔

”ہاں۔ ہم نے ٹارگٹ ٹریس کر لیا ہے اور اب ہم نے اس ٹارگٹ کو ہٹ کرنا ہے“...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کون سا ٹارگٹ“...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

”جسے ہٹ کرنے کے لئے تم بے چین ہو رہے تھے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے مادام سوزین کی جگہ لینے والا گروپ“۔ تنویر نے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا۔

”کون ہے اس کا سرغنہ“...... صفدر نے پوچھا۔

”انتھونی“...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”انتھونی۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہے وہ ڈارک ہارٹ کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کا مقصد ہمیں ہلاک کرنا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے اس کی آمد پر شک ہو گیا تھا۔ پھر چیکنگ کے دوران چھت پر موجود رسیور سامنے آ گیا تو میں نے بھی پلاننگ بنا لی۔ مجھے معلوم ہے کہ انتھونی شروع سے ہی انتہائی جدید ترین

آلات کے استعمال کا عادی رہا ہے۔ چھت پر موجود رسیور اس نے لگایا تھا۔ پھر جب رافٹ کی کال آئی اور اس نے جس قدر تیزی سے انتہائی حیرت انگیز معلومات حاصل کر لیں اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ بھی انتھونی کی طرف سے فیڈنگ ہے۔ وہ دراصل یہی چاہتا تھا کہ میں جب بھی فون پر یا ٹرانسمیٹر پر کال کروں تو وہ اس کال کو سن سکے۔ اس کے ذہن میں شاید شروع سے ہی یہ بات فیڈ تھی کہ ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں ہمارا کوئی دوسرا گروپ بھی ہے اس لئے وہ ہمارے ساتھ ساتھ ہمارے سیکنڈ گروپ کو بھی ٹریس کرنا چاہتا تھا میں نے اس کا شک یقین میں بدلنے کے لئے یہاں کی ایک تنظیم سے رابطہ کیا اور ایسا سیٹ اپ بنا یا جیسے واقعی یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ گرین سنیکس کے نام سے کام کر رہا ہو۔ اس تنظیم کے سربراہ کو میں نے ہائر کیا تھا اور اسے ساری پلاننگ بتا دی تھی کہ میں اسے کسی بھی وقت گرین سنیکس کے حوالے سے کال کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد اس پر یقیناً حملہ کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ یہ ساری پلاننگ تھی اور گرین سنیکس کا کوئی وجود نہ تھا اس لئے اس تنظیم نے محض سیٹ اپ تیار کیا۔ اس سیٹ اپ کو برقرار رکھنے کے لئے بہرحال ایک آدمی کی ضرورت تھی جو میری کال رسیو کر سکتا۔ تنظیم کے سربراہ نے ایک آدمی جس کا نام اسٹالن تھا کو اس کام کے لئے آمادہ کر لیا اور پھر وہی سب کچھ ہوا جو میں چاہتا تھا''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ایس آر کی آنے والی کال کے

بارے میں انہیں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''مجھے یقین تھا کہ انتھونی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کے ذریعے وہ جگہ ٹریس کرے گا اور پھر وہاں حملہ کرے گا۔ اس طرح وہ کھل کر سامنے آجائے گا اور وہی ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کے ذریعے وہ جگہ جہاں ٹرانسمیٹر کال وصول ہوئی تھی وہاں پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ انتھونی اور اس کے گروپ نے ہی کیا ہے اس لئے میں نے آپ سب کو یہاں کال کیا ہے تاکہ تمام معاملات کو حتمی طور پر طے کر لیا جائے کیونکہ انتھونی اور اس کا گروپ انتہائی تیز گروپ ہے اور اب چونکہ اسے معلوم ہو چکا ہو گا کہ اس کا حملہ ناکام رہا ہے اس لئے وہ مسلسل ہم پر حملے کرائے گا اور اب مجھے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ انتھونی ہمارے خلاف میدان میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا تو مطلب ہے کہ ہم ہوٹل واپس نہیں جا سکتے۔ اگر تم پہلے بتا دیتے تو ہم وہاں سے ضروری سامان تو اٹھا لیتے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کی فکر مت کرو۔ یہ کام پہلے ہی میرے ذہن میں تھا ابھی ہو جائے گا''...... عمران نے کہا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''فیلیا سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ فیلیا بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

''مائیکل بول رہا ہوں فیلیا۔ پرنس اور اس کے ساتھیوں کا سامان ان کے ہوٹل کے کمروں سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو اور مجھے سپیشل روم نمبر ہنڈرڈ ون سگرام کلب کال کر کے تفصیلات بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ یہاں اجنبی ملک اور شہر میں تمہارے اس قدر واقف کار کہاں سے نکل آتے ہیں۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے تم پیدا ہی اس شہر میں ہوئے ہو''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اصل میں لیڈر ہونا سب سے مشکل کام ہے۔ میں نے تو ہزار بار تمہارے اس پردہ نشین سے کہا ہے کہ مجھے اس لیڈری سے نجات دلا دو یا پھر اس کا کوئی اضافی الاؤنس دو۔ اب دیکھو تمہیں کچھ نہیں کرنا پڑتا بس جو ہدایات ملیں اس پر عمل کر دیا۔ اللہ اللہ خیر سلا اور مجھے حالات کے مطابق پہلے سے کئی قسم کے انتظامات کرنے پڑتے

ہیں تا کہ عین موقعے پر ہمیں بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے لیکن تمہارا پردہ نشین میری بات ہی نہیں مانتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''تم تو خواہ مخواہ زبردستی لیڈر بن جاتے ہو۔ ورنہ اصل میں تو لیڈر مس جولیا ہیں۔ یہ ڈپٹی چیف ہیں اور چیف کے بعد یہی لیڈر ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''لیڈر میں لیڈری کی خصوصیات ہونا ضروری ہوتی ہیں اور یہ خصوصیات تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی جاتی ہیں اور لیڈر مرد ہوتا ہے اگر تم جولیا کو لیڈر بنانا چاہتے ہو تو اسے لیڈرنی کہا کرو''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تو کیا مس جولیا میں صلاحیتیں نہیں ہیں''۔ تنویر نے موقع غنیمت دیکھ کر جولیا کو اکساتے ہوئے کہا۔

''جولیا میں ڈپٹی چیف کی صلاحیتیں یقیناً ہوں گی اسی لئے تو چیف نے اسے ڈپٹی چیف بنایا ہے البتہ لیڈر شپ کی صلاحیتوں کے بارے میں تو تم ہی بتا سکتے ہو۔ یہ میری تو نہیں تمہاری بہرحال لیڈرنی ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ تنویر تم بھی خواہ مخواہ اس قدر اہم موضوع کے دوران الٹی سیدھی باتیں شروع کر دیتے ہو۔ اس وقت مسئلہ مشن کی تکمیل کا ہے لیڈر شپ کی صلاحیتوں کی

جانچ پڑتال کا نہیں ہے“...... جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا
تو تنویر بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

”تم جیت گئے تنویر۔ کیونکہ تمہیں جس انداز میں جھاڑ پڑی ہے
اور تم جس انداز میں سہم گئے ہو اس سے مجھے بھی یقین آ گیا ہے
کہ جولیا میں واقعی لیڈر شپ کی صلاحیتیں نہ صرف ہیں بلکہ بدرجہ اتم
موجود ہیں اور اسے اب لیڈرنی کا درجہ دیا جا سکتا ہے“...... عمران
نے جواب دیا۔

”تم بھی کام کی بات کرو۔ سمجھے“...... جولیا نے اس بار عمران کو
بھی جھاڑ دیا۔

”کام کی بات تو تم سنتی ہی نہیں۔ ساری عمر گزر گئی ہے کوشش
کرتے ہوئے کہ تم کام کی بات سن لو اور کام کی بات ظاہر ہے
ایک ہی ہو سکتا ہے“...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا
تھا۔

”عمران صاحب۔ اب ہم نے انتھونی اور اس کے ساتھیوں کو
تلاش کرنا ہے یا آپ نے اس کا بھی بندوبست پہلے سے کر رکھا
ہے“...... یکلخت صفدر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا پارہ لحہ بہ لحہ بڑھتا
چلا جانا ہے۔

”انتھونی نے یقیناً اپنا ٹھکانہ بدل لیا ہو گا۔ وہ اپنے گروپ کے
ساتھ ہوٹل چھوڑ چکا ہو گا۔ اس لئے اسے اب نئے سرے سے

ٹریس کرنا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”تو اب اسے ٹریس کرنے کے لئے آپ کے ذہن میں کیا
لائحہ عمل ہے“...... صفدر نے کہا۔

”تنظیم کے سربراہ نے ایک اشارہ تو دیا ہے کہ انتھونی مقامی
سپیشل فورس کے کیپٹن کے روپ میں ہے لیکن ظاہر ہے کہ انتھونی
جیسا آدمی مستقل طور پر کسی روپ کو نہیں اپنا سکتا۔ اس لئے اب
اسے سامنے لانے کے لئے ہمیں کوئی کھیل ہی کھیلنا ہو گا“۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیسا کھیل“...... سب نے چونک کر پوچھا۔

”ہمیں ایک نقلی عمران تیار کرنا پڑے گا اور اس کی حفاظت اصل
کی طرح کرنا ہو گی اس طرح انتھونی لامحالہ اس پوائنٹ پر حملہ کرے
گا اور اس طرح ہم اسے ٹریپ کر سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ترکیب تو اچھی ہے لیکن اس کی اطلاع انتھونی کو کیسے پہنچے گی
کہ عمران کہاں پر موجود ہے“...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”کبھی اپنی عقل بھی استعمال کر لیا کرو۔ تم بتاؤ کہ کس طرح
اسے اطلاع مل سکتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں بتاتا ہوں“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر
اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”ٹھیک ہے بتاؤ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کی اطلاع ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے باس بارٹن

تک پہنچا دی جائے تو بارٹن سے یہ اطلاع انتھونی تک پہنچ جائے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگا جیسے اسے اچانک کوئی عجوبہ نظر آ گیا ہو۔

''آپ میری طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔ کیا میں نے غلط کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے قدرے الجھے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

''نہیں بلکہ تم سے مجھے اب حقیقتاً خوف آنے لگا ہے مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے بیروزگار کر کے چھوڑو گے۔ جو چھوٹا موٹا چیک مل جاتا ہے میں اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں گا اور پھر مجھے مجبوراً کسی سکول کے سامنے مونگ پھلیوں کا چھابہ ہی لگانا پڑے گا''...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ویسے کیپٹن شکیل تمہاری ذہانت کا واقعی جواب نہیں۔ لیکن تم خاموش کیوں رہتے ہو''...... تنویر نے کہا تو اس کے فقرے کے آخری حصے پر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے کیونکہ وہ اس کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ خاموش رہنے کی بجائے بولا کرو تا کہ عمران کو زیر کیا جا سکے۔

''عمران صاحب۔ کیا انتھونی جیسا ذہین آدمی آپ کے اس ٹریپ کو سمجھ نہیں جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''اس کے علاوہ میرے ذہن میں تو کوئی حل نہیں ہے۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی ہو تو بتاؤ''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

''میرے خیال میں عمران صاحب اصل روپ میں سامنے رہیں اور ہم میک اپ میں ان کی نگرانی کریں۔ لامحالہ انتھونی اور اس کے آدمی عمران صاحب کو تلاش کریں گے اور ہم اس کے کسی بھی آدمی کو پکڑ کر اس سے انتھونی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں سچ مچ قربانی کا بکرا بن جاؤں تا کہ وہ مجھے آسانی سے پکڑ لے اور تیز چھری میری گردن پر پھیر دے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے اور مقامی زبان میں کہا۔

''فیلیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مسٹر مائیکل۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو چکی ہے۔ سپیشل پوائنٹ سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک ہے۔ ضرورت کی ہر چیز وہاں موجود ہے۔ گیٹ پر تالا بھی اسی نمبر کا ہے''...... فیلیا نے کہا۔

’’تھینک یو‘‘...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

’’اب تم نے ایک ایک کر کے یہاں سے نکلنا ہے اور اس کوٹھی میں پہنچنا ہے۔ گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود ہے جو پہلے پہنچے۔ وہ اسے کھول لے‘‘...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

’’لیکن یہاں اکٹھے ہونے کا کیا فائدہ ہوا۔ ہمیں یہاں سے تمام پروگرام طے کر کے اٹھنا چاہئے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’یہاں صرف اس فون کال کی وجہ سے اکٹھے ہوئے تھے۔ ورنہ انتھونی نے یقیناً اس بلڈنگ میں کہیں نہ کہیں چیکنگ آلہ لگا رکھا ہو گا اور پروگرام وہی کہ ہم میک اپ میں رہیں گے اور ہمارے روپ میں کوئی اور سامنے رہے گا جن کی ہمیں نگرانی کرنی ہے اور ہمارے نقلی ساتھی کہاں پر موجود ہیں۔ میرا مطلب ہے میں اور میرے ساتھی کہاں پر موجود ہیں اس کی اطلاع بارٹن تک پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد ہم انتھونی کو ٹریپ کر سکتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو کیا دوسرا عمران تیار ہو چکا ہے‘‘...... صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’جب تک میں کوٹھی پر پہنچوں گا وہ تیار ہو جائے گا۔ ایک سر ہی تیار کرنا ہے چاہے تنویر کا ہو‘‘...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر منہ سے تو کچھ نہ بولا البتہ وہ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

انتھونی ابھی اپنے آفس میں آ کر میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... انتھونی نے کہا۔

’’ٹالمور بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ ریڈ پیلس کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ویل ڈن۔ ان میں سے کوئی زندہ تو نہیں بچا ہے‘‘...... انتھونی نے کہا۔

’’نو باس۔ پیلس میں ہم نے اتنے میزائل فائر کئے ہیں جن سے پیلس مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے۔ ان میزائلوں نے پیلس کے ملبے تک کو جلا کر راکھ بنا دیا ہے۔ کسی کے زندہ بچ جانے کا کوئی امکان نہیں ہے‘‘...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"ویل ڈن۔ تم نے اچھا کام کیا ہے ٹالمور۔ اب تم ایسا کرو کہ ہوٹل سے معلوم کرو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے اور اگر وہ وہاں موجود ہیں تو سیکشن فائیو کو کال کر کے ان کی نگرانی پر لگا دو۔ سپیشل نگرانی پر اور پھر اس بارے میں بھی مجھے رپورٹ دو"...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور انتھونی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹالمور بول رہا ہوں باس۔ ریڈ پیلس سے کوئی لاش نہیں ملی جس وقت اسے تباہ کیا گیا وہ خالی تھا"...... دوسری طرف سے ٹالمور نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے اسی بات کا خطرہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر مجھے اس طرف بھیجا تھا تاکہ وہ اس بات کا پتہ کر سکے کہ میں ڈارک ہارٹ کے لئے اور اس کے خلاف کام کر رہا ہوں یا نہیں"...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹالمور نے کہا۔

"عمران کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی اچانک اپنے کمروں سے غائب ہو گئے ہیں اور ان کا سامان بھی موجود نہیں ہے البتہ ایک رپورٹ ملی ہے کہ عمران کے ساتھیوں کا سامان یہاں کے ایک مقامی گروپ

بلیک کوئین کے ذریعے اٹھوایا گیا ہے"...... ٹالمور نے کہا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

"بلیک کوئین۔ وہ کون ہیں"...... انتھونی نے پوچھا۔

"مقامی مجرموں کا گروپ ہے باس۔ اس کی چیف کوئی عورت ہے فیلیا اور اس کا ہیڈکوارٹر بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس میں بنایا گیا ہے"...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ اس گروپ کے ذریعے سامان اٹھوایا گیا ہے"...... انتھونی نے پوچھا۔

"ایک ویٹر سے معلوم ہوا ہے۔ وہ اس ہاؤس میں کام کر چکا ہے"...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کاسٹیوم ہاؤس"...... انتھونی نے پوچھا۔

"ونگٹن روڈ پر ہے"...... ٹالمور نے جواب دیا۔

"تم چار آدمیوں سمیت وہاں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں نمبر تھری میک اپ میں"...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر وہ ملحقہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھا تیزی سے ونگٹن روڈ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار میں وہ اکیلا تھا اور خود ہی کار ڈرائیور کر رہا تھا وہ ایکریمین میک اپ میں تھا اور لباس اور چہرے مہرے سے وہ کوئی کاروباری آدمی لگ رہا تھا۔

ونگٹن روڈ پر پہنچ کر اس نے کار آہستہ کی اور پھر سائیڈ پر موجود

عمارتوں کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے
ایک منزلہ عمارت پر بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس کا بورڈ نظر آ گیا۔ اس
نے کار اس کی سائیڈ میں لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا اسی
لمحے ایک ایکریمی نوجوان تیزی سے آگے بڑھا۔

''باس۔ وہ عورت فیلیا اندر موجود ہے۔ وہ اس ہاؤس کی جنرل
منیجر ہے''...... اس نوجوان نے کہا اور عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی
طرف مڑ گیا۔ جب وہ عمارت کے اندر بنی کی مین عمارت کے
قریب پہنچا تو ٹالمور بھی پیچھے سے تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں پہنچ گیا
انتھونی اور ٹالمور دونوں پہلے تو گیلری کے اندر گھومتے رہے گیلری
میں ہر قسم کے کاسٹیوم موجود تھے۔ گیلری میں اور لوگ بھی موجود
تھے جن میں اکثریت غیر ملکیوں کی ہی تھی ایک طرف منیجر کا آفس
موجود تھا۔ جو شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا اور اندر ایک مقامی عورت
بیٹھی نظر آ رہی تھی۔ یہ عورت ساہ فام خاصی فربہ جسم کی تھی اور ادھیڑ
عمر تھی لیکن اپنے لباس اور رکھ رکھاؤ سے وہ خوشحال طبقے کی نمائندگی
کر رہی تھی۔

''تم نے تو بتایا تھا کہ یہ مقامی مجرموں کا گروپ ہے لیکن اس
منیجر کو دیکھ کر اور یہاں کا ماحول دیکھ کر تو مجھے لگتا ہے کہ یہ لوگ
خاصے اونچے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں''...... انتھونی نے ٹالمور سے
مخاطب ہو کر آہستہ سے کہا۔

''باس۔ اطلاع تو یہی ملی تھی''...... ٹالمور نے بھی آہستہ سے

جواب دیا اور انتھونی سر ہلاتا ہوا مڑا اور منیجر کے آفس کی طرف
بڑھ گیا۔

''تشریف لائیں میرا نام فیلیا ہے اور میں منیجر ہوں''...... ادھیڑ
عمر عورت نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''میرا نام کریگ ہے اور میرا تعلق ناراک سے ہے۔ یہ میرا
منیجر ہے ٹالمور۔ ہم آپ سے کاسٹیومز کے سلسلے میں کچھ معلومات
حاصل کرنا چاہتا ہیں''...... انتھونی نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''جی ضرور۔ یہ تو میرا فرض ہے پہلے فرمائیں کہ آپ کیا پینا
پسند فرمائیں گے''...... فیلیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس
نے گھنٹی بجائی تو اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل
ہوا۔

''معزز مہمانوں کے لئے سپیشل شراب لے آؤ''...... فیلیا نے کہا
تو نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور اسی دروازے میں غائب ہو
گیا۔

''کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ پاکیشیا کے پرنس آف ڈھمپ
سے آپ کا کیا تعلق ہے مادام''...... انتھونی نے اچانک کہا اور ساتھ
ہی اس نے غور سے فیلیا کا چہرہ دیکھا۔

''پرنس آف ڈھمپ پاکیشیا۔ یہ کیسا نام ہے۔ پاکیشیا کا نام تو
میں نے سنا ہوا ہے لیکن آج تک کسی پاکیشیائی سے ملاقات نہیں
ہوئی اور یہ ڈھمپ۔ یہ نام تو میں آج پہلی بار سن رہی ہوں کیا یہ

پاکیشیا کے کسی شہر کا نام ہے''...... فیلیا نے جواب دیا اور اس کے لہجے اور انداز سے ہی انتھونی سمجھ گیا کہ اگر ٹالمور کی رپورٹ درست ہے تب بھی عمران نے کسی نقلی نام اور قومیت سے اس گروپ سے رابطہ کیا ہو گا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور وہی مسلح نوجوان ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں مشروبات سے بھرے ہوئے دو گلاس موجود تھے۔

''یہ ہماری مقامی شراب ہے اور انتہائی خوش ذائقہ ہے''۔ فیلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ملازم نے ایک ایک گلاس انتھونی اور ٹالمور کے سامنے رکھ دیا۔

''آپ نہیں پئیں گی''...... انتھونی نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کر رکھا ہے''...... فیلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میٹرو ہوٹل میں میرا دوست رہائش پذیر تھا جس کے ساتھ ایک خاتون اور چار مرد تھے انہوں نے اچانک ہوٹل چھوڑ دیا ہے۔ مجھے وہاں ایک ویٹر نے بتایا ہے کہ اس کاسٹیوم ہاؤس کا ایک آدمی ان کا سامان وہاں سے لے گیا ہے کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ وہ اب کہاں ہیں''...... انتھونی نے گلاس خالی کر کے واپس میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہمارے ہاؤس کا آدمی اور ہوٹل سے سامان لے گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ویٹر کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے ہمارا ایسے کاموں سے

کیا تعلق''...... فیلیا نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں چونکنے والی کیفیت انتھونی نے محسوس کر لی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ یہاں کا ماحول دیکھ کر اور آپ سے ملاقات کر کے واقعی مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ یا تو ویٹر کو غلط فہمی ہوئی ہے یا پھر اس نے کسی اور کاسٹیوم ہاؤس کا نام لیا ہو گا اور میں نے یہ سمجھ لیا ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''یہاں اور کوئی پرائیویٹ کاسٹیوم ہاؤس نہیں ہے۔ لیکن یہ بات بہرحال یقینی ہے کہ ہمارا اس قسم کے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے''...... فیلیا نے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ۔ آپ کا قیمتی وقت لیا۔ پھر حاضر ہوں گے''...... انتھونی نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی فیلیا اور ٹالمور بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گیلری سے باہر آ گئے لیکن کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف جانے کی بجائے انتھونی سائیڈ پر عمارت کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس کا بٹن دبایا تو اس پر سرخ رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ انتھونی نے ایک اور بٹن پریس کیا تو بلب سبز رنگ کا ہو گیا اور مسلسل جلنے لگا پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

''گلاس یہاں سے لے جاؤ جیگر''...... فیلیا کی آواز سنائی دی۔

''یس مادام۔ یہی لینے تو آیا ہوں''...... دوسری آواز سنائی دی

اور پھر ایک بار پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ کافی دیر تک خاموشی رہی تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلے کا بٹن دبا کر اسے آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ یہ عورت واقعی بے حد گہری لگتی ہے۔ بہرحال میں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ تمہاری رپورٹ درست ہے۔ اس کے گروپ کے کسی خاص آدمی کو چیک کرو۔ اگر رقم سے کام بن جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"آپ کار میں بیٹھیں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... ٹالمور نے کہا تو انتھونی اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ٹالمور کار کے قریب آیا اور سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے باس۔ میں نے ہر طرح کوشش کر لی ہے"...... ٹالمور نے کہا تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب اس عورت سے زبردستی اگلوانا پڑے گا۔ میں واپس ہیڈکوارٹر جا رہا ہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت یہیں رکو جب یہ عورت آفس بند کر کے اپنی رہائش گاہ پر جائے تو اسے وہاں بے ہوش کر دو اور اس کے ملازموں کو آف کرنے کے بعد مجھے کال کرنا"۔ انتھونی نے کہا۔

"اسے اغوا کر کے ہیڈکوارٹر نہ لایا جائے"...... ٹالمور نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری اطلاع مل جائے گی"...... انتھونی نے جواب دیا اور ٹالمور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انتھونی نے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ واپس اپنے ہیڈکوارٹر روانہ ہو گیا۔ ہیڈکوارٹر پہنچ کر اس نے اپنے آفس کی کرسی پر بیٹھتے ہی سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کالبرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں کالبرٹ"...... انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ انتھونی تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہاری ایجنسی کا کورسن میں بھی سیٹ اپ ہے"...... انتھونی نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے کالبرٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس وقت کورسن سے ہی بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچی ہوئی ہے۔ بلیک ہارٹ ایجنسی نے مجھے انہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ میں عمران سے ملنے اس کے پاس گیا تھا۔ میں اسے ہلاک کر سکتا تھا لیکن عمران کے ساتھ صرف پانچ

افراد تھے جبکہ میری اطلاع کے مطابق عمران کے ساتھ اور افراد بھی ہونے چاہئیں تھے کیونکہ ایکریمیا یا ایسے کسی بڑے ملک میں کارروائی کرنے کے لئے عمران چھوٹی ٹیم نہیں لاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ چند افراد کے ساتھ ظاہری طور پر سامنے ہو جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی سیکنڈ گروپ ڈارک ہارٹ کے خلاف الگ سے کام کر رہا ہو۔ اس کے لئے میں نے عمران کے کمرے کے باہر ایک کال چیکر ڈیوائس لگائی تھی اور پھر اس کے ذریعے چیک ہونے والی یہ عمران کی ایک کال نے مجھے چونکا دیا تھا۔ گو کہ وہ کال فیک تھی لیکن عمران نے اس کال میں سیکنڈ گروپ کا نام لیا تھا جسے وہ گرین سنیکس کہہ رہا تھا۔ اس سے میرا یقین اور زیادہ پختہ ہو گیا ہے کہ یہاں عمران کا یقیناً کوئی دوسرا گروپ بھی موجود ہے۔ دوسرا گروپ ہے یا نہیں یہ کنفرم نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عمران نے مجھے ڈاج دینے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا ہو۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھی جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ سب وہاں سے اچانک غائب ہو گئے ہیں اور اب میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن میرے آدمی شاید انہیں آسانی سے تلاش نہ کر سکیں۔ تمہاری ایجنسی میں ایک ٹریسر گروپ ہے جو اپنے کام میں انتہائی مہارت رکھتا ہے اور وہ زمین میں چھپے ہوئے کینچوں کو بھی آسانی سے تلاش کر لیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ٹریسر گروپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگا دو۔ تمہارا ٹریسر گروپ

کسی نہ کسی انداز میں انہیں ضرور ٹریس کر لے گا میں اس کے لئے تمہیں منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں“...... انتھونی نے کہا۔

”تمہارا کام ہو جائے گا۔ میرا ٹریسر گروپ واقعی ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں اور اس کے سیکنڈ گروپ کو ٹریس کر لے گا لیکن اس کے لئے تمہیں معاوضہ ایک لاکھ ڈالر دینا ہو گا“...... کالبرٹ نے کہا۔

”مجھے معاوضہ قبول ہے“...... انتھونی نے جواب دیا۔

”میرے ٹریسر گروپ کا شاندار ریکارڈ ہے“...... کالبرٹ نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے“۔ انتھونی نے کہا۔

”میں ابھی ٹریسر گروپ کے انچارج پیوٹن کو کال کر کے ہدایات دے دیتا ہوں اور اسے تمہارے بارے میں بھی بتا دیتا ہوں۔ تم اس کا فون نمبر نوٹ کر لو اور دس منٹ بعد اس سے رابطہ کر لینا۔ وہ تمہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دے گا“...... کالبرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

”کیا اس فون نمبر پر پیوٹن سے براہ راست بات ہو گی“۔ انتھونی نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ نمبر اسی کے لئے مخصوص ہے"...... کالبرٹ نے جواب دیا اور انتھونی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے دس منٹ بعد رسیور اٹھایا اور پھر کالبرٹ کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"پیوٹن بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد نرم تھا۔

"انتھونی بول رہا ہوں۔ ابھی کالبرٹ نے ایکریمیا سے تمہیں کال کی ہوگی"...... انتھونی نے کہا۔

"یس سر۔ میں ویسے بھی آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں ابھی کام شروع کر دوں گا۔ آپ اپنا فون نمبر بھی بتا دیں مجھے یقین ہے کہ چوبیں گھنٹوں سے پہلے آپ کو درست معلومات مہیا کر دی جائیں گی"...... پیوٹن نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معلومات درست اور حتمی ہونی چاہئے"...... انتھونی نے کہا اور اپنا فون نمبر پیوٹن کو بتا دیا۔

"پیوٹن نے کبھی غلط کام نہیں کیا جناب آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے گروپس چاہے پاتال میں کیوں نہ چھپ جائیں پیوٹن انہیں بہرحال ڈھونڈ نکالے گا"...... دوسری طرف سے پیوٹن نے کہا۔

"اوکے۔ میں کل اسی وقت فون کروں گا"...... انتھونی نے کہا

اور رسیور رکھ دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انتھونی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹالمور بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف ٹالمور کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... انتھونی نے چونک کر پوچھا۔

"کاسٹیوم ہاؤس کی منیجر فلیلیا کی رہائش گاہ سلور کالونی کوٹھی نمبر نائن تھری ڈی بلاک سے بول رہا ہوں۔ یہاں آٹھ مسلح محافظ تھے جنہیں آف کر دیا گیا ہے اور منیجر بے ہوش ہے"...... ٹالمور نے کہا۔

"اوکے میں آ رہا ہوں"...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سلور کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ کالونی شہر کے نواح میں تھی اور امراء کی کالونی تھی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار سلور کالونی میں داخل ہوئی اور پھر جلد ہی اس نے اپنی مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کا گیٹ بند تھا۔ انتھونی نے کار کوٹھی کے گیٹ پر روکی اور مخصوص انداز میں چار بار ہارن دیا تو کوٹھی کا چھوٹا گیٹ کھلا اور ٹالمور کا چہرہ ایک لمحے کے لئے نظر آیا اور پھر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور انتھونی کار اندر لے گیا۔ پورچ میں

پہلے سے ہی جدید ماڈل کی ایک خوبصورت کار موجود تھی۔ انتھونی نے کار اس کے پیچھے روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس دوران ٹالمور بھی پھاٹک بند کر کے پورچ میں پہنچ گیا۔

"کیا تم اندر بیٹھے تھے"...... انتھونی نے کہا۔

"یس باس۔ باقی تمام باہر نگرانی کر رہے ہیں"...... ٹالمور نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹالمور کی رہنمائی میں ایک تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں منیجر فیلیا بے ہوشی کے عالم میں ایک کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی جبکہ اس کے سامنے والی دیوار کی جڑ میں چھ مقامی افراد کی لاشیں ترتیب وار پڑی ہوئی تھیں۔ فیلیا جس کرسی پر بندھی ہوئی تھی اس کے سامنے بھی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر تم بھی جا کر باہر کا خیال رکھو"...... انتھونی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹالمور نے جیب سے ایک سرنج نکالی اور اس کی سوئی سے کیپ ہٹا کر اس نے سوئی بے ہوش فیلیا کے بازو میں اتار دی۔ چند لمحوں بعد سرنج میں موجود محلول فیلیا کے جسم میں اتر گیا تو ٹالمور نے سوئی باہر نکال لی۔

"یہ سرنج مجھے دے دو"...... انتھونی نے کہا تو ٹالمور نے خالی سرنج اس کے ہاتھ میں دے دی اور پھر خاموشی سے تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔ انتھونی نے کرسی ذرا سی آگے کھسکائی اور پھر ہاتھ میں سرنج پکڑے وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔ سرنج میں مٹیالے رنگ کا تھوڑا

سا محلول ابھی تک موجود تھا۔ چند لمحوں بعد فیلیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے سر اٹھایا اور حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے انتھونی کو دیکھنے لگی۔ پھر اس نے حیرت سے ادھر ادھر اور اپنے بندھے ہوئے جسم کو دیکھا اور اس کے بعد اس کی نظریں سامنے دیوار کی جڑ میں موجود لاشوں پر جم گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ سب کیا ہے۔ آپ یہاں کیسے آئے۔ میرے ملازموں کو کس نے ہلاک کیا اور مجھے کیوں اس طرح باندھ رکھا ہے مسٹر کریگ"...... فیلیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"شکر ہے تمہیں میرا نام تو یاد رہا۔ بہرحال یہ سب کچھ میرے ساتھیوں نے کیا ہے"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں"...... فیلیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ تم سے تفصیل سے بات چیت ہو سکے"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کس قسم کی بات چیت"...... فیلیا نے کہا۔

"تم بلیک کوئین گروپ کی چیف اور بلیو برڈ کاسٹیوم ہاؤس کی منیجر بھی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی جس کا اصل نام علی عمران ہے لیکن وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے میٹرو ہوٹل میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا پھر وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ ان لوگوں کا سامان بھی

کمروں سے اٹھا لیا گیا اور اس سلسلے میں جب انکوائری کی گئی تو یہ بات حتمی طور پر سامنے آ گئی کہ سامان بلیک کوئین کے ایک آدمی نے اٹھایا ہے۔ مجھے وہ پتہ چاہئے جہاں یہ سامان پہنچایا گیا ہے''...... انتھونی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں وہیں اپنے آفس میں بتا دیا تھا کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرتی اور نہ میں کسی پاکیشیائی ایجنٹ یا آدمی سے واقف ہوں''...... فیلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے اس شخص نے مقامی بن کر کسی بھی فرضی نام سے تمہارے گروپ کو ہائر کیا ہو۔ اس لئے میں پاکیشیائی کہہ رہا تھا''...... انتھونی نے کہا۔

''جب میں نے بتایا کہ ہم یہ کام نہیں کرتے تو پھر تم کیوں خواہ مخواہ اس بات پر اڑے ہوئے ہو کہ ہم نے ہی یہ کام کیا ہے۔ نانسنس''...... اس بار فیلیا کا لہجہ سخت تھا۔

''دیکھو فیلیا۔ مجھے تشدد کے ایک ہزار ایک انتہائی خوفناک طریقے آتے ہیں۔ یہ سرنج میرے ہاتھ میں دیکھ رہی ہو اس کے اندر مٹیالے رنگ کا جو محلول تمہیں نظر آ رہا ہے یہ تمہارے چہرے کو اس طرح بگاڑ دے گا کہ تمہارا چہرہ چڑیلوں سے بھی زیادہ خوفناک ہو جائے گا اور مجھے کچھ بھی نہیں کرنا ہو گا۔ صرف سوئی کی نوک سے تمہارے چہرے پر چند پھول بوٹے بنانے ہوں گے پھر اس باریک سوئی کو باری باری تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں اتارا

جا سکتا ہے۔ تمہارا سر گنجا کر کے اس پر بھی ایسا کام کیا جا سکتا ہے کہ پھر کبھی تمہارے سر پر بال پیدا ہی نہ ہوں۔ تمہاری ناک اور کان کاٹے جا سکتے ہیں اور تمہارے ہاتھوں اور پیروں کی تمام انگلیاں کاٹی جا سکتی ہیں تمہارے دونوں بازو اور تمہاری دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں کئی جگہوں سے توڑی جا سکتی ہیں اور اس ساری کارروائی کا نتیجہ تم اچھی طرح سمجھ سکتی ہو۔ ان سب کے باوجود تمہیں بہرحال زبان تو کھولنی ہی پڑے گی جبکہ میری اور تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم نے یقیناً رقم لے کر یہ کام کیا ہو گا۔ اب مسئلہ تمہارے گروپ کی ساکھ کا ہو گا۔ اگر میں حلف دیتا ہوں کہ تمہارا نام کسی بھی صورت میں سامنے نہیں آئے گا اور جتنی رقم تم نے اس سے لی ہے اس سے دوگنی رقم تمہیں مل سکتی ہے اور تم اس ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب سے بھی بچ سکتی ہو۔ تو کیا یہ سودا مہنگا ہے۔ فیصلہ تم کر لو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم واقعی یہ سب کچھ کر سکتے ہو اس لئے کہ میں بے بس اور بندھی ہوئی ہوں لیکن میرا پھر بھی یہی جواب ہے کہ میں نے یا میرے گروپ نے پچھلے ایک ہفتے سے نہ ہی کسی ہوٹل سے سامان اٹھایا ہے اور نہ کہیں پہنچایا ہے اور نہ ہم ایسے کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر تم میری بات تسلیم نہیں کرتے تو پھر تم خود بتاؤ کہ میں تمہیں کیا بتاؤں''...... فیلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں کام شروع کروں"...... انتھونی نے کہا۔

"تمہاری مرضی۔ میں مزید کچھ نہیں کہہ سکتی"...... فلیپا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو انتھونی نے سرنج کی سوئی کو اس کے چہرے کی طرف بڑھایا اور پھر چہرے کے قریب لے جا کر روک دیا۔

"صرف تین تک گنوں گا اور بس"...... انتھونی نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔ جب وہ دو پر پہنچا تب پہلی بار فلیپا کا چہرہ متغیر ہوا۔

"رک جاؤ۔ کیا تم حلف دیتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... فلیپا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب تم نے سمجھداری سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ دراصل میری ساری زندگی اسی کھیل میں گزری ہے اس لئے تمہاری اداکاری نے مجھے متاثر نہیں کیا۔ ورنہ میری جگہ کوئی اور آدمی ہوتا تو وہ تمہارے لہجے کی سچائی اور اعتماد سے متاثر ہو کر رک جاتا۔ بہرحال میری آفر موجود ہے۔ تمہیں رقم بھی ملے گی۔ تم زندہ بھی رہو گی اور تمہارا نام بھی کسی صورت میں سامنے نہیں آئے گا"۔ انتھونی نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن جیسے ہی تم اس جگہ ریڈ کرو گے یہ بات سامنے آ جائے گی کہ یہ اطلاع میں نے دی ہے اور اس کے بعد میرے لئے زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا"...... فلیپا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اسے فوری اطلاع کر دو کہ تمہارے کسی آدمی نے معلومات مہیا کی ہیں اس لئے تم انہیں اطلاع دے رہی ہو۔ اس طرح وہ وہاں سے فوری شفٹ ہو جائیں گے لیکن اس رہائش گاہ پر ہم ایسا آلہ نصب کر دیں گے کہ وہ جہاں بھی جائیں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی اور پھر ہم اس رہائش گاہ پر ریڈ کر دیں گے۔ اس طرح تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا"...... انتھونی نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ تم واقعی تجربہ کار آدمی لگتے ہو۔ بہرحال میں تم پر اعتماد کر رہی ہوں اس آدمی کا نام جس کا اور جس کے ساتھیوں کا سامان میرے آدمیوں نے میٹرو ہوٹل سے اٹھایا تھا مائیکل ہے وہ مقامی آدمی ہے۔ اس نے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ایکریمیا میں میرے ایک گہرے دوست کی ٹپ پر مجھے ہائر کیا تھا اور رقم مجھے ایڈوانس ادا کر دی تھی جبکہ طے یہ ہوا تھا کہ جب بھی اسے ضرورت پڑے گی وہ فون پر کہہ دے گا اور اس کے لئے رہائش گاہ کا فوری بندوبست کروں گی۔ چنانچہ اب اس کا فون آیا جبکہ میں نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک میں نے اسے اس کوٹھی کا نمبر دے دیا اور پھر اس کے کہنے پر میرے آدمیوں نے ہوٹل سے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا سامان اٹھایا اور وہ بھی وہاں پہنچا دیا اس کے بعد اس سے رابطہ نہیں ہوا"...... فلیپا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنی بات کنفرم کرا سکتی ہو"...... انتھونی نے کہا۔

"کس طرح"...... فیلیا نے چونک کر کہا۔

"اسے فون کر کے چاہے اسے ابھی اطلاع دے دو جو تمہارے اور میرے درمیان طے ہوا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"ہاں"...... فیلیا نے کہا۔

"اوکے۔ میں اپنے آدمیوں کو وہاں بھجوا دوں تاکہ وہ آلہ نصب کر سکیں۔ پھر تم اسے کال کرنا اس طرح تمہاری بات بھی کنفرم ہو جائے گی اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا اور تم پر کسی کو شک بھی نہ ہو گا"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا اعتراض کر سکتی ہوں۔ اب تو میں نے اپنے سارے پتے بہرحال کھول دیئے ہیں"...... فیلیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ نتیجہ تمہارے حق میں بہتر ہی رہے گا"...... انتھونی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑا اور تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ باہر ٹالمور موجود تھا۔

"کیا ہوا باس"...... ٹالمور نے انتھونی کو آتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"تم اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ فوراً سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک پہنچ جائیں۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں رہائش پذیر ہیں اس کوٹھی کے اندر کراسٹ

سائیڈ ون فائر کر کے چیک کرو کہ اندر کتنے آدمی موجود ہیں۔ اگر چار مرد اور ایک عورت موجود ہو تو اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کریں ورنہ صرف نگرانی کریں اور جو بھی صورتحال ہو اس کی اطلاع فوراً سپیشل ٹرانسمیٹر پر کریں"...... انتھونی نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن کیا آپ یہیں رہیں گے"...... ٹالمور نے کہا۔

"ہاں۔ میں تہہ خانے میں موجود ہوں تم نے اطلاع ملتے ہی مجھے تہہ خانے میں اطلاع دینی ہے لیکن صرف دو آدمیوں کو وہاں بھیجنا۔ باقی یہیں کام کرتے رہیں گے اور تم نے بھی یہاں اسی طرح ڈیوٹی دینی ہے"...... انتھونی نے کہا تو ٹالمور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹالمور کالنگ۔ اوور"...... ٹالمور نے کہا۔

"یس۔ مارکر بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"مارکر اپنے ساتھ ایک آدمی لے کر فوراً سن سیٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو زیرو ون اے بلاک پر پہنچو۔ تمہاری کار میں کراسٹ سائیڈ ون اور فوری بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہو۔ پہلے اندر کراسٹ سائیڈ ون فائر کرو اور چیک کرو کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں اگر وہاں چار مرد اور ایک عورت موجود ہو تو فوری طور پر

بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو۔ ورنہ صرف نگرانی کرو اور جو بھی صورتحال ہو فوری طور پر مجھے اطلاع دو۔ اوور''...... ٹالمور نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''کیا یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نئی رہائش گاہ ہے۔ اوور''...... مارکر نے پوچھا۔

''ہاں۔ اوور''...... ٹالمور نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اوور''...... مارکر نے جواب دیا اور ٹالمور نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا تو انتھونی جو ساتھ کھڑا ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سن رہا تھا اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا واپس تہہ خانے کی طرف چل پڑا۔

''میں نے اپنے آدمی بھیج دیئے ہیں ابھی اطلاع آ جائے گی''...... انتھونی نے تہہ خانے میں پہنچ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے''...... فیلیا نے پوچھا۔

''میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ میرا اصل نام انتھونی ہے اور میرا گروپ، انتھونی گروپ کہلاتا ہے''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اسی لئے تم نے مجھے زبان کھولنے پر مجبور کر دیا ہے ورنہ آج تک کوئی بھی شخص میری زبان نہیں کھلوا سکا۔ تمہارا نام میں نے بہت سن رکھا ہے''...... فیلیا نے کہا۔

''ویسے تم واقعی بہترین اداکارہ ہو اور تمہیں اپنے آپ پر

زبردست کنٹرول حاصل ہے۔ اگر تم کچھ دیر اور اپنی بات پر اڑ جاتی تو میں بھی تمہارے اعتماد اور تمہارے لہجے سے مار کھا گیا تھا''۔ انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے تشدد کی تصویریں ہی ایسی کھینچی تھیں کہ میرا دل بھی کانپ اٹھا تھا''...... فیلیا نے کہا اور انتھونی بے اختیار ہنس دیا۔

''یہ حقیقت ہے کہ تشدد سے زیادہ تشدد کا منظر خوفزدہ کر دیتا ہے بشرطیکہ یہ منظر اس طرح پیش کیا جائے کہ مقابل کو اپنی آنکھوں کے سامنے وہی منظر نظر آنے لگ جائے''...... انتھونی نے ہنستے ہوئے کہا اور فیلیا بھی ہنس پڑی۔

''کیا یہ مائیکل واقعی پاکیشیائی ہے حالانکہ وہ صحیح لہجے اور مقامی زبان میں بول رہا تھا''...... فیلیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے''۔ انتھونی نے جواب دیا اور فیلیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹالمور کمرے میں داخل ہوا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

''باس۔ وہاں ایک عورت اور چار مرد موجود تھے''...... ٹالمور نے کہا۔

''اب کیا پوزیشن ہے''...... انتھونی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ بے ہوش ہیں''...... ٹالمور نے جواب دیا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ سنو فیلیا تمہاری زندگی واقعی بچ گئی ہے۔ اگر تمہاری بات جھوٹ نکلتی تو تمہارا انجام بھیانک ہوتا۔ بہرحال ٹالمور میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور تم اسے کھول دو اور فوراً میرے ساتھ چلو۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا آخری وقت آ گیا ہے۔ میں پہلے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کروں گا اور پھر ان کے سیکنڈ گرین سنیکس گروپ کو بھی ڈھونڈ نکالوں گا اور ان کا انجام بھی عبرتناک کروں گا''...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

ڈبل ٹارگٹ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل ——— جس نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا ایک ہولناک اور انتہائی خوفناک منصوبہ بنالیا۔

اسرائیل ——— کا وہ منصوبہ کیا تھا جس سے پاکیشیا مکمل طور پر تباہ و برباد ہو سکتا تھا۔

عمران ——— جسے اسرائیل کے اس بھیانک منصوبے کی خبر ملی تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت دیوانہ وار اسرائیل پہنچ گیا۔

کرنل ڈیوڈ ——— جس نے اپنی ایک اسسٹنٹ ریڈ روزی کے ساتھ مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی تمام پلاننگ مکمل کر لی۔

ریڈ روزی ——— کرنل ڈیوڈ کی نئی ساتھی جو کرنل ڈیوڈ سے بھی دو قدم آگے تھی۔

کیٹ ایجنسی ——— اسرائیل کی ایک نئی ایجنسی جس کی سربراہ بلیک کیٹ تھی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے انتہائی فول پروف پلاننگ کی۔

بلیک کیٹ ——— جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر شکست دی اور عمران کے ساتھیوں کو زندہ جلانے کی حد تک پہنچ گئی اور پھر ———؟

عمران ——— جس کے سامنے دو ٹارگٹ تھے لیکن وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک ہی ٹارگٹ پر کام کر رہا تھا حالانکہ اس نے اسرائیل پہنچ کر تنویر کا ایک نیا گروپ بنا دیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کی دوسرے ٹارگٹ پر کوئی توجہ نہ تھی۔ کیوں ———؟

عمران اور اس کے ساتھی جس قدر شدت کے ساتھ ٹارگٹ پر پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اتنا ہی کرنل ڈیوڈ اور بلیک کیٹ انہیں پیچھے دھکیل رہے تھے۔

وہ لمحہ ——— جب عمران نے واضح طور پر ناقابل تسخیر لیبارٹری کی تباہی کے مشن سے ناکام ہونے کا اعلان کر دیا اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس روانہ ہو گیا۔ کیا واقعی ———؟

وہ لمحہ ——— جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی غاروں میں موجود تھے اور بلیک کیٹ نے اس پہاڑی پر بے دریغ میزائل برسانے شروع کر دیئے اور پھر ———؟

کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے تھے یا؟

انتہائی فاسٹ ایکشن، مزاح، ایڈونچر اور تھرل سے بھرپور ایک ایسا یادگار ناول جو آپ کے ذہنوں میں گھر کر لے گا اور آپ اسے بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

ٹاپ وکٹری

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

ٹاپ وکٹری ☆ جو کافرستان، پاکیشیا کو تباہ کر کے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

رے میزائل ☆ جو زاٹان اور کافرستان کے سائنس دانوں کی مشترکہ ایجاد تھے۔

رے میزائل ☆ جو زاٹان کی فیکٹری میں تیار کیے جا رہے تھے۔

عمران ☆ جو اپنے ساتھیوں کو لے کر زاٹان روانہ ہو گیا۔

ہارڈ ماسٹرز ☆ جو زاٹان کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی تھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آ گئی۔

ہارڈ ماسٹرز ☆ جس کی ایک لیڈی ٹاپ ایجنٹ مرجینا جو ایجنسی کی ماسٹر مائنڈ تھی عمران سے اپنے منگیتر کی موت کا بھیانک انتقام لینا چاہتی تھی کیوں؟

عمران ☆ جو رے لیبارٹری میں پہنچ تو گیا لیکن لاشوں کی صورت میں۔

کیا ☆ مرجینا، عمران سے اپنے منگیتر کی موت کا انتقام لے سکی۔

کیا ☆ عمران واقعی رے لیبارٹری ٹریس کر سکا یا اس بار وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یقینی موت کا شکار ہو گیا —— ؟

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح سے بھرپور ایک یادگار ناول